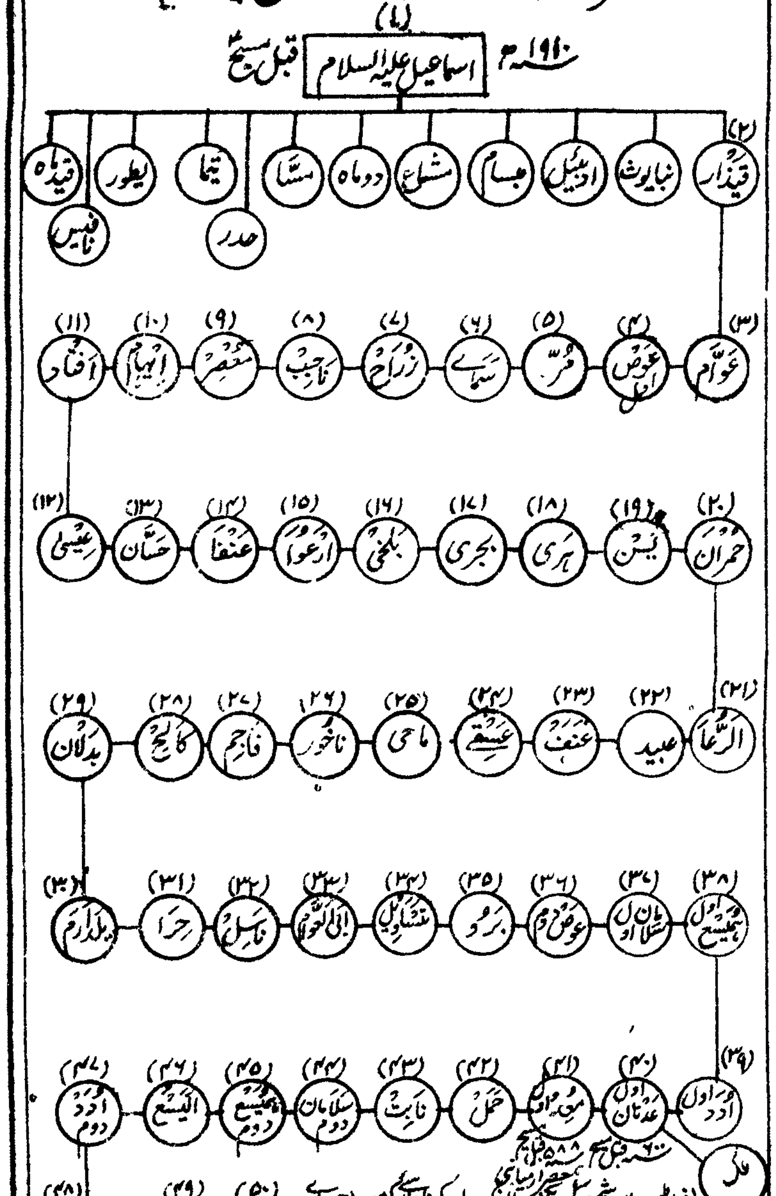
بعضے رعویل کہتے ہین اور ربیہ یمن مین تھے)۔

حضرت اسماعیلؑ کے ان بارہ بیٹون نے کوئی بڑی شہرت حاصل نہین کی سوا اس کے کہ یہہ عرب کے بارہ مختلف قومون کے مورث اعلیٰ ہوئے ہان ایک مدت دراز کے بعد عدنان کی اولاد (جو قیذار ابن اسماعیلؑ کی نسل سے تہا) مختلف شاخون مین متفرق ہوگئی۔ سب سے بڑی ناموری اوسکی اس مین ہوئی کہ آنحضرت (صلعم) اسکی اولاد میں ہوئے جنکے ذات بابرکات سے تمام سرزمین عرب پر رحمت الٰہی پہیل گئی اور رفتہ رفتہ تمام عالم پر اللہ جل شانہٗ کی برکات اور اوسکی عبادات پہیلتی جاتی ہے۔

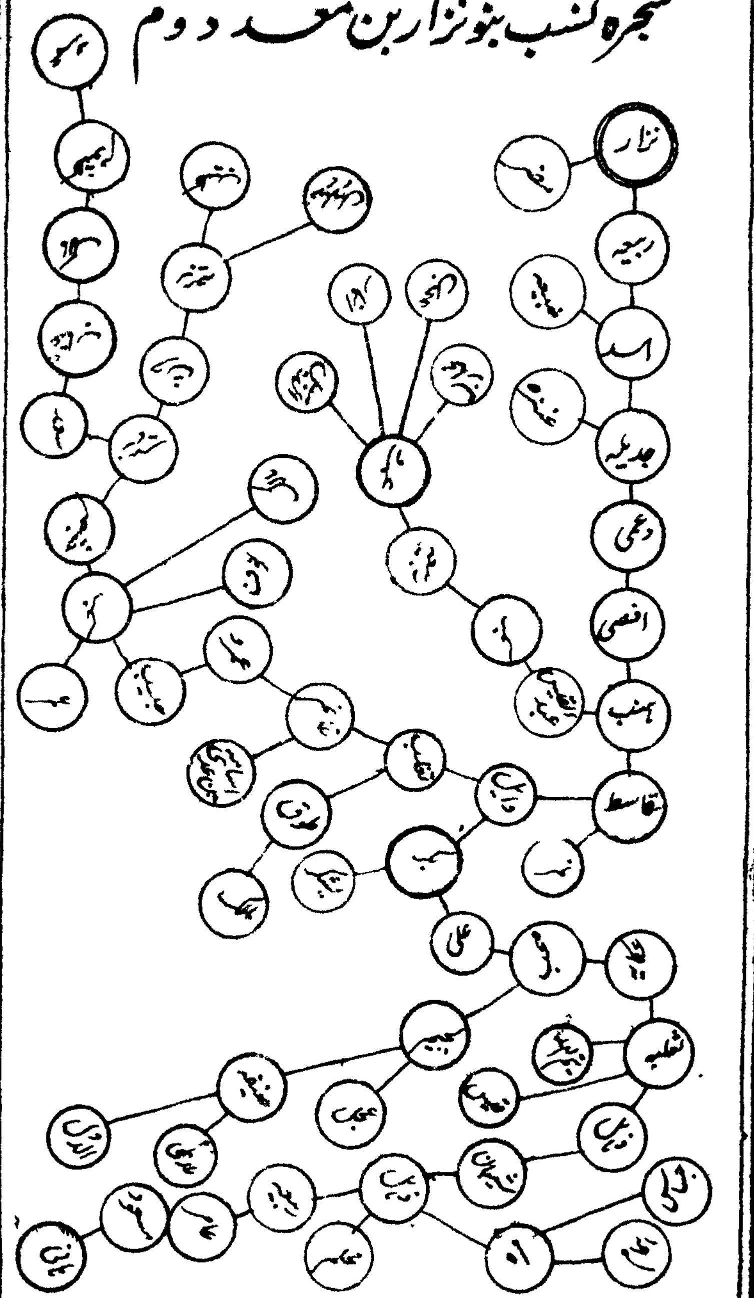
واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون۔

شجرہ نسب بنو قیذار بن اسماعیل علیہ السلام



نوٹ - اس شجرہ کے دیکھنے والوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ معد (جو ہمارے اس نسب نامہ میں نمبر ۴۱ پر ہے) اسکے اوپر کی پشتیں برخیا کاتب وحی ارمیاہ نبی کے پشت نامہ سے لیگئی ہیں اور اوس کے نیچے اکا لکھا ہوا پشت نامہ لگا دیا گیا ہے -

شجرہ نسب بنو نزار بن معد دوم



قبایل مضر بن نزار

حجاز مین یہہ فخر و اعزاز بنو مضر بن نزار ہی کو حاصل تہا کہ وہ کل بنو عدنان سے باعتبار کثرت و غلبہ کے زیادہ تہے ان کی ریاست و حکومت مکہ مین ہتی اس سے دو بڑے عظیم الشان قبیلہ (۱) خندف (۲) قیس نکلے کیونکہ مضر کے دو لڑکے تہے ایک الیاس دوسرا قیس (عیلان) الیاس کے تین لڑکے تہے (۱) مدرکہ (۲) طابخہ (۳) قمعہ - الیاس کی بی بی قبیلہ قضاعہ سے ہتی اصلی نام اوسکا لیلیٰ بنت حلوان (ابن عمران بن الحافی ابن قضاعہ) تہا لیکن خندف کے نام سے مشہور رہتی چونکہ اسیکے طرف کل بنو الیاس منسوب ہو گئے اسیوجہ سے قبیلہ مضر - بطون خندف و قیس عیلان کیطرف منقسم ہو گیا - قیس عیلان کے تین بیٹون کعب - عمرو - سعد سے تین شاخین نکلین -

بطون قیس

عمرو بن قیس سے بنو فہم و بنو عدوان پسران قیس ہین اور عدوان ایک وسیع بطن ہے یہہ لوگ طایف (ارض نجد) مین رہتے تہے عمالقہ کے بعد آباد یہان آئے پہر ان کو ثقیف نے مغلوب کر کے تہامہ کیطرف نکال دیا اسی قبیلہ سے عامر بن الظرب بن عمرو ابن عباد بن یشکر بن عدوان زمانہ جاہلیت مین عرب کا حکم تہا اور نیز انہین مین سے ابو سیارہ اور عمیلہ بن الاعزل بن خالد بن سعد بن الحرث بن رالیش بن زید بن عدوان اور کچہہ لوگ اندلون افریقہ مین گاہے بنو سلیم اور گاہے ریاح بن ہلال بن عامر کے ساتہہ رہتے ہین اور بنو فہم بن عمرو سے بروایت بیہقی بنو طرود بن فہم ایک بڑا خاندان ارض نجد مین تہا جن مین سے اعشی تہا لیکن فی الحال وہان اب کوئی ان مین سے باقی نرہا ہان افریقہ مین کچہہ لوگ سلیم و ریاح کے ساتہہ موجود ہین -

سعد بن قیس سے غنی و باہلہ و غطفان و مرّہ ہین غنی بنو عمرو بن اعصر بن سعد ہے اور باہلہ سے بنو مالک بن اعصر بن سعد۔ خراسان کا مشہور حاکم اور اسی قبیلہ سے اصمعی (عرب کا مشہور شاعر) ہے اسکا نام عبد الملک ہے اور علی بن قریب بن عبد الملک ابن علی بن اصمع بن مطر بن رباح بن عمرو بن عبد شمس بن اعیا بن سعد بن عبد غانم بن قتیبہ ابن معن بن مالک بیٹا ہے ۔

بنو غطفان بن سعد ایک وسیع بطن ہے جس سے بہت سی شاخین نکلی ہین یہہ قوم نجد کے اس حصہ مین آباد تہی جو وادی القرے اور طی کے دونون پہاڑون سے ملا ہوا تہا پہر یہہ لوگ زمانہ فتوحات اسلامیہ مین متفرق و منتشر ہوگئے اور اسپر قبایل طے مستولی ہوگئے اس وقت انمین سے اس مقام پر کوئی باقی نرہا بنو غطفان کے تین بطن تہے ازانجملہ اشجع بن ریث بن غطفان اور عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان اور ذبیان ہین بنو اشجع مدینہ (نبویہ صلعم) مین رہتے تہے انکی سرداری معقل بن سنان مشہور صحابی کے قبضہ مین تہی اسی قبیلہ سے نعیم بن مسعود بن انیف بن ثعلبہ بن قند بن خلاوہ بن شبیع بن اشجع ہے جس کے اخلاف آنحضرتؐ کے زمانہ مین منتشر ہوگئے اسوقت نجد مین اون مین سے کوئی باقی نہ رہا سوا اس کے کہ اطراف مدینہ مین کچہہ لوگ باقی ہین۔ اور مغرب اقصیٰ مین اب بہی ایک بڑا قبیلہ ہے جو عرب معقل کے ساتہہ اطراف سجلماسہ اور وادی ملویہ مین پہیلا ہوا ہے ۔ بنو عبس کا قبیلہ بنو عدہ بن قطیعہ مین منحصر ہے اسی قبیلہ سے ربیع بن زیاد وزیر نعمان تہا اور اس کے بہائی بنو الحرث بن قطیعہ سے اسکا سردار زہیر بن جذیمہ ابن رواحہ بن ربیعہ بن ازر بن الحرث ہے اسکو کل بنو غطفان پر سرداری حاصل تہی اسکے چار لڑکے تہے ازانجملہ قیس ہے جو بعد اپنے باپ کے عبس کا سردار ہوا اور اسکا لڑکا زہیر

وہ ہے جو صاحب حرب داحس وغبرہے داحس قیس کا اور غبر حذیفہ ابن بدر سردار فزارہ کا لڑکا ہے قیس و حذیفہ دونون تیر اندازی کر رہے تھے باتون باتون مشاجرت کی نوبت آگئی ایک دوسرے سے بھڑ گئے قیس نے حذیفہ کو مارڈالا جس سے عبس و فزارہ اور برادران قیس بن زہیر الحرث و شاس و مالک مین ایک زمانہ تک لڑائی جاری رہی مالک اسی لڑائی مین مارا گیا اسی قبیلہ سے مشہور صحابی حذیفہ رض بن الیمانی بن حسل ابن جابر بن ربیعہ بن جروہ بن الحرث بن قطیعہ ہین اور عبس بن جابر سے بنو غالب بن قطیعہ ہے اسی قبیلہ سے عنترہ ابن معاویہ بن شداد بن مراد بن مخزوم بن مالک بن غالب مشہور شہسوار ہے جو شعراے ستہ جاہلیت مین شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد اس کے اخلاف سے حطیئہ مشہور شاعر ہے اسکا نام جرول بن اوس بن جویہ بن مخزوم ہے اسوقت نجد مین بنو عبس سے کوئی باقی نہین رہا ہان قبیلہ زغبہ (بنو ہلال) مین اب بھی ایک گروہ ہے جو عبس کیطرف منسوب ہوتا ہے لیکن یہہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ عبس وہی یا کہ دوسرا عبس ہے جس کے طرف زغبہ مین سے یہہ گروہ منسوب کیا گیا - ذبیان بن بغیض کے تین بطن مرہ ثعلبہ فزارہ ہین - فزارہ کی پانچ شاخین ہین (۱) عدی (۲) سعد (۳) شمخ (۴) مازن (۵) ظالم - جاہلیت مین یہہ بدر بن عدی پر سرداری کرتے تھے اسکی اولاد سے عیینہ بن حصن بن حذیفہ ہے جس نے ابتداء بیعت خلیفہ رض اول مین مدینہ منورہ پر شبخون مارا تھا آنحضرت صلعم اسکو احمق مطاع سے موسوم فرماتے تھے اسی قبیلہ سے مشہور صحابی سمرہ رض بن جندب بن ہلال بن خدیج بن مرہ بن خرق بن عمرو بن جابر بن خشین ذی الراسین ابن لای بن عصیم بن شمخ بن فزارہ ہین اور بنو سعد بن فزارہ سے یزید بن عمرو بن ہبیرہ بن معیہ بن

سکین بن خدیج بن بغیض بن مالک بن سعد ابن عدی بن فزارہ حاکم عراقین
زمانہ حکومت یزید بن عبد الملک اور مروان بن محمد مین تہا یہہ وہی شخص ہے
جسکو المنصور نے بعد تکمیل معاہدہ قتل کیا ہے اور بنو مازن بن فزارہ سے ہرم
بن قطیعہ ہین جنہون نے زمانہ اسلام کا پایا اور اسلام لائے ان مین سے بہی
اب نجد مین کوئی باقی نرہا لیکن اسوقت تک ایک گروہ کثیر افریقہ اور مغرب مین
موجود ہے بعض اون مین کے مغرب اقصیٰ مین معقل کے ساتہہ مل جل گئے
ہین اور ان کو ایک گونہ قوت اور کثرت حاصل ہو گئی ہے اور بعض اون مین کے
بنو سلیم بن منصور کے ساتہہ افریقہ مین شامل ہو گئے ہین اور وہ لوگ اولاد
ابو اللیل (شعوب بنی سلیم) کے اخلاف مین ہین اون کے ساتہہ لڑائیون
مین نکلتے ہین سلطنت کے امور اہم مین شریک ہوتے ہین بعض اون مین سے
رتبہ وزارت تک پہونچ گئے ہین منجملہ اون کے معن بن معاطن وزیر حمزہ بن
عمر بن ابی اللیل (امیر کعوب) مشہور تر ہے جیسا کہ ہم آیندہ اون کے حالات مین
بیان کرین گے بعضے یہہ خیال کرتے ہین کہ بنو مرین (جو اسوقت زاب کے امیر ہین)
اسی قبیلہ سے ہین اور وہ مازن بن فزارہ کیطرف نسبًا منسوب ہوتے ہین
حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ وہ ایک محفوظ نسب ہے جسکی طرف بعض بدویان
فزارہ منسوب ہوتے ہین اور امراء زاب اپنے کو اس نسب کیطرف اس نسب کے
عالی ہونے کی وجہ سے منسوب کرتے ہین اور وہ لوگ بوجہ رعایا ہونیکے امراء زاب کو
اس نسبت سے نہین منع کر سکتے۔

بنو مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان سے ہرم بن سنان بن غیظ بن
مرہ ہے اس قوم کا زمانہ جاہلیت مین یہی سردار رہتا جسکی مدح زہیر بن ابی سلمیٰ
نے کی ہتی اور نیز اسی قبیلہ سے فاتک (یعنی حرث بن ظالم بن جذیمہ بن یربوع

بن غیظ) اور مسلم بن عقبہ بن رباح بن اسعد بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن یربوع
سپہ سالار یزید بن معاویہ ہے جو یوم حرہ اہل مدینہ پر چڑہ کر آیا تہا۔ یہہ قوم نجد کے
اوس حصہ مین رہتی تہی جو وادی القری سے ملا ہوا ہے زمانہ فتوحات اسلام
مین یہہ لوگ بہی منتشر ہوگئے اور ان بلاد مین انکا نام و نشان تک نرہا ان کے
چلے جانے کے بعد قبایل طے نے یہان سے اپنا عمل و دخل کر لیا تہا اور ان کے
منقضی ہونے سے بنو سعد بن قیس بہی معدوم الاثار ہو گئے۔

خصفہ بن قیس سے دو بڑے بطن نکلے (۱) بنو سلیم بن منصور (۲) ہوازن
بن منصور۔ ہوازن کی نسلی شاخین بہت ہین جنکا ذکر آیندہ آیگا۔ انہین دو نون
کے ساتہہ بنو مازن بن منصور اور بنو محارب بن خصفہ بہی ملحق ہوتے ہین لیکن
یہہ عدداً قلیل ہین اسی قبیلہ سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب
بن وہب بن زید بن مالک بن عبد عوف بن الحرث بن مازن مشہور صحابی رض
تہے جنہون نے زمانۂ خلافت عمر ابن الخطاب رض مین بصرہ آباد کیا تہا انہین کیطرف
عتبی منسوب کئے جاتے ہین جو ایک زمانہ مین خراسان کے گورنر تہے

بنو سلیم کی بہت سی شاخین ہین از انجملہ بنو ذکوان بن رفاعہ بن الحرث
بن رجا بن الحارث بن بہثہ بن سلیم اور اون کے نسبی بہائی بنو عبس بن رفاعہ
ہین جس مین سے عباس بن مرداس بن ابی عامر بن حارثہ بن عبد قیس مشہور
صحابی رض ہین جو جنگ حنین مین آنحضرت (صلعم) کے ہمراہ رکاب تہے ان کے باپ
مرداس نے خنساء سے عقد کیا تہا جس کے بطن سے عباس پیدا ہوے اور بنو
بنو سلیم سے بنو ثعلبہ بن بہثہ ابن سلیم ہین اسی قبیلہ سے حبیب بن عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن ابی الاعور والی افریقہ ہے اسکا دادا ابو الاعور معاویہ کا سپہ سالار تہا
اسکا نام عمرو بن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائف بن الاوقص بن مرہ

بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ تہا اور الرود بن خالد بن حذیفہ بن عمر ابن
خلف بن مازن بن مالک ثعلبہ یوم فتح بنو سلیم کا سردار تہا اور عمرو بن عتبہ بن
منقذ ابن عامر بن خالد زمانۂ جاہلیت مین آنحضرت (صلعم) کے دوست تہے
ابو بکرؓ و بلالؓ (رضی اللہ عنہما) کے ساتہہ اسلام لائے یہہ اکثر کہا کرتے تہے کہ مین
اسلام کا چوتہا شخص ہون اور بنو سلیم ہی سے بنو علی ابن مالک بن امرء القیس
بن بہثہ اور بنو عصیہ بن خفاف بن امرء القیس ہے یہہ دونون وہی ہین جنپر
آنحضرت (صلعم) نے لعنت کی ہے اور شعوب عصیہ سے الشرید ہے اسکا نام
عمرو بن یقظہ بن عصیہ ہے ابن سعید کہتا ہے کہ الشرید بن ریاح بن ثعلبہ ابن
عصیہ وہ ہے جسمین سے خنساء اور اوس کے دونون بہائی صخر و معاویہ
پسران عمرو بن الحرث بن الشرید ہین خنساء شاعرہ تہی اسکا ذکر اس سے
بیشتر ہو چکا ہے یہہ اپنی اولاد کے جنگ قادسیہ مین آئی تہی اور فی الحال
افریقہ مین کچہہ لوگ بنو الشرید کے بنو سلیم مین رہتے ہین اور ایک گونہ انکو ثروت
و شوکت حاصل ہے انہین مین سے عصیہ بن خفاف کے اور نسبی بہائی ہین جنمین
سے ایاس بن عبد اللہ بن الیل بن سلمہ بن عمیرہ سردار اہل ردۃ تہا جسکو ابو بکرؓ نے
جلا کر مار ڈالا۔ نیز بنو سلیم سے بنو بہز بن امرء القیس بن بہثہ ہے جس مین سے
حجاج بن علاط بن خالد بن نذیرہ بن حمتر بن ہلال بن عبد ظفر ابن سعد بن عمرو
بن تمیم بن بہز مشہور صحابی ہین ان کے لڑکے نصر بن حجاج کو عمر فاروقؓ نے مدینہ
سے نکلوا دیا تہا ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیم ہی سے بنو زغبہ بن مالک بن بہثہ
مابین حرمین رہتے تہے پہر وہ مغرب کے طرف چلے گئے اور افریقہ مین زیر سایہ بنو ذیاب
بن مالک (اپنے بہائی کے) ٹہرے پہر یہان سے برداشتہ خاطر ہو کر بنو کعب کے
جوار مین چلے گئے بنو ذیاب بن مالک قبیلہ بنو سلیم سے ہین مابین قابس و برقہ

سکونت پذیر تہے ایک گروہ انکا مدینہ کیطرف رہتا ہے جو حجاج کو تکلیف دیتا اور
رہزنی کرتا ہے اور بنو سلیمان بن ذیاب - جہت فزان و ودان مین اور رؤسا ر
ذیاب فی زماننا مابین طرابلس و قابس کے رہتے ہین اصلی خاندان انکا (بنو صابر
و محامد) اطراف فاس مین ہے جیسا کہ آیندہ ا انکا ذکر آئیگا - بنو عوف بن بہثہ (از
قبیلہ بنو سلیم) افریقہ مین مابین قابس و عناب رہتے تہے اسکی دو شاخین تہین
(۱) مرداس (۲) علاق - مرداس کی ریاست کے آثار اسوقت تک بنو جامع
مین پائے جاتے ہین اور علاق کا سردار افریقہ مین داخل ہونے کے وقت رافع
ابن حماد تہا اسی کے اعقاب سے افریقہ مین اسوقت روسا سلیم بنو کعب ہین
اور بنو یعہب ابن بہثہ برادر نسبی بنو عوف بن بہثہ (از قبیلہ بنو سلیم) ابتداءً
مابین سدرہ - برقہ سے عدوہ کبیرہ تک پہیلے ہوئے تہے پہر عدوہ صغیرہ سے
حدود اسکندریہ تک بڑہ گئے ان مین سے بنو احمد غربی حصہ مین رہتے تہے اور وہ
حاجیون کو لوٹ لیتے تہے انکا تعلق شماخ سے ہے شماخ ایک بڑا قبیلہ ہے جو
باعتبار کثرت و غلبہ و عزت کے اپنے دوسرے بہائیون سے زیادہ ہے کیونکہ
ان کے قبضہ مین سرسبز بلاد برقہ مثل مرج و طلمیثا و درنا وغیرہ ہین اور مشرق
مین عقبہ کبیرہ تک پہیلے ہوئے ہین ان قبیلون مین بنو عزاز اور رہبیب حکومت
کر رہے تہے بخلاف اور بنو سلیم کے اسوجہ سے کہ وہ بڑے بڑے ملکون پر مستولی
ہوئے جنکو وہ سنبہال نہ سکے اور وہ ویران و خراب ہوگئے اون ممالک مین
نہ تو سلطنت باقی رہی اور نہ حکومت کا نام و نشان رہا بجز اس کے کہ
وہان کے شیوخ حکمرانی کر رہے ہین اور اون کے قبضہ مین ایک گروہ تجارت
پیشہ اور کاشتکاران یہود اور بربریون کا ہے رواحہ و فزارہ جو بلاد ہیب
مین رہتے تہے وہ بہی قبیلہ غطفان سے ہین یہہ قوم عالیہ نجد مین خیبر کے جانب

رہتی ہتی ان مین سے بہی اب ان بلاد مین کوئی باقی نرہا سوائے اس کے کہ
افریقہ مین ایک گروہ انکا رہتا ہے جیسا کہ ذکر طبقہ رابعہ عرب مین ہم بیان کرینگے

ہوازن بن منصور ایک کثیر البطون قبیلہ ہے جس سے تین شاخین نکلی ہین
اور وہ کل بکر بن ہوازن سے متعلق و منسوب ہوتے ہین (۱) بنو سعد بن بکر۔
(۲) بنو معاویہ بن بکر (۳) بنو منبّہ بن بکر۔ بنو سعد بن بکر وہ ہین جن مین آنحضرت
(صلعم) نے پرورش پائی رضاعت کے لئے رہے آپکو اسی قبیلہ مین سے حلیمہ رض
بنت ابی ذؤیب ابن عبد اللہ بن الحرث بن سحنہ بن ناصرہ بن عصیہ بن نصر
بن اسعد نے دودہ پلایا تہا انکی تین اولادین تہین (۱) عبد اللہ (۲) انیسہ
(۳) شیما شیما قیدیان ہوازن کے ساتہہ گرفتار ہو آئی ہتین آنحضرت
(صلعم) نے انکی عزت کی اور ان کے قوم کیطرف انکو واپس کر دیا۔ بنو منبّہ بن
بکر سے ثقیف ہین اور یہہ قسی بن منبّہ کے نسل سے ہین منجملہ ان کے بنو جہم بن ثقیف
ہین عثمان ابن عبد اللہ بن ربیعہ بن حبیب بن الحرث بن مالک بن خطیط
جنگ حنین مین دشمنان اسلام کا علم بردار تہا حالت کفر مین اوسی دن مارا گیا
اس کے اولاد سے سلیمان بن عبد الملک کے عہد مین حر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ
بن عثمان امیر اندلس گذرا ہے۔ بنو ثقیف سے بنو عوف اور بنو عوف سے
بنو سعد ہین انہین مین سے عتبان بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن
عوف ہے جسکو ثقیف نے ابو مکسورہ کے پاس ضمانتاً رکہا تہا اسی کے لڑکے
عروہ بن مسعود بن معتب کے اولاد سے معتب رض ہین جنکو آنحضرت نے دعوت
اسلام کے لئے اس قوم کیطرف بہیجا تہا اور اس قوم نے انکو شہید کر ڈالا تہا اور
نیز اسی کے اولاد سے حجاج بن یوسف بن الحکم بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن
معتب والی عراقین عبد الملک اور اس کے لڑکے ولید کیطرف سے تہا اور اسی

خاندان سے یوسف بن عمر بن محمد بن عبد الحکم والی عراقین ہشام بن عبد الملک اور
ولید ابن یزید کیطرف سے تہا غرضکہ اس قوم کے ایک گروہ کثیر نے عراق و شام و
یمن و مکہ کی حکمرانی کی ہے بنو معتب ہی سے غیلان بن سلمہ ابن معتب ہے جو کسریٰ
کے پاس وفود ہو کر گیا تہا اور بنو غیرہ بن عوف بہی اسی قبیلہ سے ہین جس مین سے
اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزیٰ بن
غیرہ بن عوف بن ثقیف اور حرث بن کلدہ بن عمرو بن علاج (طبیب عرب)
اور ابو عبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن غیرہ صحابیؓ (جو یوم جسر جنگ قادسیہ
مین شہید ہوئے ہین) اور انکا لڑکا مختار بن ابی عبید (جس نے کوفہ مین دعوائے نبوت
کیا تہا یہہ پہلے عبد اللہ بن زبیر کیطرف سے کوفہ کا عامل تہا) اور ابو محجن بن حبیب
بن عمرو بن عمیر ہے الغرض بنو ثقیف طائف مین رہتے تہے طائف ایک شہر قریب
مکہ سرزمین نجد مین واقع ہے پہر ثقیف اس کے شرق و شمال مین قبہ جبل پر
(جو واج دلوج کے نام سے موسوم ہے) آباد ہوئے ایام جاہلیت مین یہہ مقام
عمالقہ کے قبضہ مین تہے بعد ان کے ثمود۔ وادی القرے مین آباد ہونے کے
پہلے اس مقام پر سکونت پذیر ہوئے یہی سبب ہے کہ ثقیف کے بابت یہہ
کہا جاتا ہے کہ یہہ یادگار ثمود ہین اور بعضے کہتے ہین کہ عمالقہ کے بعد اس مقام پر
عدوان آکر آباد ہوئے اور انپر ثقیف غالب آئے سہیلی نے ایسا ہی ذکر کیا ہے
اور بعضون کا یہہ خیال ہے کہ ثقیف ہوازن کے متبعین سے ہین اور بعضے انکو
ایاد سے شمار کرتے ہین۔ مضافات طائف سے سوق عکاظ و عرج و عکاظ حجر
مابین یمن و حجاز ہے ایام جاہلیت مین اسکا بازار ایکسال مین ایکبار ہوتا تہا
جسمین عرب اطراف و جوانب سے آتے تہے۔ بنو معاویہ بن بکر ابن ہوازن کے
بہی بہت سے بطون ہین از انجملہ بنو نصر بن معاویہ (اسی قبیلہ سے مالک بن

بن عوف ابن سعد بن ربیعہ بن یربوع بن واثلہ بن دہمان بن نصر تہے جو جنگ حنین مین مشرکون کے سپہ سالار تہے اور اس کے بعد یہہ ایمان لائے اور اچہے مسلمان مین شمار کئے گئے) اور بنو جشم بن معاویہ اور بنو سلول اور بنو مرہ بن صعصعہ بن معاویہ اور بنو عامر بن صعصعہ بن معاویہ ہین بنو جشم سے غزیہ (قبیلہ درید بن الصمہ سے) ہین جو تہامہ و نجد کے درمیان یمن سے شام تک آباد تہے اس قبیلہ کے رؤساء مغرب کیطرف چلے گئے اور اسوقت تک وہان موجود ہین جیسا کہ طبقہ رابعہ عرب مین ہم بیان کرین گے فی الحال اس مقام پر اس قبیلہ کے وہی لوگ آباد ہین جنکو صولت و حکومت سے کچہہ تعلق نہین ہے۔ بنو سلول اپنی مان سلول کیطرف منسوب ہوئے یہہ قوم عرب مین زیادہ آباد تہی اور اب بہی یہہ قوم وہان زیادہ ہے۔ بنو عامر بن صعصعہ عرب کے بڑے قبایل سے ہے اس کے چار شعوب ہین (۱) نمیر (۲) ربیعہ (۳) ہلال (۴) سواۃ۔ نمیر بن عامر جمرات عرب سے شمار کیا جاتا ہے اسکی قوم کو جاہلیت اور اسلام مین کثرت و سطوت و عزت حاصل تہی یہہ لوگ جزیرہ فراتیہ مین جاکر آباد ہوئے اور اس کے بلاد پر متصرف ہو گئے جنکو بنو عباس نے زمانہ حکومت المعتز مین قتل و قید کیا اب ان کے آثار تک معدوم ہو گئے۔ سواۃ بن عامر کی کل شاخین رباب ابن سواۃ سے ملتی ہین اسی قبیلہ سے جابر بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن رباب مشہور صحابی رضہ ہین اور اسی رباب کے بطن سے افریقہ مین ایک قبیلہ ہے جو ریاح بن ہلال کے ساتہہ رہتا ہے اور اوسی نسب سے معروف ہے جیسا کہ ہلال کے حالات مین ہم بیان کرین گے۔ ہلال بن عامر بہی کثیر البطون قبیلہ ہے جاہلیت مین یہہ قوم نجد مین رہتی تہی پہر دیار مصریہ مین زمانہ جنگ قرامطہ مین جا رہے بعد چندے افریقہ کیطرف چلے گئے پہر بنو سلیم کی چہیڑ چہاڑ سے تنگ ہو کر غرب مین جا بسین

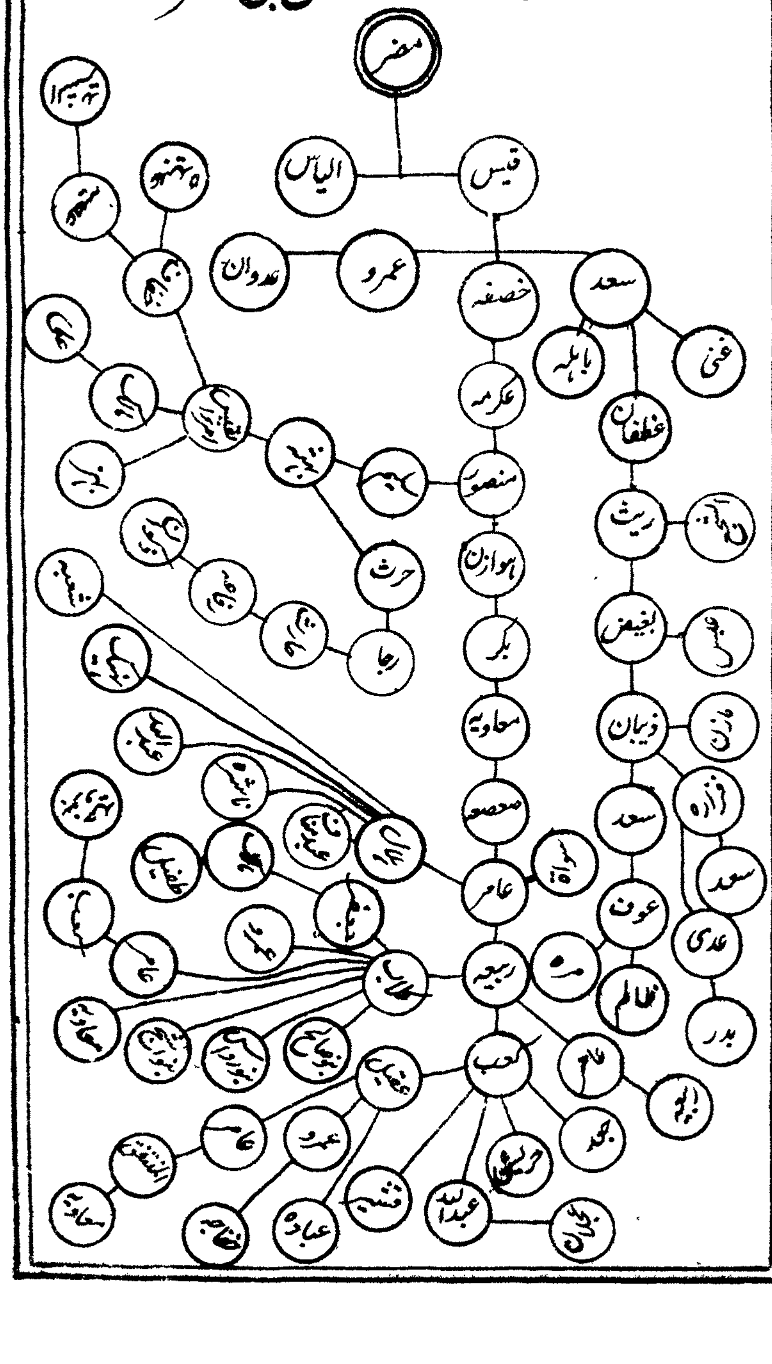
نوبہ و قسطنطنیہ بحر محیط تک آباد ہوگئے ہلال کے پانچ لڑکے شعبہ۔ ناشرہ۔ نہیک۔ عبد مناف۔ عبد اللہ تھے ہلالی بطون انہیں پانچ کیطرف مربوط اور مرجوع ہوتے ہین بنو عبد مناف سے جنابہ زینب ام المومنین رض بنت خزیمہ بن الحرث ابن عبد اللہ بن عمرو بن عبد اللہ بن عبد مناف اور بنو عبد اللہ سے جنابہ میمونہ ام المومنین رض بنت الحرث بن حزن بن بجیر بن ہرم بن رویبہ بن عبد اللہ ہین ابن حزم لکھتا ہے کہ بطون بنو ہلال سے بنو قرہ اور بنو نجبہ (جو مصر و افریقہ کے درمیان مین رہتے ہین) اور بنو حرب (جو حجاز مین ہین) اور بنو ریاح ہین (جنہون نے افریقہ مین فساد و فتنہ برپا کیا تہا) بنو ربیعہ بن عامر بہی کثیر البطون قبیلہ ہے اس کے تین لڑکے عامر کلاب۔ کعب تھے انہین تین لڑکون سے کل بنو ربیعہ بن عامر کی شاخین نکلی ہین یہہ پہلے نجد مین رہتے تھے پہر شام کیطرف چلے گئے ثور اسلام کے پہیلتے ہی ممالک بعیدہ و قریبہ مین یہہ بہی منتشر ہوگئے چنانچہ اب نجد مین کوئی اس قبیلہ کا باقی نرہا۔ عامر بن ربیعہ سے بنو البکا یعنی ربیعہ بن عامر بن ربیعہ (جسکا لڑکا حندج زہیر بن جذیمہ عبسی کے قتل مین خالد بن جعفر بن کلاب کا شریک تہا) اور بنو ذی السہمین معاویہ بن عامر بن ربیعہ (یعنی ذو النجر عوف بن عامر بن ربیعہ) اور بنو فارس الضحیا عمرو بن عامر ابن ربیعہ ہین) جس سے خداش بن زہیر بن عمرو (جو شہسواران و شاعران جاہلیت مین مشہور رہا) بنو کلاب ابن ربیعہ سے بنو وحید بن کعب بن عامر بن کلاب اور بنو ربیعۃ المجنون ابن عبد اللہ بن ابی بکر بن کلاب اور بنو عمرو بن کلاب ہین ابن حزم لکھتا ہے کہ اسی قبیلہ سے بنو صالح ابن مرداس امراء حلب اور بنو کلاب سے بنو رواس (انکا نام حرب بن کلاب تہا) اور بنو جناب (انکا نام معاویہ بن کلاب تہا اسی خاندان سے شمر بن ذی الجوشن بن اعور بن معاویہ قاتل جناب حسین ابن علی علیہما السلام) ہے

اور اسی کے اعقاب سے صہیل بن حاتم بن شمر وزیر عبدالرحمن بن یوسف فہری
امیر اندلس تھا) اور بنو جعفر بن کلاب ہین (جس سے عامر بن طفیل بن مالک
بن جعفر اور اسکا چچا ابو عامر بن مالک اور ربیعہ بن مالک اور ربیع المعتمر بن اور
اسکا باپ لبید بن ربیعہ شاعر مشہور ہے) یہہ قوم پہلے جہات مدینہ و فدک مقام زبدہ
مین رہتی تھی پہر وہان سے منتقل ہوکر شام کیطرف چلی آئی اور جزیرہ فراتیہ پر
قبضہ کر لیا حلب اور اکثر بلاد شام پر متصرف ہوگئی بنو صالح بن مرداس انہین مین
سے اس بلاد کے حکمران رہے بعد چندے جب ان کے قوائے حکمرانی ضعیف ہوگئے
تو تہیہ اون عرب کے سایہ امن مین قیام پذیر ہوئے جو شام مین حکمرانی کے لئے
منتخب کئے گئے تھے ابن سعید کہتا ہے کہ اسلام مین انکی حکومت یمامہ مین تھی۔
بنو کعب بن ربیعہ کے بہت سے بطون ہین چنانچہ اس سے حریش بن کعب (جس سے
مطرف ابن عبداللہ بن شخیر بن عوف بن وقدان بن حریش مشہور صحابیؓ ہین اور
بروایت بعض لیلی بھی ہے جسکا ذکر تشبیب مین قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس
بن ربیعہ بن جعدہ شاعر و مادح آنحضرت (صلعم) اور عبداللہ بن الحشرج بن
اشہب بن ورد بن عمرو بن ربیعہ ابن جعدہ جو فارس پر زمانہ زبیر مین غالب
آیا تھا اور اسکی مان کا چچا زیاد بن اشہب جو جناب علیؓ کے خدمت مین آیا تھا
اس غرض سے کہ آپ سے اور معاویہ سے صلح ہو جائے اور مالک بن عبداللہ بن
جعدہ ہین) اور بنو قشیر بن کعب ہین (جس سے مرہ بن ہبیرہ بن عامر بن سلمۃ الخیر
بن قشیر جو آنحضرت صلعم کیخدمت مین حاضر ہوئے تھے اور آپ نے اون کو
انکی قوم سے صدقات وصول کرنے کا متولی مقرر کیا تھا اور کلثوم بن عیاض
بن رصوح بن اعور ابن قشیر والی افریقہ اور اسکا برادر زادہ بلج بن بشر ہے)
اور بنو قشیر سے خراسان مین بعض بعض عمایدین منسوب کئے جاتے ہین چنانچہ

ابو القاسم قشیری صاحب سالہ اور بنو رشیق (جس سے عبد الرحمن بن رشیق
والی اندلس ہے) اور اسی سے صمۃ بن عبد اللہ (از شعراء حماسہ) ہے اور بنی کعب
بن ربیعہ سے بنو عجلان بن عبد اللہ بن کعب اور انکا شاعر تمیم بن مقبل اور بنو عقیل
بن کعب ہین بنو عقیل بن کعب خود بھی کثیر البطون ہے از انجملہ بنو المنتفق بن
عامر بن عقیل اور اعقاب بن المنتفق سے وہ عرب ہین جو عرب مین خلط کے
نام سے معروف ہین علی بن عبد العزیز جرجانی تحریر کرتا ہے کہ خلط بنو عوف و
بنو معاویہ پسران منتفق بن عامر بن عقیل ہین - ابن سعید کہتا ہے کہ بنو منتفق
مابین بصرہ و کوفہ رہتے تھے امارت و حکومت ان مین سے بنو معروف کے قبضہ مین
تھی میرا خیال یہہ ہے کہ مغرب مین اندلون خلط اعداد جشم مین شمار کئے جاتے ہین
اور بنو عقیل بن کعب سے بنو عبادہ بن عقیل ہین (جس سے اخیل یعنی کعب بن
الرحال بن معاویہ بن عبادہ ہے اور اسی کے اعقاب سے لیلی اخیلیہ بنت حذیفہ
بن سداد بن الاخیل ہے) ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ قیس بن الملوح المجنون اسی قبیلہ سے
ہے - بنو عبادہ اسوقت بروایت ابن سعید جزیرہ فراتیہ کے اُس حصہ مین آباد ہین
جو عراق سے ملا ہوا ہے اس قوم کو ایک گونہ قوت و غلبہ زمانہ سابق مین حاصل
رہا ہے اور پانچوین صدی کے وسط مین اس قوم سے قریش بن بدران بن مقلد
موصل و حلب پر مستولی ہوگیا تھا اس کے بعد اسکا لڑکا مسلم بن قریش ملقب بہ
شرف الدولہ حکمران ہوا اور حکومت و دولت اسی مسلم بن قریش کے اعقاب
مین رہی تا آنکہ اس خاندان سے حکومت و دولت جاتی رہی - ابن سعید کہتا ہے
کہ فی الحال اس خاندان کے کچہہ لوگ مابین الحاز اور زاب کے قیام پذیر ہین جنکو
عرب شرف الدولہ کے لقب سے یاد کرتا ہے والی موصل انکی عزت کرتا ہے
لیکن انکی تعداد نہایت کم ہے تقریباً ایکسو سواروں سے زیادہ نہونگے اور نیز

بنو عقیل بن کعب سے بنو خفاجہ بن عمرو بن عقیل ہین جو نی زمانناعراق و جزیرہ
کیطرف چلے گئے ہین اور بادیہ عراق مین آزادانہ زندگی بسر کر رہے ہین
اور بنو عامر بن عقیل سے بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف ہین یہہ قوم
بنو المنتفق کی نسبی بہائی ہے اطراف بصرہ مین رہتی ہتی بحرین پر بعد بنو ابو الحسن
کے انہون نے بزور و قوت غلبہ قبضہ کر لیا ابن سعید کہتا ہے کہ اس قوم
نے بنو کلاب سے ارض یمامہ بہی چہین لیا تہا ان کی حکومت و دولت
ساتوین صدی کے وسط مین ہتی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شجرہ انساب بنو قیس بن مضر



بطون الیاس بن مضر

الیاس بن مضر کے تین لڑکے مدرکہ۔ طابخہ۔ قمعہ تہے انکی
ماں بنو قضاعہ کی ایک عورت خندف نامی ہتی اسی کے طرف
کل اولاد الیاس منسوب ہوئے۔ بطون قمعہ سے اسلم وخزاعہ ہین اسلم بنو افصیٰ
بن عامر بن قمعہ اور خزاعہ ابن عمرو بن عامر بن یحییٰ یعنی ربیعہ ابن عامر بن قمعہ کو
کہتے ہین عمرو بن یحییٰ پہلا وہ شخص ہے جس نے دین اسمٰعیلؑ کو ترک کر کے بت پرستی
کی بنا ڈالی اور عرب کو بُت پرستی کیطرف مایل کیا اسی کے حق مین آنحضرت
(صلعم) نے فرمایا ہے رایت عمرو بن یحییٰ یجر قصبته فی النار یعنی اخشائه
(مین نے دیکہا ہے کہ عمرو بن یحییٰ کی آنتین آگ مین گہسیٹی جاتی ہتین) یہہ قوم
اطراف مکہ مقام مرالظہران مین رہتی ہتی اور قریش کے حلفا مین ہتی عام حدیبیہ
زمانہ آنحضرت (صلعم) مین یہہ لوگ داخل کئے گئے پس یہہ لوگ اون مین سے تہے
جنپر قریش نے مصالحت کی ہتی پہر ان لوگون نے بدعہدی کی آپنے قریش پر
حملہ کر کے ان کو مغلوب کر دیا اور مکہ کو فتح کر لیا یہی سال عام الفتح کے نام سے
موسوم ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ خزاعہ بنو غسان سے بنو حارثہ بن عمرو بن مزیقیا
کے اولاد مین ہین جسوقت غسان شام کیطرف جا رہے تہے یہہ لوگ اون سے
علیحدہ ہو کر مرالظہران مین ٹہر گئے حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے۔ قریش کے پہلے
بیت الحرام کی تولیت قبیلہ خزاعہ مین بنو کعب بن عمرو بن لحی کے قبضہ مین ہتی
تا آنکہ حلیل بن حبشیہ بن سلول متولی ہوا یہہ وہی شخص ہے جس نے تولیت بیت الحرام
کی وصیت قصی بن کلاب کے حق مین کی ہتی بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی کنیت
ابو غبشان ہتی حلیل کا بیٹا اور محترش نام ہتا اس نے کعبہ کو بعوض ایک
مشک شراب کے فروخت کیا ہتا واللہ اعلم اسی حلیل بن حبشیہ کے اولاد سے
کرز بن علقمہ بن ہلال بن حریبہ بن عبد نہم بن حلیل ہتا جسنے آنحضرت (صلعم) کا

بوقت ہجرت تعاقب کیا تہا اور غار تک آپ کے تعاقب مین گیا تہا لیکن مکڑیون کے جالے اور کبوترون کو انڈے دیئے ہوئے دیکہہ کر اپنا سا موہنہ لیکر رہ گیا۔

خزاعہ کے بہت سے بطون ہین از انجملہ بنو مصطلق بن سعد بن عمرو بن لحی اور بنو کعب بن عمرو (جسمین سے عمران ابن الحصین (صحابیؓ) اور سلیمان بن جرد اور مالک بن ہیثم نقیب بنو عباس ہین) اور بنو عدی بن عمرو (جسمین سے جویرہ بنت الحارث ام المومنینؓ) اور بنو ملیح بن عمرو (جسمین سے طلحۃ الطلحات یعنی ابن عبد الرحمن بن الاسود ابن عامر بن عویمر بن خلف بن سبیع بن خثیمہ بن سعد بن ملیح ہے) اور بنو عوف بن عمرو ہین اور برادران خزاعہ سے بنو افصی بن عامر ابن قمعہ اور بنو مالک بن افصی اور ماثان بن افصی ہے۔ اسلم سے سلمہ بن الاکوع صحابیؓ اور دعبل اور بنو شیص شاعر اور محمد ابن الاشعث سپہ سالار بنو عباس ہے۔ اسی قبیلہ سے مالک بن سلیمان ابن کثیر۔ دعات بنو عباس سے تہا جسکو ابو مسلم نے قتل کیا ہے۔

طابخہ کے بہت سے بطون ہین مشہور تر اون مین سے ضبہ۔ رباب۔ مزینہ۔ تمیم ہین علاوہ ان کے اور بطون مثل صوفہ و محارب کے وہ تمیم ہی کے نسبی بہائی کہے جاتے ہین بنو تمیم بن مر۔ اد بن طابخہ کے نسل سے ہین یہہ لوگ سرزمین نجد مین بصرہ سے یمامہ تک دایرہ کی صورت آباد تہے پہر یہہ پہیل کر عذیب تک ارض کوفہ مین پہونچ گئے فی زماننا اس قوم کا ہی نشان نہین پایا جاتا انکے مقبوضات پر ان دلون مشرق مین غزیہ (طے سے) اور خفاجہ (بنو عقیل بن کعب سے) متصرف ہین۔ بنو تمیم کثیر البطون قبیلہ ہے اسی سے (۱) حارث بن تمیم (جس کے طرف شبیب بن شریک فقیہ منسوب کئے جاتے ہین) (۲) بنو عنبر جسمین فقیہ زفرؒ ابن ذہیل بن قیس بن مسلم بن قیس بن مکمل بن ذہل بن ذویب بن جذیمہ بن عمرو بن جیجور بن جندب بن عنبر تلمیذ امام ابوحنیفہؒ اور فاضل عامر بن عبد قیس بن ثابت

بن بشامہ بن حذیفہ بن معاویہ بن الجون بن کعب بن جندب اور ربیعہ بن
رفیع بن سلمہ بن محلم بن صلاۃ بن عبدہ بن عدی بن جندب ہیں) (۳) بنو ہجیج
بن عمرو بن تمیم (۴) بنو اسید بن عمیر (جسمین ابو ہالہ ہند بن زرارہ ابن نباش
بن عدی بن نمیر بن اسید مشہور صحابیؓ اور حنظلہؓ بن ربیع بن صیفی بن ریاح
ابن الحرث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثم بن صیفی بن ریاح اور یحییٰ بن اکثم مامون الرشید کا
قاضی صیفی بن ریاح کے نسل سے ہے) (۵) بنو مالک بن عمرو بن تمیم (جسمین نضر
بن شمیل بن خرشہ بن یزید بن کلثوم ابن عبدہ بن زہیر بن عروہ بن جمیل بن
حجر بن خزاعی بن مازن بن مالک نحوی محدث اور سلم ابن احوز بن اربد بن محرز
بن لای بن سہل بن خباب بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص ابن مازن بن مالک
قاتل یحییٰ بن زید بن زین العابدین و قاتل آل مہلب ہے) (۶) بنو عمرو بن العلاء
بن عمار بن عدنان بن عبید اللہ بن حصے بن الحرث جلہم بن خزاعی بن مازن بن
مالک (۷) بنو الحرث بن عمرو بن تمیم (۸) بنو امرء القیس بن زید مناۃ بن تمیم (اسی
قبیلہ سے زید بن عدی بن زید بن ایوب بن مخوف بن عامر بن عطیہ بن امرء القیس
وزیر نعمان بن منذر والی حیرہ تھا) (۹) بنو سعد بن زید مناۃ بن تمیم (۱۰) بنو منقر
بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ (اسی قبیلہ سے قیس
بن عاصم ابن سنان بن خالد بن منقر تھے جنکو آنحضرتؐ نے خود اونکی قوم سے صدقات
وصول کرنے کو مقرر فرمایا تھا) (۱۱) بنو عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ (اس سے
بنو بہدلہ بن عوف ہیں) (۱۲) بنو حرث اعرج بن کعب بن سعد بن زید مناۃ (۱۳)
بنو مالک بن سعد بن زید مناۃ (۱۴) بنو ربیعہ بن مالک بن سعد بن زید مناۃ (اسی
قبیلہ سے عروہ بن جریر بن عامر بن عبید ابن کعب بن ربیعہ پہلا خارجی ہے جس نے

یوم صفین کہا تہا لاحکم الا للہ) (۱۵) بنوحنظلہ بن مالک بن کعب بن سعد بن
زید مناۃ ہین بنوحنظلہ سے بنوعمرو - ظلم - غالب - کلیبہ - قیس ہین اور رقیس ہی سے
حنابی بن الحرث بن ارطاۃ بن شہاب بن عبید بن جناول بن قیس اور ابن
عمیر بن حنابی ہے جس نے حجاج کو قتل کیا تہا بنوحنظلہ ہی سے بنوثعلبہ بن یربوع
بن حنظلہ اور یربوع بن حنظلہ سے بنوالحرث ہین اسی قوم سے زبیر بن ناحور سردار
خوارج اور اس کے بہائی عثمان وعلی ہین - یہہ لوگ بنوبشیر بن یزید ملقب بہ
ماحور بن الحرث بن ساحق بن الحرث بن سلیط بن یربوع کے نام سے پکارے
جاتے ہین اور یہہ سب امرار ازارقہ ہین بنوکلیب - یربوع - بن حنظلہ مین شمار کیئے
جاتے ہین اسی قبیلہ سے جریر شاعر ابن عطیہ بن خطفی ہے اسکا نام حذیفہ بن بدر
بن سلم بن عوف بن کلیب ہے بنوعنبر اور بنوریاح بہی یربوع بن حنظلہ کیطرف
منسوب ہین - اور مالک بن حنظلہ کیطرف بنودارم کی نسبت کی جاتی ہے
بنونہشل بن دارم بن حازم بن جزیمہ بن عبداللہ بن حنظلہ سے نضلہ بن جلن ثان
بن مطلق بن صخر بن نہشل - بنوعباس کا کوتوال اور بنومجاشع بن دارم سے
اقرع بن حابس ابن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع اور فیرزدق بن غالب
بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال اور حتات بن یزید بن علقمہ ہین جس سے آنحضرت
صلعم نے معاویہ بن ابی سفیان کا بہائی چارہ کرادیا تہا اور بنوعبداللہ بن دارم
سے منذر بن ساوی بن عبداللہ بن زید بن عبدمناۃ ابن دارم اور بنوعدس
بن زید بن عبداللہ بن دارم سے حاجب بن زرارہ بن عدس اور اسکا لڑکا
عطارد اور اسکی اولاد ہے اس قوم مین نسلی ترقی کی امارت و دولت بہی تہی -
بنومزینہ - مر بن اد بن طابخہ بن الیاس کے نسل سے ہین اس کے
ایک لڑکے کا نام عثمان اور دوسرے کا اوس ہے چونکہ انکی مان کا نام مزینہ تہا

اسوجہ سے مرگئے دونون لڑکے مزینہ کیطرف منسوب کردیئے گئے اس قوم سے زہیر
بن ابی سلمی (یعنی ربیعہ بن ابی ریاح بن قرہ بن الحرث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ
بن ثور بن ہرمہ بن لاظم بن عثمان یکے از شعراء ستہ جاہلیہ) اور اسکے دونون
لڑکے بجیر و کعب (جس نے آنحضرت صلعم کی مدح کی تہی) اور نعمان بن مقرن ابن
عامر بن صیح بن ہجیم بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن عفرا بن ثور بن ہرمہ اور
اسکا بہائی سوید (جو جنگ نہاوند مین مارا گیا) اور محقل بن یسار بن عبد اللہ
بن معیر بن حراق بن لابی بن کعب ابن عبد ثور مشہور صحابی ہین۔

رباب۔ عبد مناۃ بن اد بن طابخہ کیطرف نسبًا منسوب ہوتے ہین تمیم۔
عدی۔ عوف۔ ثور۔ اسکی اولاد سے ہین یہہ قوم رباب اسوجہ سے کہلائی
جاتی ہے کہ یہہ لوگ بنو ضبہ کے خلف مین شریک جماعت ہوئے تہے مقام دہنا
جوار بنو تمیم مین رہتے تہے لیکن فی زماننا یہہ بہی معدوم الاثار ہوگئے بنو تیم بن عبد مناۃ
سے مستورد بن علقمہ بن قریش بن صباری بن نشبہ بن ربیع بن عمرو بن عبد اللہ
بن لوی بن عمرو بن الحرث ابن تمیم خارجی (جسکو معقل بن قیس ریاحی نے
اہل امارت مغیرہ بن شعبہ مین قتل کیا ہے) اور ابن باخمہ ورد بن مجالد
بن علقمہ (جو عبد الرحمن بن ملجم کے ساتہہ شریک شہادت جناب علی کرم اللہ وجہہ تہا)
اور قطام بنت بجنہ بن عدی ابن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل
بن تیم خارجیہ ہے جسکا عقد عبد الرحمن بن ملجم کے ساتہہ ہوا تہا اور جیسا کہ
بیان کیا جاتا ہے اسکا مہر جناب امیر علیہ السلام کا شہید کرنا تہا۔ واللہ اعلم۔
قطام کو خود اس کے باپ اور چچا نے یوم نہروان قتل کیا تہا اور بنو عدی
بن عبد مناۃ سے ذو الرمہ شاعر (یعنی غیلان بن عتبہ بن بہس بن مسعود بن حارثہ
بن عمر بن ربیعہ بن ساعدہ بن کعب بن عوف بن ثعلبہ بن ربیعہ بن ملکان بن عدی

اور بنو ثور ابن عبد مناۃ سے سفیان ثوری (یعنی سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن رافع بن عبد اللہ بن منقر بن نصر بن الحارث بن ثعلبہ بن عامر بن ملکان بن ثور) اور ان کے بھائی عمرو و مبارک و ربیع بن خثیم فقیہہ ہین

ضبّہ - آد بن طابخہ کے نسل سے ہین سرزمین نجد مین تہامہ کے شمالی جانب جوار بنو تمیم مین رہتے تھے عہد حکومت اسلامیہ مین عراق مین چلے آئے اسی مقام پر متنبی شاعر مارا گیا اسی قوم سے ضرار بن عمرو ا ر مالک بن زید بن کعب بن بجالہ بن ذہل بن مالک بن بکر بن اسعد بن ضبہ ہے جو جاہلیت مین بنو ضبہ کا سردار تھا اس کے بعد سرداری اسی کے خاندان مین رہی اس کے اٹھارہ لڑکے تھے جو اس کے ساتھ جنگ قریتین مین لڑنے کو آئے تھے اور حصین ابن ضرار عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے ہمراہ جنگ جمل مین تھے اسی کے نسل سے قاضی ابو شبرمہ عبد اللہ ابن شبرمہ بن طفیل بن حسان بن منذر بن ضرار بن عنبسہ بن اسحاق بن شمر بن عبس ابن عنبسہ بن شعبہ بن مختبر بن عامر بن عباب بن حسل بن بجالہ ہے جسکا ذکر سلسلہ لاران بنو عباس مین آئیگا عہد حکومت خلیفہ متوکل مین نصر کا گورنر ہوا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ دیلم - بنو باسل بن ضبہ بن آد کے اعقاب سے ہین واللہ اعلم -

صوفہ - غوث بن مر بن آد کے سلسلہ مین ہین انکا زمانہ اقبال جاہلیت ہی مین منقضی اور منقرض ہو گیا بجائے ان کے آل صفوان بن شجنہ بنو سعد بن زید مناۃ بن تمیم حکمران ہوئے -

مدرکہ ابن الیاس نہایت عظیم الشان کثیر البطون قبیلہ ہے اس کے اعظم ترین قبایل سے ہذیل - قارہ - اسد - کنانہ - قریش ہین - بنو ہذیل - ہذیل بن مدرکہ بن الیاس کی نسل سے ہین طایف کے قریب جبل غزوان مین رہتے تھے

اس کے اسفل مین نجد کیطرف اور مقام تہامہ مابین مکہ و مدینہ اور اکثر مقامات ان کے قبضہ مین تھے از انجملہ رجیع و بیر معونہ ہین اس سے دو شاخین نکلی ہین (۱) سعد بن ہذیل (۲) لحیان بن ہذیل۔ پس سعد بن ہذیل سے ابو بکر شاعر اور حطیہ (جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے) اور عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن الحارث بن تمیم بن سعد (مشہور صحابیؓ) اور ان کے دونون بہائی علتبہ وعمیس اور ان کے لڑکے عبد الرحمن وعلتبہ ومسعودی مشہور مورخ) ابن علتبہ ہین مسعودی کا نام علی ہے حسین بن علی بن عبد اللہ بن زید بن علتبہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود نسکے لڑکے ہین اور ان کے بہائی عتبہ سے علتبہ بن عبید اللہ بن زید بن علتبہ مدینہ منورہ کے مشہور فقیہہ ہین۔ یہہ لوگ عہد اسلام مین ممالک اسلامیہ مین منتشر ہوگئے اب اس قوم کا کوئی بطن باقی نرہا ہان افریقہ مین ان مین کا ایک قبیلہ ہے جو اطراف باجہ مین شاہی لشکر مین عہدہاے جلیلہ سے ممتاز ہین۔

بنو اسد۔ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ سے ایک وسیع البطن اور کثیر الشعوب ہے سرزمین نجد مین متصل کرخ۔ طے کے ہمسایگی مین رہتے تہے اور بعض مورخ کا یہہ خیال ہے کہ پہلے بلاد طے بنو اسد کے قبضہ و تصرف مین تہے پس وہ جب یمن سے نکلے تو انہون نے اونکو مغلوب کرکے اجا وسلمی پر قبضہ کرلیا اور اون کی مجاورت مین آباد ہوگئے بعد اس کے بنو اسد اقطار ممالک مین ایسے متفرق ومنتشر ہوگئے کہ اب ان مین کا کوئی قبیلہ باقی نہ رہ گیا۔ ابن سعید کہتا ہے کہ ان کے بلاد اب طے کے قبضہ مین ہین اس کثیر البطون قبیلہ سے بنو کاہل (قاتل حجر بن عمرو بادشاہ پدر امرء القیس) اور بنو غنم بن دودان بن اسد (اسی قبیلہ سے عبید اللہ بن جحش بن رئاب بن یعمر

بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم جو مسلمان ہوا تہا پہر نصرانی ہو گیا اور حالت نصرانیت ہی مین مر گیا اور اسکی بہن زینب ام المومنین رضی اللہ عنہا اور عکاشہ بن محصن بن حدثان بن قیس بن مرہ بن کثیر مشہور صحابی ہین) اور بنو ثعلبہ بن دودان بن اسد (جس سے کمیت شاعر ابن زید بن الاخنس بن ربیعہ بن امرء القیس بن الحرث بن عمرو بن مالک بن سعد بن ثعلبہ اور ضرار بن الازور یعنی مالک بن اوس بن خزیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ قاتل مالک بن نویرہ اور حضرمی بن عامر بن مجمع بن موالة بن ہمام بن صحب بن العقیس بن مالک وغیرہ ہین) اور بنو عمرو بن قعین (قعین) بن الحارث بن ثعلبہ بن دودان ہین (اسی قبیلہ سے طماح بن قیس بن طریف بن عمرو بن قعین جو قیصر کے پاس امرء القیس کے قتل کا ساعی ہوا تہا اور طلیحہ بن خویلد بن نوفل بن نضلة بن الاشتر بن حجران بن فقعس بن طریف بن عمرو ہے جو پہلے کاہن تہا اور نبوت کا دعوے کیا تہا پہر بعد اس کے ایمان لایا۔ علاوہ ان بطون کے بنو اسد مین اور بطون بہی ہین جنکو بخیال اطالت مقال ہم ذکر نہین کرتے۔

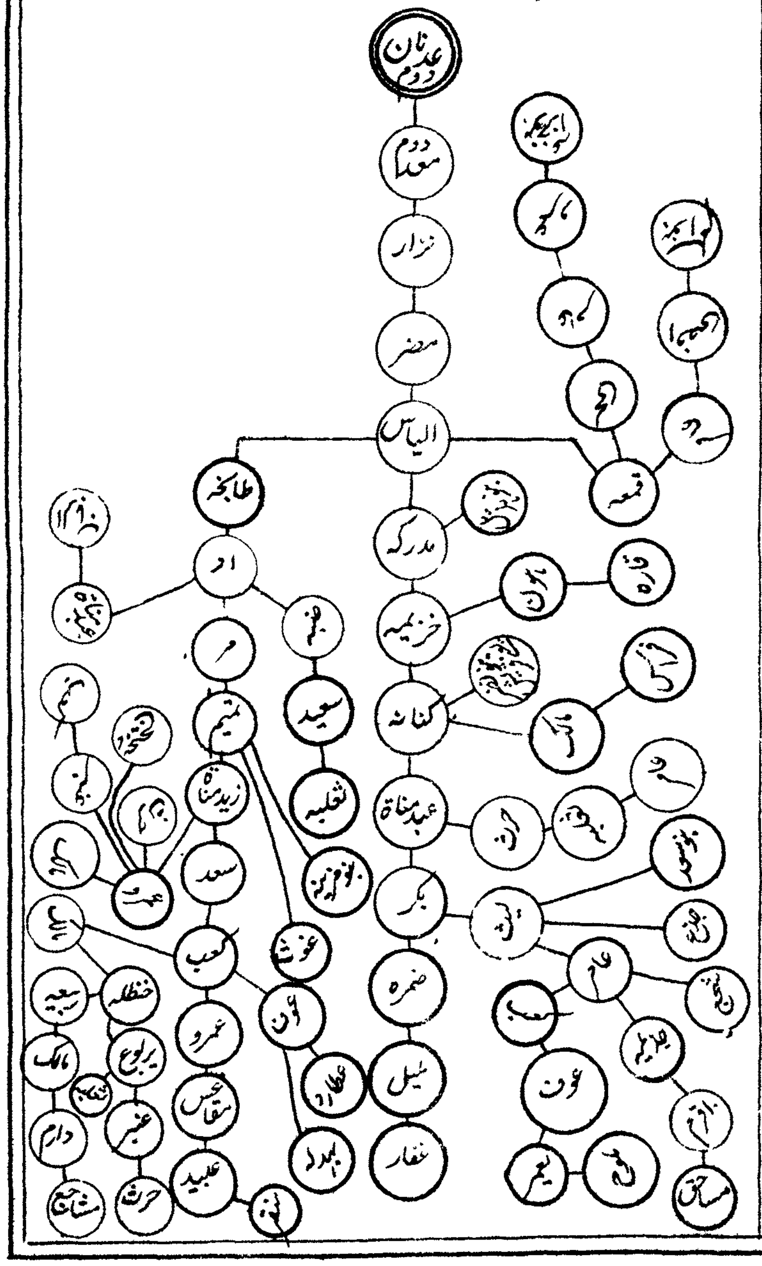
قارہ وعضل۔ ہون بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کے نسل سے بنو اسد کے بہائی ہین بنو زہرہ قریشی کے خلفاء مین تہے۔

بنو کنانہ۔ کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ کے نسل سے بنو اسد کے نسبی بہائی ہین اطراف مکہ مین یہہ رہتے تہے یہہ قبیلہ بہی کثیر البطون ہے مشہور و معروف تر ان مین قریش ہے اور وہ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہین جیسا کہ آئندہ مذکور ہوگا بعد اسکے بنو عبد مناة بن کنانہ اور بنو مالک بن کنانہ ہے۔ بنو عبد مناة سے بنو [illegible] بنو [illegible] اور بنو عامر ہین بنو بکر سے بنو لیث اسمی۔ بنو مرح بن بعید (یعنی شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث

اوراسی سے صعب بن جثامہ بن قیس بن شداخ مشہور صحابیؓ اور شاعر
عروۃ بن اذینہ بن یحییٰ بن مالک بن الحرث بن عبداللہ بن شداخ ہے) اور
بنو شجع بن عامر بن لیث بن بکر (اسی قبیلہ سے ابو واقد لیثی صحابی یعنی حرث
بن عوف بن اسید بن جابر بن عدیدہ بن عبدمناۃ بن شجع ہین) اور بنو سعد
بن لیث بن بکر (جس سے ابوطفیل عامر بن واثلہ بن عبداللہ بن عمرو بن
جابر بن خمیس بن عدی ابن سعد اور واثلہ بن الاسقع بن عبدالعزی بن
عبدیالیل بن ناشب بن عبدہ بن سعد مشہور صحابیؓ ہین ابوالطفیل عامر
وہ ہین جو آنحضرت (صلعم) کے دیکھنے والون مین سے آخر مین رہ گئے تھے
سنہ ۱۰۰ھ مین انکا انتقال ہوا) اور بنو جذع بن بکر بن لیث بن بکر ہین (اسی
قبیلہ سے امیر خراسان نصر بن سیار بن رافع بن عدی بن ربیعہ بن عامر
بن عوف بن جندع اور رافع بن لیث بن نصر ہے جو زمانۂ الرشید مین بنوامیہ کا
ہواخواہ سمرقند مین تھا) اور بنو عبدمناۃ سے بنو عریج بن بکر بن عبدمناۃ
اور بنو الدیل بن بکر (اسی قبیلہ سے اسود بن رزق بن یعمر بن نافثہ بن عدی
بن الدیل جس کے سبب سے مکہ فتح ہوا تھا اور ساریہ بن زنیم بن عمرو بن عبداللہ
بن جابر بن محیہ بن عبد بن عدی ابن الدیل جو عراق مین کفار سے لڑ رہے تھے
اور ان کو عمرؓ نے مدینہ سے آواز دی تہی جیسا کہ مشہور ہے اور ابوالاسود
واضع علم نحو یعنی ظالم بن عمرو بن سفیان بن عمرو بن جندب بن یعمر بن حلیس
بن نافثہ بن عدی وغیرہم ہین) اور بنو ضمرہ بن بکر ہین اور ضمرہ سے غفار
بن ملیل بن ضمرہ بجاے خود ایک بطن عظیم ہے (اسی قبیلہ سے ابوذر غفاری
صحابیؓ یعنی جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار اور
کلثوم بن الحصین بن خالد بن معیسیر بن بدر بن خمیس بن غفار ہین جنکو

بوقت غزوہ فتح آنحضرت (صلعم) نے اپنا خلیفہ و نائب مقرر فرمایا تھا) اور بنو مدلج
بن مرہ بن عبد مناۃ سے سراقہ بن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن مالک
بن تیم بن مدلج ہے جو قریش کے تحریک سے آنحضرت کے تعاقب مین وقت ہجرت
روانہ ہوا تھا اس غرض سے کہ آپ کو وہ واپس لائے لیکن اللہ جلشانہ کے افضال
سے خائب و خاسر واپس ہوا اور بنو عامر بن عبد مناۃ سے بنو مساحق بن الاقرم
بن جذیمہ بن عامر ہین جنکو مقام غمیصا مین خالدؓ بن الولید نے قتل کیا ہے اور
بنو الحارث بن عبد مناۃ سے حلیس بن علقمہ بن عمرو بن الاوقح بن عامر بن جذیمہ
بن عوف بن الحارث ہے جس نے قریش کے ساتھہ حلف احابیش منعقد کیا تھا
اور اسکا بھائی تیم وہ ہے جس نے اونہین کے ساتھہ حلف قارہ کا عقد کیا تھا
اور بنو فراس بن مالک ابن کنانہ سے فارس العرب ربیعہ بن المکدم بن عامر بن
خویلد بن جذیمہ بن علقمہ بن جندل الطعان بن فارس ہے اور بنو عامر بن ثعلبہ
بن الحارث بن مالک ابن کنانہ سے وہ لوگ ہین جنہون نے جاہلیت مین نسئے
شہور کا رواج دیا پس اول جس شخص نے نسئ شہور کو رایج اور ایجاد کیا وہ سریر بن
ثعلبہ بن الحارث ہے اسی قبیلہ سے رماحس بن عبد العزیز بن رماحس ابن
الرسارس بن واقد بن وہب بن ہاجر بن عربن وائلہ بن الفاکہ بن عمرو بن
الحرث ہے جسکو خلیفہ عبد الرحمن نے جسوقت اندلس مین داخل ہوا تھا جزیرہ
وشدونہ کا گورنر مقرر کیا تھا پھر جب اس نے خلیفہ عبد الرحمن سے بغاوت کی
تو خلیفہ نے اسپر حملہ کیا یہہ بھاگ کر عدوہ کیطرف گیا اور وہین مرگیا اندلس مین
اس کے بہت اخلاف تھے دولت امویہ مین ان کے نمایان کارنامون کے
آثار بکثرت پائے جاتے ہین سواحل افریقیہ مین بھی عبیدیون سے اکثر یہہ لڑتے
رہے واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

شجرہ انساب بنو الیاس بن مضر



قریش

فہر بن مالک بن نضر کی اولاد[1] کو قریش کہتے ہین اور نضر ہی پہلے قریش کے نام سے موسوم ہوا ہے بعضے اسکی وجہ تسمیہ یہہ بیان کرتے ہین کہ نضر تقرش (یعنی تجارۃ) کیوجہ سے قریش کے لقب سے معروف ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش - قرش کا مصغر ہے اور قرش کے معنی ہین دابۃ فی البحر لاتدع دابۃ الا اکلتہا (ایک جانور دریائی ہے جو دوسرے جانورون کو کہا ڈالتا ہے) چونکہ نضر نے اور قبایل کو دبا لیا تہا اور مغلوب کر دیا تہا اسوجہ سے قریش کے لقب سے ملقب ہوا بہرکیف اولاد نضر - فہر کیطرف اسوجہ سے منسوب ہوئین کہ اعقاب نضر - فہر کی اولاد مین منحصر ہین بنو نضر مین سے سوائے فہر کے اور کسی کا نسلی سلسلہ نہین چلا یہی وجہ ہے کہ بنو فہر بن مالک ہی کو قریش کہتے ہین اور پہلا جو قریش کے لقب سے مشہور ہوا وہ نضر بن کنانہ ہے -

فہر کے تین لڑکے غالب[1] - حارث[2] - محارب[3] تہے پس بنو محارب بن فہر اور حارث بن فہر قریش ظواہر سے ہین بنو محارب سے ضحاک بن قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب صاحب مرج راہط اور ضرار بن الخطاب بن مرداس بن کثیر بن عمرو آکل السقف ابن حبیب بن عمرو بن شیبان (یہہ صحابہ مین مشہور سوارون سے تہے انکا باپ خطاب بن مرداس زمانہ جاہلیت مین قریش ظواہر کا سردار تہا) اور عبد الملک بن قطن بن نہشل بن عمرو بن عبد اللہ بن وہب بن سعد بن عمرو آکل السقف (یہہ یوم حرہ مین موجود تہے اور اس قدر انہون نے عمر پائی کہ اندلس کے گورنر مقرر کئے گئے تہے انکو اصحاب بلج بن بشر

---

[1] قریش کی دو قسمین ہین ایک قریش بطاح دوسرے قریش ظواہر قصی بن کلاب اور بنو کعب ابن لوی کی اولاد قریش بطاح کہلائی جاتی ہے علاوہ انکے سب قریش ظواہر مین شمار کئے جاتے ہین سبائک الذہب -

قشیری نے صلیب دی) اور کرز بن جابر بن حسل بن لاحب بن حبیب بن عمرو بن شیبان
وغیرہم ہین اور بنو حارث بن فہر سے ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح بن ہلال بن
وہب بن ضبّہ بن الحرث (امین الامتہ و وقت فتح شام امیر مسلمانان شام اور عقبہ
بن نافع بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن اُمیہ ابن ضرب بن الحرث فاتح افریقیہ و
قیروان ہین اسی کے اعقاب سے عبد الرحمن بن حبیب بن ابی علبیدہ بن عقبہ
والی افریقہ ہے اسکا باپ حبیب بن عقبہ ۔عبد العزیز ابن موسیٰ بن نصیر اور
یوسف بن عبد الرحمن بن ابی عبیدہ والی اندلس سے جنگ آزما ہوا تہا اسی کے
زمانہ مین عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک اندلس مین داخل ہوا تہا
پس اس نے اوسکو قتل کیا اور خود مالک بن بیٹہا پہر بعد اس کے اسی کے خاندان
مین حکومت وسلطنت رہی۔

غالب بن فہر آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب مین ہے اس کے دو لڑکے
تیم الادرم اور لوی تہے بنو تیم الادرم قریش ظواہر سے ہین اسی قبیلہ سے
ہلال بن عبد اللہ بن عبد مناۃ بن اسعد بن جابر بن کبیر بن تیم الادرم تہا جسکا
خون آنحضرت صلعم نے یوم فتح مکّہ مباح فرما دیا تہا یہہ اسوقت مارا گیا ہے جبکہ مکّہ
فتح ہوگیا تہا اور یہہ پردہاے کعبہ کو پکڑے ہوئے تہا۔

لوی بن غالب آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب مقدس مین ہے اس کے
لڑکون مین سے کعب اور عامر ہین علاوہ انکے اس کے اعقاب سے اور بطون
بہی ہین جو مختلف طور سے اس کے منسوب ہوتے ہین از انجملہ بنو خزیمہ بن لوی
اور بنو سامہ ابن لوی اور سعد وجشم وغیرہم ہین بنو سامہ کے بابت یہہ بیان کیا جاتا
ہے کہ یہہ قریش سے نہین ہین اور یہہ بہی روایت کی جاتی ہے کہ بنو سامان
ملوک ماوراء النہر اسی قبیلہ سے ہین ۔ واللہ اعلم ۔بنو عامر بن لوی کے بنو حسل

بن عامر اور بنو معیص بن عامر ہین۔ بنو معیص سے بشر بن ارطاۃ یعنی عویمر
بن عمران بن الحلیس بن یسار بن نزار بن معیص بن عامر (یکے از سرداران معاویہ)
اور مکرز بن حفص بن احنف بن علقمہ بن عبد الحارث ابن منقذ بن عمرو بن معیص ہے
اور بنو حسل سے عامر بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح ابن الحارث بن حبیب
بن خزیمہ بن مالک بن حسل بن عامر (جو وقت فتح افریقیہ لشکر اسلام کے سردار
اور گورنر مصر تھے انہون نے پہلے آنحضرت (صلعم) کی خدمت اقدس مین
کچھہ گستاخانہ لکھا تھا پھر انہون نے توبہ کیا مسلمان ہوئے اور بقیہ زندگی نہایت
سادگی اور عمدگی سے تمام کی) اور حویطب بن عبد العزی بن ابی قیس بن عبدود
بن نصر بن مالک بن حسل (انکو صحبت رسول نصیب ہوئی تھی) اور عبد عمرو
بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل والی حدیبیہ اور اسکا بھائی
سکران اور اسکا لڑکا ابوجندل سہیل (اسکا نام عاصی تھا یہی یوم صلح حدیبیہ
گرفتار ہوکر آیا آنحضرت (صلعم) نے اسکو چھوڑ دیا تھا اسکا قصہ معروف ہے) اور
زمعہ بن قیس بن عبد شمس اور اسکا لڑکا عبد بن زمعہ ہے اسی زمعہ بن قیس
کی لڑکی جنابہ سودہ ام المومنین (رضی اللہ عنہا) ہین جو پہلے سکران اپنے
ابن عم کے عقد مین تھین بعدہ آنحضرت (صلعم) کے ازواج مطہرات مین داخل ہوئین۔
کعب ابن لوی عمود نسب کریم آنحضرت مین ہے اس کے تین لڑکے مرہ۔
ہصیص۔ عدی تھے یہہ سب قریش بطاح ہین پس ابن کعب سے ہصیص بن
کعب بن لوی بن سہم بن عمرو بن ہصیص ابن کعب ہے اور اسی قبیلہ سے عاصی
بن وائل بن ہشام بن سعید بن سہم اور عاصی کے دونون لڑکے عمرو و ہشام
اور عبد الرحمن بن معیص بن ابی وداعہ (یعنی حارث) بن سعید بن سعد بن سہم
قاری اہل مکہ اور اسماعیل بن جامع بن عبد المطلب بن ابی وداعہ مفتی مکہ

اور نبیہ ومنبہ پسران حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سہم (یہہ دونون جنگ
بدر مین بحالت کفر مارے گئے اور قلیب مین پہینک دیئے گئے اسی جنگ مین عاص
بن منبہ مارا گیا اسیکی ذوالفقار سیف آنحضرت صلعم تہی) اور عبد اللہ ابن
الزبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم (یہہ پہلے آنحضرت صلعم کو اپنے
شعر سے ایذا پہونچاتے تہے پہر مسلمان ہوگئے اور اچہے مسلمانون مین ہوئے)
اور حذافہ بن قیس ابو الاخنس اور خنیس وغیرہم ہین اور عبد اللہ بن حذافہ
مہاجرین حبشہ سے ہین یہی آنحضرت (صلعم) کا نامہ نامی کسرے کے پاس لیکر گئے
تہے - بنو جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب سے امیہ بن خلف ابن وہب بن حذافہ
جنگ بدر مین مارا گیا اور اسکا بہائی ابی جنگ احد مین مارا گیا (اسکو آنحضرت
صلعم نے خود اپنے دست مبارک سے مارا تہا) اور اسکا لڑکا صفوان بن امیۃ
یوم فتح مکہ مسلمان ہوا اور اسکا لڑکا عبد اللہ بن صفوان - زبیر و عثمان ابن
مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ کے ساتہہ مارا گیا اور ان کے بہائی
قدامہ وسائب وعبد اللہ مہاجرین بدریین سے ہین اور انکی بہن زینب
بنت مظعون مادر ام حفصہ ہین - بنو عدی بن کعب سے زید بن عمرو بن نفیل
بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی (اس نے
جاہلیت مین بت پرستی چہوڑ کر ملت ابراہیمی اختیار کر لی تہی اور اوسی پر رہا
تا آنکہ بلقاء کے ایک قریہ مین لخم یا جذام کے ہاتہون مارا گیا) اور سعید بن
زید بن عمرو (یکے از عشرہ مبشرہ) اور عمر ابن الخطاب امیر المومنین اور
ان کے لڑکے عبد اللہ وعاصم وعبید اللہ وغیرہم اور خارجہ بن حذافہ بن
غانم بن عامر بن عبید اللہ بن عویج بن عدی بن کعب (جسکو مصر مین
عمرو بن العاصی کے شبہہ سے ایک حروری نے شہید کیا اور رجب یہہ

قاتل گرفتار کیا گیا تو اس نے ظاہر کیا کہ اردت عمرًا وارادالله خارجۃ" مین نے
عمرو کے مارے جانے کا قصد کیا تہا اور اللہ نے خارجہ کے قتل کا) اور ابوالجہم
بن حذیفہ بن غانم صاحب النفل یوم حنین اور مطیع بن الاسود بن حارثۃ بن
نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج (صحابیؓ) اور ان کے لڑکے عبد اللہ بن مطیع بن
(جو یوم الحرہ مہاجرین کے سردار تھے اور ابن الزبیرؓ کے ساتھ مکہ مین شہید کیے گئے
مرّۃ ابن کعب نسب اقدس کے عمود سے ہے اس کے تین لڑکے کلاب
تیم۔ یقظہ تھے بنو تیم بن مرہ سے عبد اللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد
بن تیم (یہہ جاہلیت مین قریش کا سردار رہتا) اور ابو بکر الصدیقؓ (خلیفہ
رسول صلعم) یعنی عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد
بن تیم اور ان کے دونون لڑکے عبد الرحمن ومحمد اور طلحہ بن عبید اللہ بن
عثمان بن عمرو بن کعب (جو جنگ جمل مین شہید ہوئے) اور ان کے اخلاف محمد السجاد
ہین انکے اعقاب بکثرت مختلف دیار و امصار مین پائے جاتے ہین یقظہ بن
مرہ سے بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ ہین اسی قبیلہ سے صیفی بن ابی رفاعہ امیہ بن
عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (یہہ اور اسکا بہائی بحالت کفر بدر مین
مارا گیا) اور ارقمؓ بن ابی الارقم عبد مناف بن ابی جندب اسد بن عبد اللہ
بن عمر و ابن مخزوم (صحابی بدری انہین کے مکان مین قبل افشاء اسلام
آنحضرت صلعم کے خدمت مین صحابہ حاضر ہوتے تھے) اور ابو سلمہ عبد اللہ بن
عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (یہہ قدماء مہاجرین
سے ہین قبل نکاح آنحضرت صلعم کے ام المومنین ام سلمہؓ کے شوہر بہی
تھے) اور الفاکہ بن المغیرہ ابن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (اسکا نام
ابو قیس تہا بحالت کفر بدر مین مارا گیا) اور ابو جہل عمر ابن ہشام بن المغیرہ

(یہہ بہی بدر ہی مین کافر مارا گیا) اور عکرمہ بن ابی جہل (صحابیؓ) اور حارث
بن ہشام بن المغیرہ (یہہ مسلمان ہو گئے تہے اور انکا اچہا اسلام تہا انکے
اعقاب بکثرت اور مشہور ہین) اور ابو امیہ ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ (بحالت
کفر بدر مین مارا گیا اسی کی لڑکی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہین) اور
ہشام بن ابی حذیفہ (از مہاجرین حبشہ) اور عبد اللہ ابن ابی ربیعہ عمرو بن
المغیرہ (صحابیؓ) اور حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ معروف بقباع اور
ولید بن المغیرہ (یہہ بحالت کفر مکہ مین مرا) اور اسی کے لڑکے خالد بن الولیدؓ
سیف اللہ صاحب فتوحات اسلامیہ اور سعید بن المسیب بن حزن بن
ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تابعی اور ان کے باپ
مسیب صحابی اہل بیعت الرضوان سے ہین -

کلاب بن مرہ آنحضرت صلعم کے عمود نسب اقدس مین ہے کلاب کے
دو لڑکے قصی - زہرہ تہے بنو زہرہ بن کلاب سے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف
بن زہرہ مادر نبی (صلعم) اور ان کے بہائی کا لڑکا عبد اللہ بن ارقم ابن
عبد یغوث بن وہب اور سعد بن ابی وقاصؓ مالک بن وہیب بن عبد مناف
فاتح عراق اور ہاشم بن عتبہ اور انکا لڑکا عمرو بن سعید (جسکو عبد اللہ بن زیاد
نے جناب امام حسین علیہ السلام کی لڑائی کو بہیجا تہا اسکو مختار بن ابی عبید
نے اور اس کے بہائی محمد بن سعد کو حجاج بن ابی الاشعث نے قتل کیا ہے)
اور مسور بن مخرمہ بن نوفل بن وہب (صحابیؓ) اور عبد اللہ بن عوف بن عبد عوف
بن عبد الحرث بن زہرہ اور انکا لڑکا سلمہ وغیرہم ہین انکے اعقاب بکثرت ہین -
قصی ابن کلاب حضور کے عمود نسب اقدس مین ہے یہہ وہی شخص ہے جسنے قریش کے
قوائے مضمحل کو از سر نو مضبوط اور درست کیا اس لئے دوبارہ قریش کو

حکومت وعزت کی کرسی پر بیٹھایا ہے اس کے تین لڑکے عبد مناف۔ عبد الدار
عبد العزیٰ تھے بنو عبد الدار ہی نضر بن الحارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف
بن عبد الدار (یہہ جنگ بدر میں مشرکین کے ساتہہ قید ہو کر آیا تھا وقت مراجعت
آنحضرت صلعم نے مقام عفرا میں اسکی گردن مارے جانے کا حکم دیا تھا) اور
مصعبؓ بن عمرو بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار (یہہ صحابی بدری ہین
جنگ احد مین شہید ہوئے اس لڑائی مین اسلامی پھریرہ انہین کے ہاتہہ مین تھا)
اور ان کے اعقاب سے عامر بن وہب (جو سرقسطہ مضافات اندلس مین ابو جعفر
المنصور کی دعوت دیتا تھا اسکو یوسف بن عبد الرحمن نے جو امیر اندلس قبل ورود
عبد الرحمن الاموی کے تھا قتل کیا ہے) اور ابو السنابل بن بعکک بن السباق بن
عبد الدار (مشہور صحابیؓ) اور عثمان ابن طلحہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار
وغیرہم ہین (جسکو بوقت فتح مکہ آنحضرت صلعم نے مفتاح کعبہ عنایت فرمایا تھا بعضے
یہہ کہتے ہین کہ آنحضرت نے مفتاح کعبہ یوم فتح مکہ انکے بھائی شیبہ کو مرحمت
فرمایا تھا اور اسیوقت سے بنو شیبہ بن طلحہ بیت اللہ کے کلید بردار
ہوئے) بنو عبد العزیٰ بن قصی سے ابو البختری عاصی بن ہاشم بن الحارث بن
اسد بن عبد العزیٰ ہے اس نے قیصر کیطرف سے قریش پر حکمرانی کرنیکا قصد کیا تھا
لیکن قریش نے اسکو اس فعل سے باز رکھا اسوقت یہہ مجبور ہو کر شام کیجانب
لوٹ گیا اور وہان پر جسقدر قریش اس کو مل سکے سبھون کو قید کر دیا اسی
قبیلہ سے ابو احیحہ سعید بن العاصی اور ہبار ابن الاسود بن المطلب بن اسد
بن عبد العزیٰ ہے اسی کے اخلاف سے عمر بن عبد العزیز بن المنذر بن الزبیع
بن الزبیر بن عبد الرحمن بن ہبار والی سندہ ہے بعد قتل المتوکل شروع
زمانہ فساد مین یہہ سندہ کا حکمران ہو گیا تھا بعد اس کے اسکی اولاد حکمران ہی

تا آنکہ محمود بن سبکتگین والی غزنہ کے ہاتہون انکی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اسکا (یعنی عمر کا) دادا منذر ابن الزبیع عہد حکومت سفاح مین مقام قرقیسیا مین تہا وہین یہہ گرفتار کیا گیا اور صلیب پر لٹکایا گیا اور اسماعیل بن ہبار کو مصعب ابن عبد الرحمن نے قتل کیا ہے اسوجہ سے یہہ آنحضرت (صلعم) کی ہجو کرتا تہا بعد اس کے اسکا لڑکا عوف مسلمان ہوا اور آنجناب (صلعم) کی مدح مین قصاید لکہے اور اچہے مسلمانون مین شمار کیا گیا اور عبد اللہ بن زمعہ بن الاسود کو بہی شرف صحبت نبوی نصیب ہوئی ہے اسی قبیلہ اسد بن عبد العزی سے ام المومنین حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت الخویلد بن اسد بن عبد العزی اور زبیر ابن العوام بن خویلد (یکے از عشرہ مبشرہ) اور ان کے دونون لڑکے عبد اللہ و مصعب اور حکیم بن حزام بن خویلد (صحابی) اور ان کے لڑکے ہشام بن الحکیم ہین حکیم بن حزام بحالت اسلام ساٹہہ برس زندہ رہے انہون ہی نے اپنا دار الندوہ معاویہ کے ہاتہہ ایک لاکہہ درہم کو فروخت کیا تہا۔

عبد مناف بن قصے قبیلہ قریش مین ایک نامور شخص تہا لوگ اسکی عزت کرتے تہے یہہ بہی عمود نسب اقدس مین ہے۔ اس کے چار لڑکے عبد شمس ۔ ہاشم ۔ مطلب ۔ نوفل تہے ۔ بنو عبد شمس اور بنو ہاشم حکومت و ریاست عبد مناف کی باہم تقسیم کئے ہوئے تہے باقی رہے بنو مطلب اور بنو نوفل وہ ان کے احلاف مین تہے چنانچہ بنو مطلب بنو ہاشم کے اور بنو نوفل بنو عبد شمس کے احلاف مین تہے بنو عبد شمس سے عبلات یعنی بنو امیہ اصغر اور انکی لڑکی ثریا ہے (یہہ عمر و ابن ابی ربیعہ کی معشوقہ تہی) اور بنو ربیعہ بن عبد شمس سے عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور عتبہ سے ولید ابن عتبہ (جو جنگ بدر مین بحالت کفر مارا گیا) اور ابو حذیفہ (صحابی) اور ہند بنت عتبہ مادر معاویہ ہے اور بنو عبد العزی بن عبد شمس سے ابو العاصی بن

الربیع بن عبد العزی صہر نبی صلعم ہین ان کی ایک لونڈی ہتی جس سے علی (کرم اللہ وجہ)
نے بعد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے تعقد کیا تہا اور بنو امیتہ اکبر ابن عبد شمس سے سعید
بن ابو احیحتہ العاصی ابن امیہ (یہہ بحالت کفر ہلاک ہوا) اور اسکا لڑکا خالد بن
سعید (جنگ یرموک مین مارا گیا) اور سعید بن العاصی ابن سعید (یہہ سابقین
اسلام سے ہین صنعاء کے گورنر ہوئے تہے وقت فتح شام شہید ہوئے) اور سعید
بن العاصی بن سعید بن العاصی بن امیہ کوفہ کے گورنر عثمان ابن عفان
(رضی اللہ عنہ) کیطرف سے تہے اور امیر المومنین عثمان ابن عفان بن العاصی
بن امیہ اور مروان ابن الحکم بن ابی العاصی بن امیتہ اور ان کے اعقاب خلفاء
اول اسلام اور ملوک اندلس ہوئے ہین جنکا ذکر آیندہ اخبار دولت بنو امیہ
مین آئیگا اور ابو سفیان بن حرب بن امیہ اور ان کے لڑکے معاویہ امیر شام
اور یزید وحنظلہ وعتبہ وام حبیبہ ام المومنین (رضی اللہ عنہا) بہی اسی قبیلہ سے
ہین عتاب ابن اسید بن ابی العاص بن امیہ کو مکہ کا عامل آنحضرت (صلعم)
نے وقت فتح مکہ مقرر کیا تہا یہہ اسی عہدہ پر رہے تا آنکہ وقت انتقال سیدنا
ابو بکر صدیق رضہ انکا بہی انتقال ہو گیا نیز اسی قبیلہ سے بنو ابی الشوارب ہین (جو زمانہ
المتوکل سے عہد حکومت المقتدر تک بغداد کے قاضی تہے) یہہ لوگ ابو عثمان
بن عبد الصمد بن خالد بن اسید بن ابی العاصی کے نسل سے ہین اور بنو نوفل
بن عبد مناف سے جبیر ابن مطعم بن عدی بن نوفل (مشہور صحابی رضہ) اور طعیمہ بن
عدی ہے (جو جنگ بدر مین بحالت کفر مارا گیا اسی کے غلام آزاد وحشی ہین جنہون
جنگ احد مین حمزہ بن عبد المطلب رضہ کو شہید کیا ہے) بنو المطلب بن عبد مناف سے
قیس بن مخرمہ بن المطلب (صحابی) اور ان کے لڑکے عبد اللہ بن قیس مولی یسار
جد محمد ابن اسحاق بن یسار صاحب مغازی اور مسطح یعنی عوف بن اثاثہ بن

عبادبن المطلب ہین (یہہ منجملہ اون لوگون کے ہین جو انکے بین شریک تہے اور زبیر یہہ سیدنا ابوبکر الصدیقؓ کے خالہ زاد بہائی ہین) رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد المطلب سخت ترین آدمیون سے تہا اسکو آنحضرت (صلعم) کے دعاے بد سے عارضہ صرع (مرگی) ہوگیا اہ رسائب بن عبد یزید وغیرہم ہین (یہہ آنحضرت صلعم سے مقابلے ہہ جنگ بدر مین گرفتار کیا گیا) اسی کے اعقاب سے امام شافعیؒ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب ہین۔

بنو ہاشم ابن عبد مناف سے عبد المطلب بن ہاشم ہین یہہ آنحضرت کے دادا ہین یہی بنو ہاشم کے سردار ہین مورخین نے ہاشم کے اعقاب سے سوائے عبد المطلب کے اور کسیکا ذکر نہین کیا ان کے دس لڑکے تہے (۱) عبد اللہ (آنحضرت صلعم کے باپ یہہ سب سے چہوٹے تہے) (۲) حمزہؓ (۳) عباسؓ (۴) ابوطالب (۵) زبیر (۶) مقوم (بیان کیا جاتا ہے کہ ان کا اصلی نام غیداق تہا) (۷) ضرار (۸) حجل (۹) ابولہب (۱۰) قثم۔ زبیر و قثم و حمزہؓ کے اعقاب باقی نرہ گئے جیسا کہ ابن حزم نے تحریر کیا ہے اور ابولہب کے اعقاب سے عتبہ صحابیؓ ہین باقی رہے اعقاب عباسؓ و ابوطالب کے وہ نہایت کثرت سے ہین جنکا حصر و شمار امکان سے خارج ہے عظمت و شرافت بنو عباسؓ کی عبد اللہ بن عباسؓ کی اولاد مین اور بنو ابی طالب کی عزت و جلالت امیر المومنین علیؓ کی اولاد مین ہے ان دونون بزرگون کے بعد جعفر ابن ابیطالب کو شرف و عزت حاصل ہے۔ انشاء العزیز ہم ان کے مشاہیر کا ذکر ان کے تذکرہ حکومت و دولت مین بفصل بیان کرین گے هذا آخر الکلام في انساب قریش وانقضی بتمامها الکلام في انساب مضر وعدنان والله المستعان۔

مکہ مین قریش کی حکومت

ہم نے اس سے پیشتر عرب کے طبقہ اولی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ حجاز اور کل ممالک عرب مین عمالقہ (اولاد عملیق بن لاوذ) پھیلے ہوئے تھے اور وہی اس سرزمین کے مالک تھے۔ جرہم بھی اسی طبقہ مین یقطن بن شالخ بن ارفخشد کی اولاد سے تھے اور معہ اپنے بھائیون حضرموت کے یمن مین رہتے تھے۔ اتفاق زمانہ سے یمن مین قحط پڑا اسوجہ سے بنو جرہم۔ تہامہ کیطرف اپنے مایحتاج الیہ کے تلاش مین نکلے اثناء راہ مین اسماعیل اور انکی مان بی بی ہاجرہ (علیہما السلام) سے زمزم کے قریب ملاقات ہوگئی بقیہ واقعہ انکا اور جرہم کا ابراہیم کے حالات مین ہم بیان کر چکے ہین الغرض جرہم اسفل مکہ مین قطورا (بقیہ عمالقہ) کے پاس اوترے ان دنون بنو قطورا مین سمیدع بن ہوثر ابن لاوی ابن قطورا بن ذکر بن عملاق یا عملیق حکمرانی کر رہا تھا جسوقت جرہم کی خبر اسکی بقیہ قوم کو پہونچی جو یمن مین بلائے قحط مین گرفتار تھی اور انکو یہہ معلوم ہوا کہ جرہم کو حجاز مین تنگی معیشت سے نجات ملگئی ہے تو وہ بھی اپنے قدیمی وطن یمن کو خیرآباد کہہ کر ان مین آملے ان دنون ان مین مضاض بن عمرو بن سعید بن رقیب بن ہمن بن نبت بن جرہم حکومت کر رہا تھا پس جسوقت بقایا بنو جرہم مکہ مین آئے تو انہون نے اپنے قیام کے لئے قعیقعان کو انتخاب کیا چونکہ بنو قطورا اسفل مکہ مین رہتے تھے اور مضاض نے آکر اعلی مکہ مین قیام اختیار کیا اسوجہ سے جو شخص اسفل مکہ کیطرف سے مکہ مین داخل ہوتا تھا اوس سے سمیدع بن ہوثر عُشر (چنگی یا محصول) لیتا تھا اور جو شخص اعلی مکہ کیطرف سے مکہ مین آتا تھا اوس سے مضاض عشر وصول کرتا تھا هکذا عند ابن اسحاق والمسعودی (ابن اسحاق اور مسعودی کا یہی خیال ہے) بعضے کہتے ہین کہ بنو قطورا بطون جرہم سے

عمالقہ سے اونکو کچہہ تعلق نہین ہے۔ واللہ اعلم۔

بعد چند سے بنو قطورا اور ابنا جرہم مین ملکداری کیوجہ سے مناقشہ پیدا ہوگیا دونون مین گہمسان لڑائی ہوئی اثناء[۱] لڑائی مین سمیدع مارا گیا سمیدع کے مارے جانے سے عرب عاربہ کا زمانہ منقضی ہوگیا اور مضاض کو پورے طور سے غلبہ و تصرف حاصل ہوگیا۔ اسماعیلؑ نے انہین بنو جرہم مین پرورش پائی اونہین کی زبان سیکہی وہنین مین سے پہلے حرا بنت سعد بن عوف بن ہمن بن نہت بن جرہم کے ساتہہ عقد کیا یہہ وہی بی بی ہے جس کے طلاق دینے کا ابراہیمؑ نے اشارہ فرمایا تہا جبکہ بحالت غیر موجودگی اسماعیلؑ کے مکہ مین آئے تہے بعدہ حرا کی برادر زادی عامہ بنت مہلہل بن سعد ابن عوف سے نکاح کیا (واقدی نے انہین دو عورتونکو کتاب انتقال النور مین ذکر کیا ہے) پہران دونون بیویون کے بعد سیدہ بنت الحرث بن مضاض بن عمرو بن جرہم سے عقد کیا جسوقت اسماعیلؑ تیس برس کے ہوئے ابراہیمؑ شام سے حجاز مین آئے اور بحکم باری بنا کعبہ کی بنا ڈالی دونون باپ بیٹے نے ملکر بیت الحرام بنالیا اور اوسکو ابراہیمؑ نے خلوت عبادت اسماعیلؑ کا مقرر کیا اور جیسا کہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا تہا اسکو لوگون کا حج گاہ معین کرکے شام کیطرف واپس آئے مقام مین ابراہیم کا انتقال ہوا جیسا کہ ماسبق مین بیان کیا گیا اسماعیل علیہ السلام عمالقہ اور جرہم اور اہل یمن کیطرف مبعوث ہوئے بعضے اون مین سے ایمان لائے اور بعضے اوسی حالت کفر مین مبتلا رہے تا آنکہ ایک سو تیس[۱۳۰] برس کی عمر مین آپکا بہی انتقال ہوگیا اور اپنی مان ہاجرہ کے قریب مقام حجر مین مدفون ہوئے آپ کے بعد حسب وصیت آپ کے قیذار[۱] بن اسماعیل (علیہ السلام) بیت اللہ کے متولی ہوئے

[۱] قیذار کے معنی ہین "مالک شتران" یہہ اسوجہ سے کہ یہہ اپنے باپ اسماعیلؑ کے اونٹون کے مالک تہے اور بعضون نے اسکے معنی بادشاہ کے بتلائے ہین۔

لیکن قرابت قریبہ ہونے کی وجہ سے حرث بن مضاض یا خود ہی مضاض بن عمرو بن سعد بن رقیب بن ہن ابن نبت بن جرہم نے بیت اللہ کی تولیت اپنے قبضہ میں لیلیا اور بنو اسماعیلؑ نے ارض حرم ہونے کے سبب سے یا بوجہ عزیزداری کے کچھہ دم نہ مارا

بنو خزاعہ کی تولیت

بعد چندے بنو جرہم نے ارض حرم کا پاس نہ کیا بیت اللہ کی ہتک حرمت کرنے لگے آپس میں آئے دن لڑنے لگے یہہ زمانہ وہ تہا جبکہ بنو حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر مزیقیا یمن سے جلاء وطن ہو کر نکلے تہے ان لوگون نے مکہ میں پہونچکر بنو جرہم کے ساتہہ رہنے کا قصد کیا بنو جرہم نے بنو حارثہ کو قیام سے روکا دونون قبیلون مین اسی امر پر لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بنو جرہم مغلوب اور بنو حارثہ غالب ہوئے انہون نے ان کو مکہ سے نکالدیا اور بیت اللہ کا متولی بنو خزاعہ (جو انہین کے قبیلہ سے تہا) کو مقرر کیا ابن اسحاق کہتا ہے کہ بنو جرہم کو تنہا خزاعہ نے نہین نکالا بلکہ بنو بکر بن عبد مناة بن کنانہ اور بنو غبشان بن عبد عمرو بن لوی بن ملکان بن افصی بن حارثہ اور خزاعہ نے مجتمع ہو کر بنو جرہم سے لڑائی چہیڑی چونکہ بنو جرہم کا آفتاب اقبال اون کی بداعمالی کیوجہ سے لب بام آگیا تہا بنو کنانہ اور بنو حارثہ اور خزاعہ کو بنو جرہم پر فتح حاصل ہوئی انہون نے بنو جرہم کے سردار عمرو یا عامر بن الحرث بن مضاض اصغر کو معہ بنو جرہم کے مکہ سے نکال دیا چنانچہ عمرو بن الحرث حجر اسود اور جمیع اموال کعبہ کو چاہ زمزم مین ڈالکر یمن کو معہ اپنے قبایل کے چلا گیا عمرو بن الحرث کو مکہ کی مفارقت اور کعبہ کی تولیت چہوٹنے کا سخت صدمہ ہوا لیکن اس سے کیا حاصل تہا۔ زہیر کا یہہ بیان ہے کہ جنہون اولاد اسماعیلؑ سے جرہم کو مکہ سے نکالا ہے وہ ایاد بن نزار ہے بعد اس کے ایاد و مضر مین مناقشہ پیدا ہو گیا مضر نے ایاد کو نکال باہر کیا اور ایاد جسوقت مکہ سے نکلنے لگے تو اونہون نے حجر اسود کو اوکہاڑ کر بیت اللہ کے کسی مقام مین دفن کر دیا یہہ واقعہ بنو خزاعہ کی

ایک عورت دیکھہ رہی تھی اوس نے اپنی قوم کو اس سے آگاہ کردیا جسوقت بنو مضر نے حجر اسود کی جستجو شروع کی اسوقت بنو خزاعہ نے حجر اسود کا پتہ اس شرط سے بتایا کہ وہ ان کو بیت اللہ کا متولی بنائیں چنانچہ اس بناپر بنو خزاعہ کو بیت اللہ کی تولیت ملی اور وہی اس کے متولی رہے تاآنکہ ابو غبشان نے قصی بن کلاب کے ہاتھہ فروخت کیا علاوہ تولیت کعبہ کے کہ وہ بنو خزاعہ کے قبضہ مین تھی باقی یہہ تین امور کے مالک بنو مضر تھے (۱) یوم عرفہ لوگون کو اجازت دینا یہہ کام بنو غوث بن مرہ کے سپرد تھا۔ (۲) منا مین جو لوگ یوم النحر کے صبح کو جمع ہوتے تھے اون کو کہلانا پلانا یہہ کام بنو زید بن عدی کے متعلق تھا (۳) نسئ شہور حرام اس کام کے منصرم بنو مالک بن کنانہ تھے ابن اسحاق کہتا ہے کہ اسی حالت پر بنو خزاعہ اور بنو کنانہ نے ایکمدت تک بسر کی اس اثنا مین بطون کنانہ کی کثرت ہوئی مختلف اور متعدد قبیلے اس سے منفرع و متشعب ہوئے بنو مضر مین شرافت و عظمت بنو کنانہ کو اور بنو کنانہ مین عزت و جلالت قریش کو اور قریش مین سطوت و ثروت بنو لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر کو حاصل تھی انکا سردار قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی ہے اسکو اباً عن جدٍ عزت بہی حاصل تھی اور لوگ کثرت سے اسکے قرابت دار بہی تھے لیکن جسوقت اسکا باپ کلاب اس دار فنا سے راہی ملک بقا ہوا تھا اسوقت اس نے آغوش مادر سے فرش زمین پر قدم تمام نرکھا تھا رضاعت کی حالت مین تھا اسکی ماں فاطمہؓ بنت سعد بن یاسل بن خثعمہ اسدی نے بعد بیوگی ربیعہ بن حزام بن عذرہ سے عقد کرکے اپنے بڑے لڑکے زہرہ کو (جو کہ بالغ تھا) مکہ مین چھوڑکر مع اپنے بچہ شیر خوار قصی کے بلاد عذرہ کیطرف چلی گئی جب قصی جوان ہوا اور اسکو اپنے نسب و اباو اجداد کی کیفیت سے آگاہی ہوئی تو وہ اپنی قوم کیطرف مکہ مین چلا آیا اسوقت بیت اللہ کی تولیت حلیل ابن حبشیہ بن سلول

بن کعب بن عمرو خزاعی کے قبضہ مین ہتی قصی نے اسکی لڑکی حبی سے عقد کرلیا جس کے بطن سے عبدالدار۔ عبد مناف۔ عبد العزے۔ عبد قصی چار لڑکے پیدا ہوئے۔

قریش کی تولیت

بعد چندے جب قصی کو ایک گونہ ثروت حاصل ہوگئی اور ایک قابل اطمینان حالت مین اوس نے اپنے کو دیکہہ لیا اور اس اثنا مین حلیل مرگیا تو اس نے اپنے کو بنوخزاعہ اور بنوبکر سے تولیت کعبہ کا زیادہ مستحق سمجہکر قریش کو جمع کرلیا اور اپنے بہائی اخیافی زراح بن ربیعہ کو اپنے امداد کے لئے بلا لیا جب یہہ کل قبایل مجتمع ہوگئے تو قصی نے بنوخزاعہ سے کعبہ کی تولیت چہین لی بعضے کہتے ہین کہ حلیل نے بوقت انتقال تولیت کعبہ کی وصیت قصی کے حق مین کی ہتی سہیلی کہتا ہے کہ ابن اسحاق کے سوا اور مورخین کا یہہ بیان ہے کہ حلیل نے اپنے عالم ضعیفی مین مفتاح کعبہ اپنی لڑکی حبی کو دیدیا ہتا وہی کعبہ کو کہولتی اور بند کرتی ہتی اور گاہے گاہے حبی کے ہاتہہ سے قصی مفتاح کعبہ لے لیتا ہتا پس جب حلیل کے مرنے کا زمانہ قریب آیا تو اوس نے تولیت کعبہ کی وصیت بحق قصی کی لیکن بعد انتقال حلیل بنوخزاعہ نے اس وصیت سے انکار کیا اسوجہ سے بنوخزاعہ اور قصی مین لڑائی ہوئی قصی نے اپنے بہائی اخیافی زراح کو اپنی امداد کے لئے بُلا بہیجا بنوکنانہ کو جمع کرکے بنوخزاعہ سے لڑا بنوخزاعہ کو ان کی شامت اعمال سے شکست ہوئی اور کعبہ کی تولیت قصی کے قبضہ مین آگئی۔ طبری کہتا ہے کہ جس وقت حلیل ضعیف ہوا اور وہ کلید کعبہ اپنی لڑکی حبی کو دینے لگا تو اوس نے عورت ہونے کے وجہ سے کلید کعبہ لینے سے عذر کیا اور یہہ کہا کہ کلید کعبہ کسی ایسے شخص کے سپرد کردو جو تمہارا قایم مقام ہو پس حلیل نے کلید کعبہ ابوغبشان سلیمان بن عمرو بن لوی بن ملکان بن قصی کو دیدیا بیان کیا جاتا ہے کہ ابوغبشان۔ حلیل کا بیٹا ہے بہرکیف اسی ابوغبشان نے

ایک زق[۱] خمر کے عوض کلید کعبہ قصی کے ہاتہہ فروخت کرڈالا۔ القصہ جب موسم
حج آیا اور قصی نے تنہا کعبہ کی تولیت پر تصرف کرنا چاہا اور اسکی امداد کو بنو عذرہ
(اس کے اخیافی بہائی) آگئے اور اطراف وجوانب سے قریش (بنو کنانہ) جمع
ہوگئے اسوقت خزاعہ اور بنو بکر کو یہہ معلوم ہوا کہ قصی انکو تولیت کعبہ و انصرام
امور حج سے مانع ہوگا جیسا کہ بنو سعد کو رمی حجارہ اور اجازت حج سے روکدیا تہا
پس یہہ خیال کرکے بنو خزاعہ اور بنو بکر قصی سے آمادہ بجنگ ہوگئے دونون
فریقون مین کثرت سے کشت وخون ہوا آخر الامر یہہ امر ثالثی پر منحصر کیا گیا
یعمر ابن عوف بن کعب بن عمرو بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن
کنانہ فریقین کی رضامندی سے منحصر علیہ مقرر ہوا یعمر ابن عوف نے قصی کو
کعبہ کا متولی قرار دیا پس اسیوقت سے قصی کعبہ کا متولی ہوا اور قریش کو
اطراف وجوانب سے مجتمع کرکے ہر قبیلہ اور ہر بطن کو اوس سرزمین مخصوص
مین ٹھہرایا جہان پر کہ وہ عہد اسلام مین پائے گئے۔

قصی۔ بنو لوی بن غالب سے پہلا وہ شخص ہے جسکی اطاعت اس کی
کل قوم نے کی اور وہی لوا و حرب کا مالک اور کعبہ کا متولی ہوا قریش کل
کام اسکی رائے سے کرتے تہے ہر چہوٹے بڑے کام مین اس سے مشورہ لیتے تہے
چنانچہ اسی غرض کے لئے کعبہ کے سامنے ایک مکان بنوایا اور اسکا نام دار الندوہ رکہا

[۱] الزق اسم عام للظرف فان کان فیہ لبن فہو وطب ان کان فیہ سمن فہو نحی وان کان فیہ
عسل فہو عکۃ وان کان فیہ ماء فہو شکوۃ وان کان فیہ زیت فہو حمیت ترجمہ زق عام طور سے
ہر برتن کو کہتے ہین پس اگر اسمین دودہ ہو تو وہ وطب ہے اور اگر اس مین روغن ہو تو وہ
نحی ہے اور اگر اسمین شہد ہے تو وہ عکہ ہے اور اگر اسمین پانی ہے تو وہ شکوہ کہلاتا ہے اور
اگر اسمین زیت ہے تو وہ حمیت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

اسکا دروازہ مسجد حرام کے طرف تہا قریش اس مین جمع ہوتے اور یہین بیٹہہ کر مشورہ کرتے تہے پہر اس کے بعد قصی نے اس خیال سے کہ حجاج - خدا کے مہمان اور اس کے گہر کے زایرہین ان کے کہانے اور پینے کا انتظام کیا اور اس مصارف کے لیے قریش پر سالانہ خراج مقرر کیا جسکو وہ بخوشی خاطر ادا کرتے تہے یہی امور ایسے تہے جن سے قریش کا اعزاز اور قبایل بنو عدنان سے بڑہ گیا اور قصی حجاورت وسقایہ ورفادہ وندوہ ولوا، حرب کا متولی اور مالک ہوگیا جب یہہ ضعیف ہوا اور یہہ اپنے فرایض منصبی کے ادا کرنے سے مجبور نظر آیا تو اس نے اپنے لڑکے عبد الدار کو کل اون امور مین جنکو وہ خود کر رہا تہا بجائے اپنے مقرر کیا اسوجہ سے کہ عبد مناف کی عزت وعظمت اوس کے حالت حیات ہی مین قریش کرنے لگے تھے -

بنو عبد مناف کی سرداری

قصی کے بعد عبد الدار کعبہ کا متولی ہوا بعد اس کے اسکا لڑکا بجائے اس کے مامور ہوا اور ایک زمانہ تک اس حالت رہی تا آنکہ بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے کعبہ کی تولیت وغیرہ چہین لینے کا قصد کیا اور اسی بنا پر فریقین مین نزاع پیدا ہوگئی اسوقت قبیلہ قریش کے یہہ بارہ بطون مکہ مین موجود تہے - بنو الحرث بن فہر - بنو محارب بن فہر - بنو عامر بن لوی - بنو عدی بن کعب - بنو سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب - بنو جمح بن عمرو بن ہصیص - بنو تیم بن مرہ - بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ - بنو زہرہ ابن کلاب - بنو اسد بن عبد العزی بن قصی - بنو عبد الدار - بنو عبد مناف - پس بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے بقصد انتزاع حکومت مکہ اپنے ہوا خواہون کو جمع کیا اور اس اہم کام انصرام کو عبد شمس - عبد مناف کا بڑا لڑکا منتخب کیا گیا - بنو اسد بن عبد العزی - اور بنو زہرہ بن کلاب اور بنو تیم اور بنو الحرث نے عبد شمس کی شرکت اختیار کی اور بنو عامر و بنو محارب نے فریقین سے کچہہ تعلق نرکہا باقی بطون قریش یعنی بنو سہم - بنو جمح -

بنوعدی۔ بنومخزوم بنوعبدالدار کے ہمراہ ہوئے فریقین معہ اپنے ہمراہیون اور احلاف کے میدان مین نکلے مرنے اور مارنے پر مستعد ہو گئے ایکدوسرے پر آوازے کسنے لگے۔ بنوعبدالدار بنواسد کے مقابلہ پر آئے اور بنوجمح بنوزہرہ سے مڈبھیر ہوئی اور بنومخزوم نے بنوتیم سے صف آرائی کی اور بنوعدی بنوحرث کے مقابلہ پر تلے پھر فریقین کچھ سوچ سمجھکر مصالحت پر آمادہ ہوئے چنانچہ بعد دوکد فریقین اس امر پر راضی ہو گئے کہ بنوعبدمناف سقایہ اور رفادہ کے متولی رہین اور بنوعبدالدار حجاورت اور لواء حرب کے مالک ہون۔

ہاشم کی حکومت

چونکہ عبدشمس کا تجارت کیوجہ سے مکہ مین کم قیام رہتا تھا اکثراوقات شام کیطرف چلاجاتا تھا اسوجہ سے بنوعبدمناف کی سرداری اور سقایہ و رفادہ کا اہتمام ہاشم ابن عبدمناف کے سپرد کیا گیا ہاشم نے حاجیون کے کھانا کھلانے اور اون کے وفود کی تعظیم و اکرام مین بہت بڑی سرگرمی ظاہر کی لوگون کا یہہ خیال ہے کہ سب سے پہلے ہاشم ہی نے ثرید[1] کو ایجاد کیا اور اکثر یہہ حجاج کو ثرید ہی کھلایا کرتے تھے ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ ابتدائً ہاشم ہی نے ایام سرما و گرما مین قیام و سفر کا طریقہ عرب کے لئے اختیار کیا تھا میرے نزدیک یہہ روایت صحیح نہین ہے کیونکہ فصلین مین عرب کا ہر گروہ رحلتین کا عادی تھا اسوجہ سے کہ انکی ضروریات اور اونٹون کے چرانے کی حاجتین انکو رحلتین پر فصلین مین مجبور کرتی تھین واقعی امر یہہ ہے کہ جس گروہ کی معاشرت اونٹون اور دنبون پر موقوف ہو وہ خواہ مخواہ فصل سرما مین بوجہ ان کے تولید کے چٹیل میدانون کیطرف نکل جائیگا اور موسم گرما مین ٹھنڈی ہواؤن اور حبوب کی تلاش مین ٹیلون اور پہاڑونکی

---

[1] ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین جو پہلے خمیر کرکے روٹی پکائی جائے بعد ازان آب گوشت مین تر کر دی جائے اس طرح پر کہ کوئی جزء نمانا دوسکا نہ رہ جائے۔

جو ٹیون پر جاکر مقیم ہوگا نظر برین طبایع عرب کی تکوین اور تخلیق اسیطرح پر ہوئی ہے یہی معنی عرو بیتہ کے ہین اور یہہ امر اُن کے شعار و خصایص مین داخل ہے۔ الغرض بعد چندے ہاشم کا مقام غزہ (ارض شام) مین انتقال ہوگیا اُسوقت اگرچہ عبدالمطلب کی عمر کم ہتی اور وہ یثرب (مدینہ منورہ) مین رہتے تہے لیکن یہی اپنے باپ کے قایم مقام مقرر کیئے گئے۔

عبدالمطلب کا اصلی نام

عبدالمطلب کا اصلی نام شیبہ تہا۔ انکی ماں سلمٰی بنو عدی (نجار) سے تہین یہہ اپنے ماں کے پاس مدینہ مین رہتے تہے جسوقت ہاشم کا انتقال ہوگیا تو ان کے بہائی مطلب اپنے بہتیجے کے لینے کو مدینہ گئے اور وہان سے اونٹ پر اپنے پیچہے سوار کرکے لائے شیبہ کے کپڑے میلے کچیلے گرد آلود تہے چہرہ سے یتیمی برس رہی تہی اثناء راہ مین جو کوئی مطلب سے پوچہتا تہا یہہ صاف کہہ دیتا تہا هذا عبدی (یہہ میرا غلام ہے) اسیوجہ سے قریش نے بہی ان کو عبدالمطلب کہنا شروع کردیا اور یہی نام مشہور ہوگیا جب تک عبدالمطلب کی کم سنی رہی اسوقت تک مطلب سقایہ اور رفادہ کا اہتمام کرتے رہے جب انکا سن شعور آگیا اور مطلب کا مقام ردمان (یمن) مین انتقال ہوگیا تو بنو ہاشم کی سرداری عبدالمطلب کے قبضہ مین آئی اور وہی حجاج کو مکہ مین ٹہراتے اور انکو نہایت عمدگی سے کہانا کہلاتے تہے ملوک یمن حمیری سے ان کے مراسم و اتحاد تہے جسوقت ابرہہ مکہ پر چڑہ آیا تہا اوسوقت یہہ اوس کے پاس گئے تہے جسکو ہم اس سے پیشتر بیان کرچکے ہین اور یہہ بہی ابن ذی یزن کو مبارکبادی دینے گئے تہے جبکہ اسکو بمقابلہ حبشہ فتح نصیب ہوئی تہی پہر جب عبدالمطلب نے چاہ زمزم کہودنے کا قصد کیا تو قریش نے مخالفت کی

اور یہہ مخالفت اسدرجہ بڑہی کہ عبدالمطلب نے یہہ نذر کرلیا کہ اگر میرے دس
لڑکے ہون گے اور یہہ اسوقت بہی مخالفت کرین گے تو ایک لڑکے کو اللہ تعالیٰ
کے تقرب کے غرض سے قربان کرڈالون گا پس جب ان کے دس لڑکے ہوگئے
تو انہون نے بخیال ایفاء نذر ہبل (بت) کے جاکر قرعہ ڈالا اتفاق سے وہ
قرعہ عبداللہ (پدر نبی صلعم) کے نام پر نکلا عبدالمطلب خود بہی اسیقدر متحیر
ہوئے اور ان کی قوم نے بہی عبداللہ کے قربان کرنے سے روکا مغیرہ بن عبداللہ
بن مخزوم نے کہا کہ کاہنون سے دریافت کرو جو وہ کہین اسپر عمل کرو عبدالمطلب
نے مجبور ہوکر ایک کاہنہ عورت سے استفسار کیا اوس نے عبدالمطلب کو یہہ
تدبیر بتائی کہ دس اونٹون پر بمقابلہ عبداللہ کے قرعہ ڈالو پس اگر اونٹون پر
قرعہ آگیا تو بہتر ورنہ دس دس بڑہاتے جاؤ تا آنکہ اونٹون پر قرعہ آئے جو
تعداد قرعہ مین نکلے وہی عبداللہ کا فدیہ ہے اہنین کو ذبح کرنا چنانچہ عبدالمطلب
نے ایسا ہی کیا رفتہ رفتہ اونٹون کی تعداد سو تک پہونچگئی اوسوقت قرعہ
اونٹون پر نکلا اور عبدالمطلب نے انکو بنظر تقرب الی اللہ ذبح کیا اسی وجہ سے
آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے انا ابن الذبیحین (مین بیٹا ہون دو ذبیحون کا)
یعنی عبداللہ (پدر نبی صلعم) اور اسماعیل (علیہ السلام) (جد نبی صلعم) یہہ دونون
اللہ تعالیٰ کے لیے قربانی کیلئے منتخب ہوئے پہر انکا فدیہ اونٹون اور دُنبے
کے ذبح کرنے سے ادا کیا گیا۔

بعد اس کے عبدالمطلب نے اپنے لڑکے عبداللہ کا عقد بی بی آمنہ بنت وہب
بن عبدمناف بن زہرہ کے ساتہہ کردیا آپ اون سے حاملہ ہوئین اس اثناء
مین عبدالمطلب نے عبداللہ کو کسی طرف کہجورون کے خریدنے کو بہیجدیا اور وہین
ان کا انتقال ہوگیا۔ طبری بروایت واقدی تحریر کرتا ہے کہ عبداللہ ایک

قبیلہ قریش کے ساتہہ شام سے واپس ہو کر مدینہ مین آئے اور وہین اتفاق وقت
سے بیمار ہو کر انتقال کر گئے عبد المطلب کو اس واقعہ جانکاہ سے سخت رنج ہوا
لیکن یہہ رنج بہت جلد آنحضرت (صلعم) کے پیدا ہونے سے خوشی وخورمی سے
بدل گیا۔ جل جلالہ جبکی تشریف آوری کا ایک عالم مین شور رہتا جس نے ایک زمانہ
سے کفر کی ظلمت مٹا دی جس کے نور کرامت ظہور نے بت پرستی والحاد کو جزیرہ
نمائے عرب سے دور کر کے نور توحید سے اسکو معمور کیا جسکی ذات بابرکات سے قبایل
مضر اور جمیع عرب کو عزت وعظمت حاصل ہوئی وہی دعا خلیل اور نوید مسیح
(یعنی محمد[۱]) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تہے ذالک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء۔

عبد المطلب کی عمر بوقت انتقال ایک سو چالیس برس کی تہی سہیلی کہتا ہے
کہ چاہ زمزم کے کہودنے کے زمانہ مین عبد المطلب نے سونے کے دو ہرن
اور چند تلوارین چاہ زمزم سے نکلوایا جنکو ساسان بادشاہ فارس نے بطور
ہدیہ کعبہ کو بہیجا تہا اور انکو حرث بن مضاض نے جسوقت مکہ سے نکلکر
جارہے تہے چاہ زمزم ڈالدیا تہا عبد المطلب نے ہرنون کو توڑ واکر کعبہ کا حلیہ
اور تلوارون کو توڑ پہوڑ کر لوہے کا دروازہ بنوا دیا پس عبد المطلب ہی نے

---

[۱] بروایت یہود چار ہزار چار سو چالیس برس بعد ہبوط آدمؑ آنحضرت صلعم پیدا ہوئے اور ترسیونکا
یہہ خیال ہے کہ پانچہزار نوسو بہتر برس بعد ہبوط آدمؑ آنحضرت صلعم کا زمانہ ہوا اور عبد اللہ
ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ زمانہ ہبوط آدمؑ سے زمانہ بعثت نبی صلعم تک سات ہزار تین سو برس
ہوتے ہین اور زمانہ عیسیٰ ابن مریمؑ سے زمانہ آنحضرت تک چار سو چونتیس برس کی مدت
گذری ہے اس اثناء مین کوئی نبی مبعوث نہین ہوا اسیکو زمانۂ فترت
کہتے ہین واللہ اعلم۔

سب سے پہلے کعبہ کا حلیہ اور اوسکا لوہے کا دروازہ بنوایا تہا اور بعض کہتے ہین پہلے
جس نے کعبہ کا غلاف بنوایا اور اوس مین دروازہ لگوایا وہ تبع حمیری ہے
تا آنکہ عبد المطلب نے یہہ زر دروازے بنوائے بعد اسکے عبد المطلب نے
چاہ زمزم کے قریب ایک چہوٹا سا حوض بنوا دیا جسکی وجہ سے لوگون کو پانی
پینے اور لینے مین آسانی ہوتی تہی قریش نے ازراہ حسد اسکو خراب کرنا شروع
کر دیا لیکن بعد چندے قدرتی طور سے وہ خود اس فعل قبیح سے باز رہے ابن
اسحاق تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے بیت اللہ پر دیبا کا غلاف حجاج نے چڑہایا ہے
اور زبیر بن بکار کا یہہ بیان ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے یہہ پوشش کعبہ کی بنوائی
تہی اور ایک گروہ مورخین کا تحریر کرتا ہے کہ از انجملہ دارقطنی بہی ہے کہ چونکہ
عباس کم سنی مین گم ہوگئے تہے اسوجہ سے نتیلہ بنت جناب مادر عباس بن
عبد المطلب نے نذر کی تہی کہ اگر عباس ملجائینگے تو کعبہ پر غلاف دیبا کا چڑہاونگی
چنانچہ جب وہ ملگئے تو نتیلہ نے ایفار نذر کیا۔ واللہ اعلم۔
قریش کے حالات یہی تہے انکی حکومت مکہ مین تہی بنو ثقیف ان کے
ہمسایہ طایف مین رہتے تہے اعزاز و شرف کے لئے آپس مین ان دونون کے
جہگڑا ہوا کرتا تہا یہہ قبایل ہوازن مین سب سے زیادہ اور قوی تہے کیونکہ قسی بن منبہ بن
بکر بن ہوازن کو ثقیف کے نام سے یاد کرتے ہین ان سے پہلے طائف مین بنو عدوان کا زور و شور تہا
جسمین حکم عرب عامر بن الظرب بن عمرو بن عباد بن یشکر بن بکر بن عدوان تہا اسی قبیلہ کی کثرت نفوس
اسدرجہ بڑہ گئی تہی کہ یہہ لوگ تعداد مین ستر ہزار ہوگئے تہے بعد چندے آپسمین لڑ جہگڑ کر تباہ و ہلاک
ہوگئے معدودے چند جو باقی رہگئے تہے انپر ثقیف مسلط ہوگئے اور انکو طایف سے نکالکر خود اسکے مالک
بنگئے تا آنکہ انہون نے اسلام کو اسی حالت پر پایا و اللہ وارث الارض و من علیہا و ہو خیر الوارثین
والبقاء للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔ فقط

مترجم - علی العموم عرب جاہلیت کی کل قومین نہایت سادہ مزاج تہین ان کا
طریقہ معاشرت بیحد سادہ اور بے تکلف تہا ایک گروہ اُنکا وہ تہا جو پانی اور چراگاہ
کی جستجو مین پہرا کرتا تہا خیمون مین رہنا دشت بدشت کوہ بکوہ پہرنا اونکا کام تہا اُنکی
معاشرت ایک چرواہے کی حیثیت سے کچہہ بہی زیادہ نہ تہی اور دوسرا گروہ
انکا جو بہ نسبت اُنکے تمدّن پسند تہا وہ اپنے خیمون کو باقاعدہ ترتیب و انتظام
سے دیہات اور دیہات سے قصبات اور قصبات سے شہر بنالیتا تہا - اُنکا
وقت کاشتکاری اور تجارت مین صرف ہوتا تہا انکی زندگانی کسیقدر
مہذب طریقہ سے بسر ہوتی تہی لیکن ان دونون گروہون کا قومی اور
رواجی چال چلن ایک سا تہا - کہانے پینے مین کفایت شعاری تہوڑی سی
آمدنی پر قناعت اور معتدل النوم ہونا - علی الصباح اوٹہنا - فیاضی
مہمان نوازی اعلی درجہ کی صفت اور قومی خاصہ شمار کیا جاتا تہا جو شخص
ان کاموں کے کرنے مین غفلت یا کوتاہی کرتا تہا اُسکو لوگ دل سے بُرا
جانتے اور مذموم سمجہتے تہے - ہمسایہ کے حال پر مہربانی اور اسکی خبرگیری -
مکان اور خاندان و مال کی نگرانی - قیدیون کو چہوڑانا - محتاجون بیکسونکی
مدد کرنا اوصاف حمیدہ و خصایل پسندیدہ مین شامل تہا ہر عرب کو اپنی
عزت اور وعدہ کا خیال ایسا ہی ضروری تہا جیسا کہ مذکورہ بالا اوصاف
ضروری سمجہے جاتے تہے - بالون کو مشک سے معطر کرنا خوشبودار چمڑونکی
جوتیان پہننی شان امارت مین داخل تہا - فصاحت و بلاغت - لطافت
و ظرافت دایرہ کمال کے تکمیل کے لئے ضروری تہین - شعروشاعری کا بہت
چرچا تہا - گہوڑے کی سواری - بہیڑیا کا شکار کرنا بہادری جوانمردی کا عمدہ ترین
ثبوت تہا - ایک مٹہی ریت کے سونگہہ لینے سے ریگستان کے طول و عرض کا

اندازہ کرلیتے تھے جہان اُن مین یہہ خوبیان تھین اوسکے ساتھہ اُنمین جہالت بھی کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تھی۔ ہر شخص کے مرنے کے بعد اوس کے قبر پر اوس کے اونٹ کو بے آب و دانہ باندہ دیتے تھے تا آنکہ وہ مرجاتا تھا میت کا سوگ ایک برس تک رکھتے تھے عورتین کسی جانور کا دودہ نہین دوہتی تھین۔ مردہ جانورونکا گوشت عمدہ اور لذیذ ترین غذا سے تھا۔ اونٹنی۔ بہیڑ۔ بکری دس بچہ جن چکے بعد چہوڑ دی جاتی تہی اور اور جب وہ مرجاتی تو اسکا گوشت نہایت شوق سے صرف مرد کہایا کرتے تھے الغرض اسی قسم کی قبیح رسمین اور عادتین ان نیم وحشی لیکن عالی دماغ اور آزاد منش قوم مین بہت سی رواج پذیر ہوگئی تھین جنکے دور کرنے اور نور توحید پہیلانے کے لئے اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلعم کو اپنا خاص برگزیدہ رسول کرکے بہیجا ربِ صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

تمت

تم الجزء الثانی من ترجمۃ تاریخ ابن خلدون ویلیہ الجزء الثالث انشاء اللہ تعالے واولہ اخبار النبوۃ والہجرۃ والغزواۃ۔

فہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدونؒ

کتاب ثانی جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

قبل اسکے معتبر و مستند تاریخ کتاب العبر و دیوان المبتدا و الخبر فی ایام العرب و العجم والبربر و من عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر تالیف الشیخ الامام علامۂ عبد الرحمن ابن خلدون مغربی (رحمۃ اللہ علیہ) کے ترجمہ کی دو جلدین شایع ہو چکی ہین اور یہہ کتاب مذکور کے ترجمہ کی تیسری جلد ہے جسمین حالات و مذاہب عرب قبل از اسلام اور آنحضرت (صلعم) کی ولادت و تربیت و نبوت و معراج و ہجرت بالترتیب سنہ وار غزوات کے تفصیلی حالات تا خلافت سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) مندرج ہین اگرچہ علامہ مورخ نے اسلامی تاریخ کو بھی اور واقعات کیطرح کسیقدر اختصار کے ساتھہ لکھا ہے لیکن مین نے اونکو بغرض انبساط قدر دانان فن تاریخ نہایت بسط و تفصیل سے تحریر کیا ہے جسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۸۲ صفحات کا ترجمہ ۳۵۲ صفحون مین کیا گیا ہے۔ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد تالیف ابن قیم جوزی دمشقی، سیرۃ ابن ہشام، کامل ابن اثیر، ابو الفداء، فتوح البلدان وغیرہا سے مین نے اکثر مقامات پر مدد لیا ہے۔

مین اس ترجمہ کو کسی رئیس یا امیر کیخدمت مین بنظر صلہ یا بخیال خوشامد نہین پیش کرتا بلکہ نہایت ادب سے اپنے ذیعلم و قدردانان فن تاریخ کے روبرو پیش کرکے امید رکھتا ہون کہ محتشم الیہم میری حوصلہ افزائی کرینگے اور اللہ جلشانہ اسکو مقبولیت عامہ کا خلعت عنایت فرمائیگا۔ وہو حسبی و نعم الوکیل

ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ } { احمد حسین غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ
الہ آباد

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی۔ جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار ولادت و نبوت و ہجرت غزوات خلافت فتوحات

حالات عرب قبل از اسلام

ہرگاہ قریش کو مکہ مین ایک گونہ حکومت حاصل ہوگئی اور قبایل مضر اطراف وجوانب ممالک شام وعراق مین اور علاوہ ان کے حجاز مین بہی منتشر ومتفرق ہوکر بعضے اون مین سے بادیہ نشین و خانہ بدوش ہوگئے اور بعض اسباب عشرت اور سامان تمدن کے فراہمی مین مصروف ہوئے پس کبہی یہہ فارس و روم سے عراق وشام کے میدانون مین لڑتے نظر آتے تہے اور گاہے اپنے حدود کی حفاظت کی غرض سے اپنی قوم کو مجتمع کرکے اہل عراق وشام سے برسر مقابلہ دیکہائی دیتے تہے ان لڑائیون اور جدال وقتال مین کبہی یہہ مغلوب ہوکر خراج گذاری پر مجبور ہوجاتے تہے اور جب پہر کوئی موقع ہاتہہ آجاتا تہا تو خراج گزاری اور اطاعت شاہی سے منحرف ہوکر مخالفت کر بیٹہتے تہے الغرض ٹہنڈے کلیجہ نہ یہہ خود پانی پیتے تہے اور نہ پینے دیتے تہے ہمیشہ شاہان عراق وشام کو استیصال فساد و

اطفاء نایرہ فتنہ مین مصروف رہنا پڑتا تہا ان کل امور مین قبایل مضر ملوک
کندہ بنو حجر آکل المرار کیطرف رجوع کرتے تہے اوس زمانہ سے کہ تبع حسان نے انکو
اپنا گورنر مقرر کیا تہا جیسا کہ اس سے پیشتر ہم نے بیان کیا ہے۔

درحقیقت عرب مین کوئی خاص حکومت نہ تہی ہان آل منذر شاہان فارس
کیطرف سے حیرہ مین اور روم کیجانب سے شام مین آل جہینہ اور مضر و حجاز پر
بنو حجر آکل المرار حکمرانی کر رہے تہے قبایل مضر بلکہ کل عرب (بلا استثنا) کسی قوم کے
بت پرست ـ ملحد ـ قاطع الرحم ـ اللہ کے ذکر سے اعراض کرنے والے شگون
کے لینے والے ستارون اور پتہرون کے پوجنے والے تہے ـ گوہ ـ بچہو ـ سانپ
مُردہ جانورون کو کہاتے تہے ـ قحط و خشک سالی مین اونٹون کو زخمی کرکے
اُن کا خون پیا کرتے تہے عمدہ غذاؤن مین سے ان کے اونٹ کا گوشت تہا اور
بڑی عزت اونکی اس مین تہی کہ وہ ملوک آل منذر آل جہینہ بنو جعفر کے پاس وفود
ہوکر جاتے تہے تہوڑی تہوڑی باتون پر لڑ جانا اور ایک مدت تک اوس
لڑائی کا جاری و قایم رکہنا اون کے بائین ہاتہہ کا کہیل تہا قتل و غارت
رہزنی و غارت گری روزمرہ کی باتین تہین قمار بازی انکا ہر دلعزیز کہیل تہا
بدکاری سے نفرت نہ تہی شراب نوشی و عرقیات مُنشّی پینے کا ازحد شوق تہا
پس جب اللہ جل شانہ نے اس جاہل اَن پڑہ قوم کے ظہور و غلبہ کا حکم صادر
فرمایا اور اون کے ایام نحس کو اچہے دنون سے بدلنا چاہا اور اون مین بجائے
بت پرستی و الحاد کے توحید و اسلام پہیلانیکا قصد کیا تو اوس مقلب القلوب
فَعَّالٌ لِمَا یُرِیدُ نے اُنکو خیر و صلاح کیطرف مایل کردیا اون کے برے افعال کو
عمدہ عادات سے ذلت کو عزت سے شر کو خیر سے گمراہی کو ہدایت سے نافرمانی کو
اطاعت سے تنگی کو خوشحالی سے مسکنت و گدائی کو حکومت و سرداری سے

قطع رحم وعداوت کو صلہ رحم ومحبت سے بدل دیا سچ ہے جب اللہ تعالیٰ کسی کام کے
کرنے کا قصد کرتا ہے تو پہلے اوس کے اسباب مہیا کر دیتا ہے چنانچہ کیقدر اون مین
تمدنی حالت قبل از اسلام پیدا ہو چلی تھی اون مین خود داری کا مادہ پیدا ہو گیا تھا،
حق شناسی کیطرف مایل ہو چلے تھے عرب کو فارس کے مقابلہ مین واقعہ مشہورہ ذیقار
مین کامیابی حاصل ہو گئی تھی جسکی خبر آنحضرت صلعم نے اپنے اصحابؓ کو دی تھی اور
یہہ ارشاد فرمایا تھا "الیوم انتصفت العرب من العجم وبی نصروا"
حاجب بن زرارہ (قبیلہ بنو تمیم سے) کسرٰے فارس کے پاس وفد ہو کر گیا اور
اوس سے امداد کا خواستگار ہوا جب اوس نے حسب عادت قدیمہ یرغمان کو کہا
تو حاجب بن زرارہ نے از راہ نخوت وتکبر اپنے لڑکے کے استرہان سے اعراض کیا اور
اپنی قوس (کمان) اوسکو دیدیا انہین واقعات کے اثنا مین عرب اپنی عزت وعظمت
کے لئے لڑتے ہی جاتے تھے قریش کو ان سب باتون مین اور اقوام عرب سے ایک مسلم
فضیلت حاصل ہو گئی تھی صلاحیت اور خلق اللہ کی آسایش کا زیادہ خیال پیدا
ہو گیا تھا بنو ہاشم - بنو مطلب - بنو اسد بن عبد العزٰے - بنو زہرہ - بنو تمیم نے
مجتمع ہو کر باہم یہہ عہد واقرار کیا کہ مکہ مین جو مظلوم آئے خواہ اوس کے خاندان والون نے
یا کسی غیر نے ظلم کیا ہو اوسکی مدد کیجائے اور ظالم کے مخالف ہو کر مظلوم کو اچھا بدلہ
دلائین قریش نے اس حلف کو حلف فضول کے نام سے موسوم کیا پھر اس کے بعد
اون کے دلون مین دین کی تلاش کا شوق جاگزین ہوا اور بت پرستی والحاد سے
ایک گونہ نفرت ہو چلی تا آنکہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزٰے اور عثمان
بن الحویرث بن اسد اور زید بن عمرو بن نفیل عم عمر بن الخطابؓ (بنو عدی بن
کعب سے) اور عبید اللہ بن جحش (بنو اسد بن خزیمہ سے) ایک جلسہ مین مجتمع
ہوئے اور پتھرون اور بتون کی پرستش سے بیزاری ظاہر کر کے اقوام عرب کے

سمجہانے اور انکو دین ابراہیمی کے سکہلانے پر آمادہ ہوئے۔ اس جستجو و فکر مین ورقہ بن نوفل نہایت استقلال سے نصرانی ہوگیا اور اہل کتاب سے انکی کتابین پڑہین اور عبید اللہ بن جحش اپنے خیال پر قایم رہا تا آنکہ اسلام کا دور آیا اور یہہ بہی مسلمان ہوا حبشہ کیطرف ہجرت کی لیکن وہان جاکر نصرانی ہوگیا اور اوسی حالت مین مرگیا۔ عثمان بن الحویرث اتفاق وقت سے قیصر روم کے پاس گیا۔ نصرانی ہوا اسکی عزت و قدر کی گئی۔ زید بن عمرو کا یہہ حال ہوا کہ اس نے نہ تو کسی دین کو قبول کیا اور نہ یہود و نصارے کے کسی کتاب کی اتباع کی بت پرستی چہوڑ دی مردہ جانورون اور خون کو اپنے پر حرام کرلیا۔ قطع رحم اور خونریزی سے کنارہ کش ہوگیا جب کوئی اس سے کچہہ پوچہتا تہا تو یہہ کہتا تہا "أعبد رب إبراهيم" (یعنی ابراہیم کے خدا کی پرستش کرتا ہون) بتون کی برائیان بیان کرتا اور اپنی قوم کو نصیحت و ملامت کرتا تہا، جوش مین اکثر یہہ کہا اوٹہتا تہا اللهم لو أني أعلم أي الوجوه أحب إليك لعبدتك ولكني لا أعلم (اے خدا اگر مین اُس طریقہ کو جانتا جو تیرے نزدیک محبوب تر ہے تو مین اسی طریقہ سے پرستش کرتا لیکن یہہ کہ مین اس سے جاہل ہون)۔

اس کے بعد کاہنون اور منجمون نے قبل از نبوت یہہ کہنا شروع کیا کہ عنقریب عرب مین ایک نبی ہونیوالا ہے اور اُسکی حکومت بہت جلد ظاہر ہوا چاہتی ہے اسطرح اہل کتاب یہود و نصارے توریت و انجیل کی بشارتین دیکہہ دیکہہ کر آنحضرت کی نبوت کی خبر دینے لگے اور اللہ تعالی بہی اپنی نشانیان ظاہر کرنے لگا اصحاب فیل کا ہزیمت پانا اور اونکا ہلاک ہونا منجملہ ارہاصات نبوت تہا بعدازان حبشہ کی حکومت یمن سے سیف بن ذی یزن کے ہاتہون منقرض ہوگئی

اور سیف بن ذی یزن (یادگار ملوک تبابعہ) تخت حکومت یمن پر جانشین ہوا عبد المطلب
اور اکثر رؤساء مکہ وفد ہوکر سیف بن ذی یزن کو مبارکباد دینے کو آئے سیف
بن ذی یزن نے عرب مین نبی کے ظاہر ہونے کی خبر دی اور عبد المطلب کو بالخصوص
یہہ خوشخبری سنائی کہ وہ جلیل القدر نبی تمہاری اولاد سے ہوگا یہہ واقعہ سنکر اکثر
رؤساء عرب کو یہہ شبہہ پیدا ہوا کہ وہ عظیم الشان نبی اون مین سے ہوگا
چنانچہ بعض بعض شرفاء عرب اہل کتاب کے رہبان اور احبار کے پاس گئے اور دریافت کیا
مثلاً امیہ بن ابی الصلت ابوسفیان بن حرب کے ساتھہ شام کیطرف گیا تھا اور اس نے
(یہہ خیال کرکے کہ وہ نبی شاید مین ہی ہون) کسی رہبان سے دریافت کیا تھا یا
اسکو یہہ خیال گزرا ہو کہ عجب نہین نبوت بنو عبد مناف مین ہو لیکن اس کے خلاف امید
جواب دیا گیا انہین ایام مین رجم شیاطین بہی ہوا اور وہ زمانہ آگیا کہ اظہار نبوت سے
کفر کی ظلمت دور کیجائے۔

ادیان عرب قبل از اسلام

(مترجم) اسلام سے پہلے عرب جاہلیت کے حالات پر غور کرنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ مختلف مذاہب اور اعتقاد کے تہے بعضے اُن مین سے
بت پرست بعضے خدا پرست بعضے لامذہب اور بعضے صابئی بعضے یہودی بعضے
عیسائی تہے۔ بت پرستی عرب کے قدیم باشندون مین بہی پائی جاتی ہے عاد ثمود
جدیس۔ جرہم اولی۔ عملیق اول وغیرہم بتون کی پرستش کرتے تہے لیکن انکے تفصیلی
حالات بُعد زمانہ کے وجہ سے ہمکو نہین ملسکتے باقی رہے عرب عاربہ اور عرب مستعربہ
ان کے بت دو قسم کے تہے ایک ملائک اور ارواح اور غیر محسوس طاقتون سے
نسبت رکہتے تہے اور یہہ اونکو مؤنث خیال کرتے تہے اور دوسرے قسم کے وہ تہے
جو نامی اشخاص نے اپنے عمدہ کامون سے شہرت حاصل کرلی تہی یہہ گروہ باوجود بت پرستی
کے انکو معبود مطلق نہ جانتا تہا بلکہ انکا یہہ اعتقاد تہا کہ دنیاوی اختیارات ان کو کل

حامی ہین اور عقبیٰ کی نسبت انکا یہہ خیال تہا کہ وہ اصنام جن کی وہ پرستش
کرتے تہے خدا ے تعالیٰ سے ان کے گناہون کی معافی کرینگے ۔ وہ اصنام جنکی تمام
عرب جاہلیت پرستش کر رہا تہا انکی تفصیل یہہ ہے (۱) ہبل یہہ بہت بڑا بت تہا اور خانہ کعبہ پر
رکہا ہوا تہا (۲) ود یہہ بت قبیلہ بنو کلب کا معبود تہا۔ (۳) سواع ۔ قبیلہ بنو مذحج کا
یہہ بت تہا (۴) یغوث یہہ بت قبیلہ بنو مراد کا تہا (۵) یعوق کی پرستش بنو ہمدان
کرتے تہے (۶) نسر یمن کے قبیلہ بنو حمیر کا معبود تہا (۷) عزے قبیلہ بنو غطفان کا بت تہا
(۸) لات (۹) منات ان دونون بتون کی پرستش تمام عرب کرتا تہا (۱۰) دوار
یہہ نوجوان عورتون کا معبود تہا (۱۱) اساف یہہ کوہ صفا پر تہا (۱۲) نایلہ کوہ مروہ پر تہا
ان دونون بتون پر قربانیان کی جاتی تہین (۱۳) عبعب اسپر اونٹون کی قربانی
کیجاتی تہی (۱۴) کعبہ کے اندر حضرت ابراہیم کی تصویر تہی اور اونکے ہاتہہ مین
استخارہ کی تیر تہے جو ازلام کہلاتے تہے اور ایک بہیڑ کا بچہ ان کے قریب کہڑا تہا اور
حضرت اسماعیل کی سورت خانہ کعبہ مین رکہی ہوئی تہی (۱۵) حضرت مریم اور حضرت
عیسیٰ کی بہی تصویرین اور سورتین خانہ کعبہ مین موجود تہین ود اور یغوث اور یعوق
اور نسر ایام جاہلیت کے مشہور لوگون مین سے تہے جنکی تصویرین پتہرون پر منقش
کر کے بطور یادگار کعبہ کے اندر رکہہ دیا تہا پہر ایک مدت کے بعد انکو رتبہ معبودیت
دیکر انکی پرستش کرنے لگے ۔ خدا پرستی بہی کسیقدر عرب جاہلیت مین تہی اور یہہ
دو قسم پر تہے ایک تو ایک غیر معلوم اور پوشیدہ قدرت کو جسکو وہ اپنے وجود کا
خالق قرار دیتے اور مانتے تہے لیکن اور باقی خیالات ان کے لامذہبی کیطرف زیادہ
مایل تہے اور دوسرا گروہ خدا کو برحق جانتا تہا ۔ قیامت ۔ نجات ۔ حشر ۔ بقاے روح
اور اسکے جزا و سزا کا قایل تہا ۔ لامذہبی کا بہی ایک طرح زور و شور عرب جاہلیت مین
پایا جاتا ہے جو نہ تو بت پرست تہے اور نہ کسی کتاب اور الہامی مذہب کے پابند تہے

وہ خدا اور حشر کے منکر تھے ایسے ہی جزا اور سزا کے بھی قایل نہ تھے وہ دنیا کو ازلی ابدی قرار دیتے تھے - صابئی مذہب والے یہہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ہمارا الہامی مذہب ہے اور ہم حضرت شیث اور حضرت اخنوخ یعنی ادریس کے پیرو ہین ان کے یہان سات وقتون کی نمازین اور ایک قمری مہینہ کا روزہ تہا یہہ جنازہ کی نماز پڑہتے تے ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید انکا یہہ دعوی صحیح ہو لیکن یہہ عیب انمین آ گیا تہا کہ سبع سیارہ (ساتون ستارون) کی پرستش کرتے تہے بااین ہمہ خانہ کعبہ کی بڑی عظمت کرتے تہے - یہودی مذہب عرب مین پینتیسوین صدی دنیوی (مطابق پانچوین صدی قبل مسیح) ہنگامۂ بختنصر مین آیا بعد چند دنون کے یہودیون کو ایک گونہ اطمینان حاصل ہو گیا تو انہون نے اپنے مذہب کو پہیلانا شروع کر دیا تا آنکہ رفتہ رفتہ سنہ ۳۶۵ دنیوی مطابق سنہ ۳۵۴ قبل مسیح مین ذونواس حمیری بادشاہ یمن یہودی ہو گیا اور اس سے عرب مین یہودیت کو بہت بڑی ترقی ہوئی - تیسری صدی عیسوی مین عیسوی مذہب نے عرب مین دخل پایا جبکہ مشرقی کلیسا مین خرابیان اور بدعتین رفتہ رفتہ رواج پذیر ہو گئین تہین - عام مورخین کہتے ہین کہ یہہ زمانہ ذونواس کا تہا لیکن مین اس سے اتفاق نہین کرتا کیونکہ وہ تقریباً چہہ سو برس پیشتر گزر چکا تہا اس مذہب کا شیوع زیادہ نجران مین ہوا اور عرب مین اس نے کچہہ زیادہ رواج نہین پایا البتہ بنو ربیعہ و غسان اور بعض قضاعہ مین عیسائیت پہیلی ہوئی تہی علاوہ ان کے بنو تمیم مجوسی اور اکثر قریش زندقہ تہے واللہ اعلم - انتہی کلام المترجم -

ولادت جمہور مورخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ عبد اللہ ابن عبد المطلب کے انتقال کے چند مہینے بعد بارہوین ربیع الاول کو عام الفیل[1] کے پہلے برس (یعنی ابرہہ کی

[1] علماء تاریخ اس باب مین سخت اختلاف کرتے ہین کہ عام الفیل کس سنہ عیسوی مین - (باقی صفحہ ۸ مین)

چڑہائی کے پچپن روز بعد) سنہ ۴۰ جلوس کسرائے انوشیروان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے عبد المطلب بن ہاشم نے منجانب اللہ تعالی آپکی کفالت وپرورش کی قبیلہ سعد بنو ہوازن اور بنو نصر بن سعد مین آپ کا زمانہ رضاعت تمام ہوا حلیمہ بنت ابی ذؤیب عبد اللہ ابن الحرث بن شجنہ بن

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷) واقع ہوا تہا لیکن واقعات مابعد کے ملاحظہ سے محقق امر یہی قرار پاتا ہے کہ عام الفیل سنہ ۵۷۰ء سے مطابق ہے کیونکہ جمہور مورخین بیان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم سنہ ۶۲۲ء مین مکہ سے مدینہ کو نزول وحی سے تیرہوین برس ہجرت کی تہی اور وحی چالیس برس کے عمر مین نازل ہوئی تہی پس جب ان سنین کو ہم جمع کرینگے تو ترپن سال قمری ہوتے ہین اور جب بغرض تطبیق سال شمسی ان مین سے ایک برس قمری منہا کیا جائیگا تو باون برس باقی رہجاینگے اور پہر جب ان باون کو چہہ سو بائیس سے ہم نکال لینگے تو پانچسو ستر باقی رہجاتے ہین پس اس حساب سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی ولادت سنہ ۵۷۰ء مین ہوئی تہی اور اسی سنہ مین عام الفیل بہی ہوا تہا کیونکہ مورخین کا اس امر مین اتفاق ہے کہ آپ عام الفیل کے پہلے برس مین پیدا ہوئے تہے واللہ اعلم۔

[1] ابتدا بعد ولادت چند روز تک ثویبہ نے آنحضرت صلعم کو دودہ پلایا جو ابولہب بن عبد المطلب کی آزاد کی ہوئی لونڈی تہین آنحضرت صلعم کے چچا حمزہ کو بہی اسی ثویبہ نے دودہ پلایا تہا اس سبب سے حمزہ ومسروق ابن ثویبہ آنحضرت کے رضاعی بہائی تہے عبد المطلب نے آپ کا نام محمد رکہا اور بی بی آمنہ نے احمد کے نام سے موسوم کیا اسوجہ سے کہ بی بی آمنہ نے خواب مین ایک فرشتہ کو دیکہا تہا جسنے کہا تہا کہ آپ کا نام احمد رکہنا۔ ولادت کے ساتوین روز عبد المطلب نے قربانی کی اور تمام قبایل قریش کی دعوت کی اور آٹہوین روز حسب دستور شرفاء عرب دودہ پلانیکے غرض سے آپ کو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کر دیا وہ آپ کو اپنے گہر لیگئین ہر چہٹے مہینے آپ کو لاکر آپکی والدہ اور دیگر اقربا کو دکہا جاتی تہین جب آپ دو برس کے ہوے۔ (باقی صفحہ ۹ مین)

زماح بمن تا مترہ بن نصفہ بن قیس نے دودہ پلایا اور جب آنحضرت صلعم نے چوتہے برس مین قدم مبارک رکہا اور آپ اپنے رضاعی بہائیون کے ہمراہ بکریون کے چرانے کو گئے تہے دو فرشتون نے آکر آپ کا شکم مبارک چاک[۱] کرکے قلب کو نکالا اور اس سے ایک سیاہ نقطہ علیحدہ کرکے قلب کو اور آنتون کو برف سے دہویا جسوقت اس واقعہ کی اطلاع حلیمہ بنت ابی ذویب کو ہوئی تو وہ اس خوف سے کہ مبادا اور کوئی صدمہ یا واقعہ پیش نہ آئے آپ کو بی بی آمنہ کے پاس لائین اور واقعہ شق صدر سے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۸) تو آپ کا دودہ چہڑایا گیا لیکن بی بی آمنہ نے بخیال مخالفت آب وہوا آپ کو پہر حلیمہ سعدیہ کے سپرد کردیا چار برس کی عمر تک آپ اون کے پاس رہے اس اثناء مین حلیمہ سعدیہ ہر چہٹے مہینہ آپ کو آپ کی والدہ واقربا سے ملاجاتی تہین بعد اس کے بی بی آمنہ نے آپ کو اپنے پاس رکہہ لیا جب آپکی عمر چہہ برس کی ہوئی تو بی بی آمنہ آپکو لیکر مدینہ منورہ گئین واپسی کے وقت مقام ابوا مین بی بی آمنہ کا انتقال ہوگیا اور آنحضرت صلعم مکہ مین پہونچکر اپنے دادا عبدالمطلب کے سایۂ عاطفت مین پرورش پانے لگے۔

[۱] علماء سیر اس واقعہ کو شق صدر کے نام سے یاد کرتے ہین اسبابیہن بعض معتبر کتابون مین بہی روایتین نقل کی جاتی ہین لیکن وہ ایسی مختلف ہین کہ جنکی تطبیق کسیقدر مشکل نظر آتی ہے قرآن مجید سے اسکی حقیقت اور اصلیت کا پتہ نہین ملتا البتہ شرح صدر کا قرآن مجید کے پارہ عم سورہ الانشراح کی آیت اول الم نشرح لك صدرك (کیا ہم نے تیرے لئے سینہ کو نہین کہول دیا ہے) سے ثبوت ہوسکتا ہے ممکن ہے کہ ایک مدت کے بعد لوگ شرح صدر کو شق صدر کہنے لگے ہون لیکن قرآن مجید سے اسکی اصلیت اور حقیقت کے نہ دریافت ہونے سے یہہ لازم نہین آتا کہ یہہ واقعہ بالکل غلط ہو کیونکہ قرآن مجید احکام الہی کی کتاب ہے نہ کہ آنحضرت صلعم کی بالکل سوانح عمری ہے۔ ہشامی نے ایک مقام پر حلیمہ سے واقعہ شق صدر کو اس طرحپر نقل کیا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم اپنے رضاعی بہائی اور بہن کے ساتہہ گہر کے قریب مویشی چرانے گئے تہے وہ دونون دفعۃً میرے پاس آ کر کہنے لگے (باقی صفحہ ۱۰ مین)

مطلع کیا بی بی آمنہؓ نے کہا کہ تم انکو لیجاؤ یہان کی آب وہوا مزاج کے موافق نہوگی مین اس واقعہ سے مطلق ہراسان نہین ہوئی اللہ جل شانہ نے انکو بہت سی کرامتین مرحمت فرمائی ہین بعدازان جب آپکی عمر چہہ برس کی ہوئی تو بی بی آمنہؓ آپکو مدینہ منورہ اپنے اعزہ اور اقربا سے ملانے کو لیگئین بوقت مراجعت مقام ابواء مین بی بی آمنہؓ کا انتقال ہوگیا اور جب آپ آٹہہ برس کے ہوئے تو عبدالمطلب بن ہاشم (آپکے دادا) نے وفات پائی بوقت وفات عبدالمطلب نے آپکو پرورش و تربیت کی غرض سے اپنے لڑکے ابوطالب کے سپرد کیا ابوطالب نہایت شفقت و محبت پدری سے آپ کے ساتہہ پیش آئے اور مثل مہربان پدر کے آپکی خبرگیری کرتے رہے زمانہ رضاعت وطفولیت مین آپ کی عجیب حالت تہی عادات جاہلیت عرب سے آپ بالکل بیزار تہے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۹) دوڑتے ہوئے آئے اور یہہ بیان کیا کہ دو سفید پوش آدمی ہمارے قریشی بہائی کو پکڑ لے گئے اور انکا سینہ چاک کرڈالا مین اور میرا شوہر اس مقام پر گیا دیکہا کہ آنحضرت صلعم کا رنگ مارے خوف کے فق تہا مین نے انکو اپنے گلے سے لگا لیا اور اون سے باعث اضطرار کا دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ دو آدمی سفید پوش میرے پاس آئے اور مجہکو چت لٹاکر میرا دل چیرا اور اوس مین سے کوئی چیز نکال لی مجہے یہہ نہین معلوم کہ وہ کیا چیز تہی اور مسلم مین روایت انس ابن مالک لکہا ہے کہ ایک روز جبکہ آنحضرت صلعم لڑکون کے ساتہہ مکہ مین کہیل رہے تہے کہ حضرت جبرئیلؑ اون کے پاس آے اور اون کا دل چیرا اور ایک قطرہ نکالکر کہا کہ یہہ حصہ شیطان کا تہا بعد اس کے اسکو سونے کے طشت مین آب زمزم سے دہویا اور پہر اسکو بجنسہ وہ جہان رکہا ہوا تہا رکہہ دیا لڑکے یہہ واقعہ دیکہہ کر زہیرہ آنحضرتؐ کی کہلائی کے پاس بہاگ کر آئے اور کہا کہ محمد صلعم کو ایک آدمی نے مار ڈالا وہ فورًا آپ کے پاس آئین اور اونکا رنگ فق پایا (انس کہتے ہین کہ) سیئون کا نشان جو آپ کے سینہ پر تہا مین نے بچشم خود دیکہا ہے ان دونون روایتون کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوسرے سے بالکل مطابق نہین ہے پہلی روایت (باقی صفحہ آئندہ)

لڑکون کے ساتھہ نہین کھیلتے تھے خلوت کو زیادہ پسند کرتے تھے اللہ جل شانہ نے آپ کو ہر خصایل رذیلہ و عادات خسیسہ سے اپنے حفظ و امان مین رکھا جب آپ نے بارہ[۱۲] برس کے ہوکر تیرہوین[۱۳] سال مین قدم رکھا تو ابو طالب کے ہمراہ شام کیطرف سفر کیا بصرے کے قریب بحیرہ راہب کے صومعہ کے پاس ہوکر گذرے بحیرہ راہب نے آپ مین آثار نبوت دیکھکر اپنی قوم کو طلب کیا اور آپکی نبوت سے انکو مطلع کیا جسکا قصہ کتب سیر مین موجود و مشہور ہے پھر دوبارہ آپ حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رض ابنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ کا اسباب تجارت لیکر بہمراہی انکے غلام میسرہ کے شام کو تشریف لیگئے نسطورا راہب کے طرف جسوقت آپ کا گذر ہوا اوس نے آپ مین شان نبوت دیکھکر میسرہ کو آپ کے حالات سے آگاہ کیا اوس نے بعد واپسی حضرت خدیجہ رض کو کل واقعات سے مطلع کیا حضرت خدیجہ رض نے اپنے کو آپکی زوجیت مین دینے کا قصد ظاہر کیا ابو طالب بن عبد المطلب حضرت خدیجہ رض کے باپ کے پاس آئے اور آپکی منگنی بی بی خدیجہ رض سے کرکے بموجودگی رؤسا قریش آپ کا عقد جنابہ موصوفہ سے کردیا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰) اس امر کو ثابت کرتی ہے کہ شق صدر مکہ کے باہر حلیمہ کے مکان کے قریب ہوا ہے اور دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ مکہ مین واقعہ ہوا ہے اور پھر ایک مین سونے کے طشت اور آب زمزم کا ذکر ہے اور ایک مین اسکا کچھہ تذکرہ نہین ہے اور پھر انہین انس ابن مالک نے ایک دوسری روایت مین شق صدر کا واقعہ شب معراج مین بیان کیا ہے اور وہ زمانہ اس زمانہ سے جو اس روایت مین ہے بالکل مخالف و مختلف ہے ممکن ہے کہ انس کے بعد کے راوی نے اوس روایت مین سے جو انس کی معراج سے متعلق ہے ایک ٹکڑا کاٹ کر علیحدہ بیان کردیا ہو علاوہ اس کے انس خود بروقت وقوع اس واقعہ کے موجود نہ تھے اور نہ انہون نے اون راویون کے نام بیان کئے ہین جنکے ذریعہ سے انکو یہہ روایت پہونچی ہے بہر کیف علاوہ ان و بزرگوں کے اور علمائے بھی اپنی اپنی کتابون مین اس قصہ کو بطرق مختلف لکھا ہے فمن شاء فلیرجع الیہا

اوراوسی جلسہ مین عقد سے فارغ ہوکر ابوطالب نے ذیل کا خطبہ[1] پڑہا الحمد للہ الذی جعلنا من ذریۃ ابراھیم و زرع اسمعیل وضئضی معد وعنصر مضر وجعل لنا بیتا محجوجا وحرما آمنا وجعلنا امناء بیتہ وسواس حرامہ وجعلنا الحکام علی الناس وان ابن اخی محمد بن عبد اللہ من قد علمتم قرابتہ وھو لا یوزن باحد الا رجح بہ فان کان فی المال قل فان المال ظل زائل وقد خطب خدیجۃ بنت خویلد وبذل لھا من الصداق ما عاجلہ وآجلہ من مالی کذا وکذا وھو واللہ بعد ھذا لہ نبأ عظیم وخطر جلیل (ترجمہ) جمیع حمد اوس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمکو ابراہیم کی ذریت اور اسماعیل کی نسل اور معد کے خاندان اور مضر کے عنصر سے بنایا اور اوس نے ہمارے لئے ایک مکان محجوج اور ایک حرم مامون بنایا اور ہمکو اپنے گہر کا محافظ اور اپنے حرم کا خبرگیران مقرر کیا اور لوگون پر ہمکو حاکم بنایا بے شک میرا برادرزادہ محمد ابن عبد اللہ وہ ہے جسکی قرابت کو تملوگ جانتے ہو اور اسکا جس کے ساتھہ موازنہ کیا جائیگا اس سے وہ راجح نکلیگا پس اگر مال مین وہ کم ہے تو مال ایک سایہ زایل ہونیوالا ہے اور اس نے خدیجہؓ بنت الخویلد سے اپنی منگنی کی ہے اور میرے مال سے اسقدر مہر معجل اور موجل ادا کیا ہے

[1] اس خطبہ کے نسبت نقادین فن تاریخ کا یہہ خیال ہے کہ یہہ خطبہ ابوطالب کا نہین ہے بلکہ الحاقی ہے کیونکہ اولاً عرب جاہلیت کا یہہ دستور نہ تہا بلکہ وہ اکثر اور ہمیشہ یون کہا کرتے تہے کہ ہم ایسے ہین ہم الیسے ہین ہم مین یہہ شرافت ہے یہہ بزرگی ہے ثانیاً عرب مین سب سے پہلے کلام کو الحمد سے ابتدا کرنیکا طریقہ آنحضرت (صلعم) نے جاری فرمایا ہے اسکے یہہ مطلب نہین ہین کہ آنحضرت سے پہلے الحمد یا اللہ کا لفظ موجود نہ تہا بلکہ مقصود یہہ ہے کہ یہہ طریقہ جاری کیا ہوا آنحضرت صلعم کا ہے کہ سب سے پہلے خدا کی تعریف کیجائے اور اوسکے احسانات کا ذکر کیا جائے ثالثاً عرب جاہلیت اور اسوقت تک (باقی صفحہ ۱۳ مین)

اور وہ بعدا بعد چندے ایک اچھی حالت مین ہوجائے گا۔ آنحضرت (صلعم) کاسن مبارک اسوقت پچیس [۲۵] برس کا تہا اور عقد آپکا فجار کے پندرہ [۱۵] برس بعد ہوا جب آپ پینتیس [۳۵] برس کے ہوئے تو قریش نے مجتمع ہوکر کعبہ کو منہدم کرکے از سر نو بنانا شروع کیا جسوقت حجر اسود کے رکہنے کی نوبت آئی تو آپس مین سب لڑنے لگے ہر شخص یہہ چاہتا تہا کہ حجر اسود کو مین اپنے ہاتہہ سے رکہون رفتہ رفتہ یہہ جہگڑا اسقدر طول کہینچا کہ بنو عبد الدار مرنے اور مارنے پر قسم کہا بیٹہے پہر کچہہ سوچ سمجہکر قریش اکٹہا ہوکر مشورہ کرنے لگے ابو امیہ نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ پہلے جو شخص مسجد مین داخل ہو اوسکو تم لوگ اپنا حکم بناؤ قریش اس امر پر راضی گئے اس اثناء مین آنحضرت (صلعم) تشریف لائے لوگون نے کہا کہ یہہ امین ہین یہہ فیصلہ امانت داری سے کرینگے انہین کو حکم بناؤ پس جسوقت آپ کے روبرو یہہ قضیہ پیش کیا گیا آپ نے ایک کپڑے مین حجر اسود کو رکہہ کر قریش سے فرمایا کہ اس کپڑے کے کنارے پکڑ لو کسی کو کسی پر کچہہ فضیلت نہوگی اور نہ کوئی جہگڑا باقی رہجائیگا چنانچہ قریش نے آپ کے کہنے سے کپڑے کے کنارے پکڑ لئے جسوقت حجر اسود اپنے مقام کے قریب پہونچا آپ نے اپنے دست مبارک سے لیکر اسکو اوسکی جگہہ پر رکہدیا اس واقعہ مین یہہ چار آدمی عتبہ [۱] بن ربیعہ بن عبد شمس ۔ اسود [۲] بن مطلب بن اسد بن عبد العزے ۔ ابو حذیفہ [۳] بن مغیرہ بن عمر بن مخزوم ۔ قیس [۴] بن عدی السہمی سردار پیش پیش تہے اس کے بعد آنحضرت (صلعم) طہارت و عبادت مین نہایت استقلال سے کوشش فرمانے لگے۔ آپکی ذات بابرکات مین ایک اعلیٰ درجہ کا اخلاق اور صبر فصاحت و بلاغت و خوش بیانی اس طرحپر مجتمع ہوگئی تہی کہ عالم شباب ہی مین آپ نے امین کا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲) عرب مین مہر موجل کا رواج نہین ہے پہر اس کے کیا معنی کہ اونہون نے میرے مال سے اسقدر مہر معجل اور اسقدر مہر موجل ادا کیا ہے۔

عرب کا لقب حاصل کرلیا تہا۔

نبوت قبل نزول وحی آنحضرت (صلعم) نے رویاء صالحا دیکہنا شروع کیا کاہنون اور علماء کتب آسمانی آپس مین آپکی ظہور شان و نبوت کے چرچے و تذکرے کرنے لگے اور آنحضرت (صلعم) بخیال عبادت تنہائی و خلوت کو زیادہ پسند فرمانے لگے اکثر غار حرا مین تشریف لیجاتے اور وہین دو دو چار چار شبین متواتر عبادت الٰہی مین مصروف رہتے تا آنکہ آپکی ولادت سے چالیسوین برس اور بعض کہتے ہین تینتالیسوین برس آپ پر وحی[1] نازل ہوئی گاہے فرشتہ کسی آدمی کے شکل مین

[1] حدیث شریف مین بروایت عایشہ زوجہ مطہرہ آنحضرت صلعم آیا ہے کہ ابتداءً جو آپ پر از قسم وحی نازل ہوئی وہ رویاء صادقہ تہے جو مثل سفیدی صبح نمایان ہوتے تہے ایک روز آپ غار حرا مین مصروف عبادت تہے کہ اس اثناء مین حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا یا محمدؐ انت رسول اللہ (اے محمدؐ تم خدا کے پیغمبر ہو) آنحضرت صلعم فرماتے ہین کہ مین اس آواز سے کسیقدر خایف ہوکر مکہ مین واپس آیا دوسرے روز جب پہر آپ تشریف لیگئے تو جبرئیلؑ امین دوبارہ آئے اور وہی کلمہ ارشاد کیا آنحضرت صلعم فرماتے ہین کہ مجہپر اس کلمہ سے ایسا خوف غالب ہوا اور یہہ جی مین آیا کہ مین اپنے کو پہاڑ کے نیچے ڈالدون چنانچہ مین نے اس امر کی کوشش کی لیکن جبرئیلؑ نے آکر کہا یا محمدؐ انا جبرئیلؑ و انت رسول اللہ (اے محمدؐ مین جبرئیلؑ ہون اور تم خدا کے پیغمبر ہو) پہر جبرئیلؑ نے کہا اقراء (پڑہو) آپ نے فرمایا ما اقراء (کیا مین پڑہون) جبرئیلؑ نے یہہ سنکر آپ کو تین بار بغل مین دبوچا تا آنکہ آپکی قوت جاتی رہی پہر جبرئیلؑ نے اقرء باسم ربک الخ پڑہا اور آپ کو پڑہایا اس کے بعد جب آپ مکہ مین واپس آئے تو پسینہ سے ڈوبے ہوئے تہے چہرہ زرد تہا بی بی خدیجہؓ سے آپ نے فرمایا زملونی زملونی فانی قد خشیت (مجہکو کچہہ اوڑہادو اوڑہادو بے شک مین ڈر گیا ہون) تہوڑی دیر کے بعد بی بی خدیجہؓ سے پہر آپ نے فرمایا کہ مجہکو اپنی خیر نہین معلوم ہوتی آج مجہپر یہہ واقعات گزرے ہین بی بی خدیجہؓ نے تسکین دہ کلمات فرمائے اور آپکو (باقی صفحہ آیندہ)

آتا تھا اور آپ سے ہمکلام ہوتا تھا اور کبھی آپ پر القا ہوا کرتا تھا اور کسیوقت چادر
یا اور کوئی چیز لپیٹ کر لیٹ جاتے تھے اور وحی سلسلہ جرس کی آواز کیطرح نازل
ہوتی تھی اس پچھلی صورت مین آپ کو سخت تکلیف ہوتی تھی جیسا کہ حدیث شریف
مین آیا ہے "وہو اشد علی" (اور وہ مجھپر زیادہ سخت ہے) الغرض جو وحی ابتداءً
آپ پر غار حرا مین نازل ہوئی وہ اقرأ باسم ربك الذي خلق ۝
خلق الانسان من علق ۝ اقرأ وربك الاكرم ۝ الذي علم بالقلم ۝
علم الانسان ما لم يعلم ۝ ہے ترجمہ (پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے بنایا
بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے۔ پڑھ اور تیرا رب کریم ہے جس نے علم سکھایا قلم سے سکھایا
آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی باتون کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان
لائین بعد اس کے آنحضرت (صلعم) پر نماز[1] فرض کی گئی حضرت جبرئیل آئے اور
وضو کر کے بجمیع ارکان وافعال نماز پڑھکر آپ کو دکھایا آپ نے انکی اقتدا کی اس کے
بعد شب معراج مین آپ مکہ سے بیت المقدس اور پھر وہان سے ساتون آسمان اور
سدرۃ المنتہیٰ پر تشریف لیگئے فاوحی الیہ ما اوحی (پس اللہ تعالیٰ نے آپ پر
وحی بھیجی جو وحی بھیجی)۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۴) اپنے ہمراہ ورقہ بن نوفل اپنے چچازاد بھائی کے پاس لیگئین جو کتب آسمانی سے بخوبی واقف اور
علماء نصاریٰ مین ایک سربرآوردہ شخص تھا ورقہ بن نوفل نے ان واقعات کو آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے
سنکر کہا یہ وہی ناموس ہے جو موسیٰ بن عمران کے پاس آتا تھا اگر مین اسوقت تک زندہ رہتا جبکہ تمہاری قوم تمکو یہان سے نکالیگی
تو مین تمہاری خاطر خواہ مدد کرتا تم خایف نہو تمکو خدا نے اپنی رسالت کے لئے برگزیدہ کیا آنحضرت (صلعم) کو ان کلمات سے تعجب
ہوا آپنے استفسار فرمایا کیا مجھکو میری قوم یہان سے نکالیگی ورقہ نے کہا کہ بیشک آجتک تو ایسا ہی ہوا ہے کوئی آیا ہو الا ایسا
نہیں آیا جسکے ساتھ اسکی قوم نے دشمنی نہ کی ہو۔ ہکذا فی کتب السیر والتواریخ۔

[1] علماء تاریخ نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ بعد اقرار و تعلیم توحید و برات او ثان (باقی صفحہ ۱۶ مین)

معراج (مترجم) علماء تاریخ و سیر نے جس طرح واقعہ معراج جسمانی مین اختلاف کیا ہے ویساہی اوقات معراج اور مکان اسرا (یعنی جس مقام سے آنحضرت صلعم کو معراج ہوئی ہے) مین مختلف الروایات ہوئے ہین شفاء قاضی عیاض لکھتا ہے فذهب طائفة الی انه اسری بالروح وانه رویا منام مع اتفاقهم ان رویا الانبیاء حق و وحی والی هذا ذهب معاویه وحکی عن الحسن والمشهور عنه خلافه والیه اشار محمد ابن اسحاق (ترجمہ) ایک گروہ علماء کا اس طرف گیا ہے کہ معراج روحی ہوئی ہے اور وہ خواب کا ایک رویا تھا باوجود اس کے کہ اونہون نے اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ انبیا کا رویا حق اور وحی ہے اور اسیکے طرف معاویہ گئے ہین اور حسن سے بھی یہی روایت کی گئی ہے لیکن اونکی مشہور روایت اس کے خلاف ہے اور اس کے طرف محمد ابن اسحاق نے اشارہ کیا ہے" اور تفسیر کبیر مین لکھا ہے وحکی عن محمد بن جریر الطبری فی تفسیرہ عن حذیفة انه قال ذلك رویا وانه ما فقد جسد رسول الله صلعم وانما اسری بروحه وحکی هذا القول ایضا عن عائشة رض

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۵) شرعی احکام سے جسکو اللہ جلشانہ نے آپ پر فرض کیا تھا وہ نماز تھی بس جب بعد نزول وحی آپ پر نماز فرض کی گئی تو جبرئیل آپ کی خدمت مین آئے اوسوقت آپ اعلی مکہ مین تھے انکو وہ وادی کے طرف لائے اور ایک ٹھوکر زمین پر ماری جس سے ایک چشمہ پیدا ہوگیا جبرئیل نے اس سے وضو کیا اور آپ دیکھتے رہے بعد ازان آنحضرت صلعم نے بھی اسیطرح وضو کیا جسطرح سے جبرئیل نے کیا تھا پھر جبرئیل نے اوٹھکر نماز پڑہی اور آپنے اونکے ساتھ اونہین کے اقتدا مین نماز پڑہی نماز و وضو کی تعلیم سے فارغ ہوکر آپ مکہ مین تشریف لائے اور حضرت خدیجہ کو وضو و نماز کی تعلیم فرمائی واقدی کا بیان ہے کہ باتفاق علما و سیر۔ (باقی صفحہ ۱۷ مین)

وعن معاویۃ ترجمہ محمدؐ بن جریر طبری سے اوسکی تفسیر مین روایت کی گئی ہے کہ حذیفہ نے کہا کہ" یہہ (واقعہ معراج) رویا تہا اور رسول خدا صلعم کا جسم نہین گیا تہا اور بے شک معراج روحانی ہتی اور یہی قول عایشہؓ اور معاویہؓ سے مروی ہے) اور جو علما معراج جسمانی کے قایل ہوئے ہین اُن کے پاس بہی حادیث باسانید موجود ہین قتادہ اور انس رضی اللہ عنہما اس کے راوی ہین قطع نظر اس سے جو ثبوت یہہ قرآن مجید سے پیش کرتے ہین یہہ ہے کہ اللہ جلشانہ نے پندرہوین پارہ سورا اسرا مین فرمایا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایتنا انہ ھو السمیع البصیر (ترجمہ پاک ہے وہ جو اپنے بندہ کو ایک رات مین مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لیگیا جس کے دَوْر کو ہمنے برکت دی ہے تاکہ اُسکو ہم اپنی نشانیون کو دکہلائین بیشک وہ سننے والا ہے دیکہنے والا ہے) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ معراج جسمانی ہوئی ہے کیونکہ اسری کے معنی رات کے سفر کرنے کے ہین نہ کہ حالت رویا مین ایک جگہہ سے دوسری جگہہ کے جانے کو کہتے ہون ہمکو اسکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ ہم اسری کے معنی اس مقام پر رویا مین ایک جگہہ سے دوسرے جگہہ کا جانا مراد لین درانحالیکہ اس کے معنی اصلی (یعنی سفر شب) ہم مراد لے سکتے ہون علاوہ برین لفظ" لعبدہٖ" صاف طور سے کہہ رہا ہے کہ معراج جسمانی ہوئی ہے کیونکہ اس کے معنی ہین" اپنے بندہ" کے اور اس کا اطلاق روح اور جسم دونون پر ہوتا ہے پس جب تک روح او رجسم

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۶) ولتواریخ حضرت خدیجہؓ اول اہل قبیلہ ہین جس نے آنحضرت صلعم کے دعوت اسلام قبول کی اور آپ کے ہمراہ نماز پڑہی۔

دونون کا جانا نہ ثابت ہوا اسوقت تک اسری بعیدہ کے معنی درست نہین ہوسکتے روحانی معراج کے قایل اس آیت کے مقابلہ مین سورہ اسری کی یہہ دوسری آیت وماجعلنا الرویا التی اریناک الا فتنة للناس (ترجمہ اور نہین کیا ہمنے اوس رویا کو جو تجھکو دکھلایا مگر آزمایش واسطے لوگون کے) پیش کرتے ہین قایلین معراج جسمانی کہتے ہین کہ اگرچہ بالعموم رویا کے معنی خواب مین دیکھنے کے ہین لیکن اسکا اطلاق آنکھہ کے دیکھنے پر بھی ہوسکتاہے لہذا "رویا" کا لفظ جو قرآن مجید مین آیاہے اسکے معنی آنکھہ سے دیکھنے کے ہین اس دلیل سے کہ بخاری مین لکھاہے عن ابن عباس قولہ تعالیٰ وماجعلنا الرویا التی اریناک الا فتنة قال ہی رویا عین اریہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیلة اسری بہ الی بیت المقدس (ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر مین وماجعلنا الرویا التی اریناک الا فتنة للناس روایت کی ہے کہ یہہ آنکھہ کا رویا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا تھا جب وہ بیت المقدس لیجائے گئے تھے)۔

قتادہؓ کی روایت سے معلوم ہوتاہے کہ آنحضرت (صلعم) شب معراج مین چت لیٹے ہوئے تھے حسنؓ کی روایت شہادت دیتی ہے کہ آنحضرت (صلعم) معراج کی رات مقام حجر مین سوتے تھے۔ انسؓ روایت کرتے ہین کہ آپ مسجد حرام مین آرام فرمارہے تھے۔ ام ہانیؓ کی روایت مین ہے کہ معراج کی رات رسول اللہ (صلعم) نماز عشا پڑھکر ہم مین سورہے تھے اور فجر کے پہلے ہمنے آپکو جگایا۔ بعضے علما کہتے ہین کہ ہجرت سے تین برس پہلے معراج ہوئی

اور بعضے ایک برس پہلے بتلاتے ہین بہرکیف یہہ ایک اختلافی واقعہ ہے روایات سے کوئی تسکین دہ فیصلہ نہین ہوسکتا البتہ اگر اللہ جل شانہ کی قدرت کاملہ پر نظر کیجاے تو کچہہ مستبعد نہین معلوم ہوتا۔

معراج جسمانی یا عالم رویا کے واقعات کو ہم اس مقام پر بوجہ شہرت نہین ذکر کیا چاہتے باقی رہے وہ احکام جو سورہ اسری کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوتے ہین اور یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہی احکام آنحضرت (صلعم) کو شب معراج مین مرحمت ہوے تہے وہ یہہ ہین۔

ولا تجعل مع اللہ الٰھا آخر	یعنی مت قرار کر ساتہہ اللہ کے کوئی دوسرا
فتقعد مذموما مخذولا	معبود پس بیٹہہ رہے گا تو مذموم اور مخذول۔
وقضی ربک الا تعبدوا	اور تیرے پروردگار نے حکم کیا کہ
الا ایاہ وبالوالدین	مت پوجو بجز اسیکو اور ماں باپ کے
احسانا اما یبلغن عندک	ساتہہ احسان کرنا اگر پہونچین تیرے
الکبر احدھما او کلا	نزدیک بڑہاپے کو ایک انمین سے یا دونوں پس
ھما فلا تقل لھما اف ولا	نہ کہہ انکو اُف اور نہ ڈانٹ ان کو اور
تنھرھما وقل لھما قولا کریما	کہہ ان کو معزز کہنا۔
واخفض لھما جناح الذل من	اور بچا اون کے لئے ذلت کا بازو
الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما	مہربانی سے اور کہہ اے پروردگار رحم
ربیانی صغیرا	اونپر جسطرح پالا ہے انہون نے مجہکو چہٹپن میں۔

و٢ت ذ٢ القربی حقه والمسکین و٢بن ٢لسبیل ولا تبذر تبذیر٢ ولا تجعل یدك مغلولة ٢لی عنقك ولا تبسطها کل ٢لبسط فتقعد ملومًا محسور٢۔	اور دے رشتہ دار کو اسکا حق اور مسکین کو اور مسافروں کو اور فضول خرچی نکر اور مت کر اپنے ہاتھہ کو بندھا ہوا اپنی گردن کیطرف اور نہ کہولدے اسکو بالکل کہول دینا کہ بیٹھہ رہے ملامت کیا ہوا درماندہ۔
ولا تقتلو٢ ٢ولادکم خشیة ٢ملاق نحن نرزقهم و٢یاکم ٢ن قتلهم کان خطاً کبیر٢۔	اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو افلاس کے ڈر سے ہم انکو اور تمکو رزق دیتے ہیں بے شک اون کا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے۔
ولا تقربو٢ الزنا ٢نه کان فاحشة وساء سبیلا۔	اور زنا کے قریب مت جاؤ بے شک وہ بیحیائی اور بُری راہ ہے۔
ولا تقتلو٢ ٢لنفس التی حرم ٢لله ٢لا بالحق۔	اور نہ مار ڈالو ایسی جان کو جسکو خدانے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتہہ۔
ولا تقربو٢ مال ٢لیتیم ٢لا بالتی هی ٢حسن حتے یبلغ ٢شده و٢وفو٢ بالعهد ٢ن ٢لعهد کان مسؤلا	اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر پسندیدہ طریقہ سے یہانتک کہ پہونچے وہ اپنی جوانی کو اور پورا کرو عہد کو بے شک عہد پوچہا جائیگا۔
و٢وفو٢ ٢لکیل ٢ذ٢ کلتم وزنو٢ بالقسطاس المستقیم	اور پورا کرو پیمانہ کو جب ناپو اور وزن کرو مستقیم ترازو۔
ولا تقف مالیس لك به علم	اور جسکا علم تجھکو نہیں ہے اسکے پیچہے پڑ

ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئك کان عنه مسئولا۔	بےشک کان اور آنکھہ اور دل سب سے پوچھا جائے گا۔
ولا تمش فی الارض مرحا انك لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا۔	اور زمین مین متکبرانہ نہ چل بے شک تو زمین کو پھاڑ نہ ڈالے گا اور لمبان مین پہاڑ کو نہ پہونچے گا۔
کل ذلك کان سیئه عند ربك مکروها۔	ان سب باتون کی برائی تیرے پروردگار کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔
ذلك مما اوحی الیك ربك من الحکمه ولا تجعل مع الله الها اخر فتلقی فی جهنم ملوما مدحورا۔	یہہ اون چیزون مین سے ہے کہ تیرے پروردگار نے وحی بھیجی تیری طرف حکمت سے اور مت قرار دے خدا کے ساتھہ دوسرا کہ ڈالا جائے تو دوزخ مین ملامت کیا ہوا راندا ہوا۔

ان آیات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ضروریات دین کے اعتقادی اور عملی احکام دونون معراج مین مرحمت فرمائے ہمارے اس دعوی کی تائید پچھلی آیت بخوبی کرتی ہے علاوہ ان اعتقادی اور عملی احکام کے اللہ جل شانہ نے پانچ وقت کی نمازین اور ماہ رمضان کے روزے فرض کئے ہمکو یقین کامل ہے کہ جو شخص اس سورہ مبارکہ کو بغور پڑہے گا وہ ضرور ہماری اس راے سے اتفاق کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب (انتہی کلام المترجم)

قریش مین اسلام

ایک مدت سے علیؑ ابن ابی طالب کی تکفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جعفرؓ کی کفالت عباسؓ ابن عبد المطلب کر رہے تھے یہہ دونون بزرگ مسلمان ہوگئے تھے اور ابی طالب سے چھپکر پہاڑ کے درون مین جاکر نماز پڑہتے تھے اتفاق سے ایک روز ابو طالب اس طرف آنکلا آنحضرت صلعم

نے اُسکو ایمان و اسلام کی دعوت دی ابو طالب نے کہا مین اپنا اور اپنے اباو اجداد کا دین نہین چہوڑ سکتا ہون البتہ تمہاری وجہ سے یہہ ہوگا کہ مین تمہاری مخالفت نہ کرون گا" اس کے بعد علی ابن ابیطالبؓ کیطرف متوجہ ہوکر کہا " دیکہو محمدؐ کا ساتہہ نہ چہوڑنا یہہ تمکو بہلائی کے سوا اور کچہہ نہ سکہائینگے۔

علما سیر لکہتے ہین کہ سب سے پہلے خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی ایمان لائین بعد ازان ابو بکرؓ و علیؓ ابن ابی طالبؓ اور زید بن حارثہؓ (آنحضرت صلعم کے خادم) و بلالؓ بن حمامہ (ابو بکرؓ کے خادم) نے اسلام قبول کیا پہر عمر بن عنبسہ سلمیؓ و خالد بن سعید بن العاصی بن امیہؓ مسلمان ہوئے ان بزرگون کے بعد قریش کے ایک گروہ نے دین اسلام اختیار کیا جنکو اللہ جل شانہ نے آنحضرت (صلعم) کی مصاحبت کے لئے کل قوم سے برگزیدہ کیا اور ان مین سے اکثر مشہود بالجنۃ ہوئے۔

ابو بکر صدیقؓ چونکہ رقیق القلب محبوب خلایق نرم مزاج تجارت پیشہ تہے تالیف قلوب کا مادہ ان مین زیادہ تہا قریش آپ سے زیادہ مالوس تہے اسوجہ سے آپ کے ہاتہہ پر بنو امیہ سے عثمانؓ بن عفان بن ابی العاصی بن امیہ اور خاندان بنو عمرو بن کعب بن سعد ابن تیم سے طلحہؓ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو اور بنو زہرہ بن قصی سے سعدؓ بن ابی وقاص (اسکا نام مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہے) اور عبد الرحمنؓ بن عوف بن عبد عوف بن الحرث بن زہرہ اور بنو اسد بن عبد العزی سے زبیرؓ ابن العوام بن خویلد بن اسد (یہہ آنحضرت صلعم کی پہوپہی صفیہؓ کے لڑکے ہین) رضی اللہ عنہم ایمان لائے بعد ازان بنو حرث بن فہر سے ابو عبیدہ عامرؓ بن عبد اللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حرث اور بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ ابن [illegible] سلمہ عبد الاسد

بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم اور بنو جمح بن عمرو ابن ہصیص بن کعب سے عثمانؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح اور اون کے بہائی قدامہ بن مظعون اور بنو عدی سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبداللہ بن قرط بن ریاح بن عدی اور سعید کی بیوی فاطمہ ہمشیرہ عمر ابن الخطاب بن نفیل اور سعید کے باپ زید بن عمرو رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اسلام مین بطیب خاطر داخل ہوئے یہہ زید بن عمرو ہی ہین جنہون نے جاہلیت مین بت پرستی چہوڑ دی ہتی توحید کیطرف مایل ہوگئے تہے پہر عمیرؓ سعد بن ابی وقاص کے بہائی اور عبداللہ بن مسعود ابن غافل بن حبیب بن شمخ ابن قار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حرث بن تمیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ حلیف بنو زہرہ مسلمان ہوئے عبداللہ بن مسعود۔ عقبہ بن معیط کی بکریان چراتے تہے ایکروز آنحضرت (صلعم) انکے بکریون کے گلہ کیطرف ہو کر گذرے اور انکی اجازت سے اوس بکری کا دودہ آپ نے دوہا جسکا دودہ بند ہوگیا تہا عبداللہ بن مسعود یہہ معجزہ دیکہکر حیران ہوگئے اور اسیوقت ایمان لائے ان کے بعد جعفرؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب اور اونکی بیوی اسماء بنت عمیس بن نعمان ابن کعب بن ملک بن قحافہ خشعمی۔ سائب بن عثمان بن مظعون۔ ابو حذیفہ بن عتبہ ابن ربیعہ بن عبدشمس (انکا اصلی نام ہشیم تہا) اور عامر بن فہیرہ ازدی۔ عمار بن یاسر عنسی بن مذحج ابو مخزوم کے آزاد غلام اور صہیب بن سنان (بنو نمر بن قاسط حلیف بنو جدعان سے) سلام اللہ علیہم اجمعین اسلام لائے۔

دعوت اسلام	ان بزرگون کے اسلام لانے سے اسلامیون کی ایک چہوٹی سی جماعت ہوگئی جسمین جوان۔ لڑکے۔ بوڑہے عورت سب شامل تہے

لیکن مشرکین کے خوف سے جنگل اور پہاڑون کے طرف چلے جاتے تہے اور
وہین نمازین پڑہتے تہے قریش کا کوئی ایسا جلسہ نہ ہوتا تہا جس مین اسلام کا
اور اون کے اسلام لانے کا تذکرہ نہ ہوتا رہا ہو نزول وحی کے تیسرے برس
آنحضرت (صلعم) کو دعوت عامہ دینے اور اسلام کیطرف بلانیکا حکم صادر ہوا
چنانچہ آپ کوہ صفا پر چڑہ گئے اور قریش کو بلا کر اُن سے مخاطب ہوکر فرمایا
لو اخبرتکم ان العدو مصبحکم او ممسیکم اما کنتم تصدقونی
قالوا بلی قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید
(ترجمہ اگر مین تمکو خبر دون کہ دشمن تمپر صبحکو آئیگا یا شام کو تو کیا تملوگ مجھے سچا
جانوگے اون لوگون (قریش) نے کہا ہان ہم تمہاری تصدیق کرینگے تب
آنحضرت (صلعم) نے فرمایا مین تمکو ڈرانے والا ہون اسبات سے کہ میرے سامنے
عذاب شدید ہے ایمان لاؤ) قریش اس کلام کے سنتے ہی متفرق ہوگئے[۹۱] ہمت
اجتماعی خالی رہی اس کے بعد آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل
ہوئی اور متواتر الہامات اور وحی نازل ہونے لگین اُسوقت آپکے حکم سے علیؓ
ابن ابی طالبؓ نے تہوڑا سا کہانا تیار کیا آپ نے ابناء عبدالمطلب[۹۲] کو جمع کرکے
کہانا کہلایا اور اسلام کی دعوت دی بت پرستی سے منع فرمایا عذاب الہی سے
ڈرایا ابناء عبدالمطلب نے ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال دیا
پہر جب قریش نے یہہ دیکہا کہ اون کے بتونکی برائیان علی الاعلان بیان

---

[۹۱] مورخین لکہتے ہین کہ اس موقع پر ابو لہب بہی موجود تہا اسنے یہہ کلام سُنکر کہا تبا لک اما جمعتنا الا لہذا (تجہپر تف ہو کیا ہمکو اسی کے لئے جمع کیا تہا) ابو لہب کے اوٹہتے ہی سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی۔

[۹۲] اس جلسہ مین تقریباً ۴۰ آدمی تہے جسمین آنحضرت (صلعم) کے عام اعزہ و اقربا بہی تہے۔

کیجاتی ہین اور انکی پرستش سے رُوک ٹوک کیجاتی ہے توانکو یہہ ناگوار گزرا
وہ سب کے سب ایک مکان مین مجتمع ہوکر آنحضرت (صلعم) کی عداوت پر کمربستہ ہو گئے
ابو طالب نے انکی اس رائے کی مخالفت کی اور اون کو اس فعل سے رُوکنے لگے
آنحضرت (صلعم) کی حمایت پر آمادہ ہو گئے قریش ابو طالب کی مخالفت سے مجبور
ہوکر عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ بن عبدشمس - ابوالبختری بن ہشام بن حرث بن
اسد بن عبدالعزیٰ - اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ - ولید بن المغیرہ
بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم - ابوجہل عمر بن ہشام بن مغیرہ برادرزادہ ولید
عاصی بن وائل بن ہشام بن سعد بن سہم - نبیہ و منبہ پسران حجاج بن علی
بن حُذیفہ بن سعد بن سہم - اسود بن عبدیغوث بن وہب بن عبدمناف
بن زہرہ کو انصاف کرنیکے لئے ابو طالب کے پاس بلالائے ان لوگون نے
ابو طالب سے آنحضرت (صلعم) کی تکلیف دہی کے بارے مین بحث و مباحثہ کیا
ابو طالب نے انکو نہایت معقول جواب دیکر خاموش کر دیا دوسرے دن پہر
قریش معہ ان لوگون کے (جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے) ابو طالب کے پاس آئے
اور اس امر کی خواہش کیا کہ آنحضرت (صلعم) کو ان کے مواجہہ مین بُلاکر اس
جدید فعل سے روکین اور اون سے بحث کرین چنانچہ آنحضرت (صلعم) حسب
طلب ابو طالب اس مجمع مین تشریف لائے قریش نے اپنے دلایل پیش کئے
آنحضرت (صلعم) نے قرآن مجید کی چند آیات پڑہ کر ارشاد فرمایا یا عما لا
اترك هذا الامر حتى يظهره الله او اهلك فيه (اے میرے چچا
مین اس کام کو نہ چھوڑون گا تا آنکہ اللہ جل شانہ اسکو ظاہر کرے یا یہہ کہ
مین خود اس مین ہلاک ہو جاؤن) ابو طالب یہہ سُنکر خاموش ہو رہے قریش کا
مجمع متفرق ہو گیا اُسوقت آپ نے پہر ابو طالب سے مخاطب ہوکر دعوت اسلام دی

ابو طالب نے کہا اے برادر زادہ جو تمہارے جی مین آئے کہو کرو لیکن مین بخدا
کبھی ایمان نہ لاؤنگا اور نہ اپنے آبائی دین کو ترک کرونگا۔

ہجرت بجانب حبشہ

ان واقعات کے بعد جب قریش نے یہہ دیکھا کہ آنحضرت (صلعم) دعوت اسلام سے نہین باز آتے اور مسلمانون کی جماعت کچھہ نہ کچھہ بڑہتی جاتی ہے تو بنو ہاشم اور بنو مطلب نے مجتمع ہو کر آنحضرت (صلعم) اور کل مسلمانون کی تکلیف دہی کا عہد و پیمان کیا بظاہر اس عہد و پیمان مین بنو ہاشم اور بنو مطلب پیشوا تہے لیکن درحقیقت ہر قبیلہ عرب جو اُسوقت مکہ اور اوس کے قرب وجوار مین تہا اس عہد و اقرار مین شامل تہا جہان یہہ لوگ غریب مسلمانون کو پاتے پتہرون سے مارتے طرح طرح کی تکالیف دیتے تہے نماز نہ پڑہنے دیتے تہے نماز کی حالت مین اونٹون بکریون کی آنتین۔ مزبلہ کی غلاظت لا لا کر نمازیون پر ڈالتے تہے جب انکی یہہ تکلیف دہی حد سے تجاوز ہو گئی تو آپ نے غریب مسلمانون کو حبشہ کی جانب ہجرت کا حکم صادر فرمایا والی حبشہ اور قریش سے تجارت کا عہد نامہ تہا وہ اکثر والی حبشہ کی تعریف کیا کرتے تہے۔ الغرض سب سے پہلے عثمان ابن عفانؓ اور انکی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ (صلعم) اور ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ اور انکی بیوی سہلہ بنت سہیل بن عمرو بن عامر بن لوی اور زبیر بن العوام و مصعب بن عمیر بن عبد شمس و ابو سبرہ بن ابی رہم بن عبد العزی عامری و سہیل ابن بیضا (بنو حرث بن فہر سے) عبد اللہ بن مسعود۔ عامر بن ربیعہ عنزی حلیف بنو عدی (یہہ عنز بن وایل کی اولاد سے تہے نہ کہ عنزہ سے) اور انکی بیوی لیلے بنت ابی خیثمہ رضی اللہ عنہم اجمعین ان گیارہ بزرگون نے سرزمین حبشہ کیطرف ہجرت فرمائی۔ ان کے بعد پہر یکے بعد دیگرے مسلمانون نے حبشہ کیطرف ہجرت کرنا شروع کر دیا انہین لوگون کے ساتہہ جعفر بن ابیطالب بہی

حبشہ کیطرف ہجرت کر گئے تا آنکہ حبشہ مین مہاجرین کی تعداد تین سو تک پہونچگئی مہاجرین اولین کا مشرکین مکہ نے دریا تک تعاقب کیا لیکن خائب و خاسر اپنا منہہ لیکر چلے آئے۔

ہرگاہ قریش نے جب یہہ دیکہا کہ آنحضرت (صلعم) کی تکلیف دہی و ایذا رسانی سے آپ کے بعض اعزہ مانع ہوتے ہین اور مخالفت کرتے ہین تو انہون نے یہہ شیوہ اختیار کرلیا کہ جو مکہ مین آتا تہا اس سے آنحضرت (صلعم) کی ساحری مجنونیت۔ کہانت کا ذکر کرتے اور آپ کے پاس اوسکو آنے جانے سے روکتے تہے بعد اس کے ایک گروہ نے آپ کی عداوت اور تکلیف رسانی اور استہزا پر عہد و پیمان کیا از انجملہ آپ کا چچا ابولہب عبد العزے بن عبد المطلب اور اسکا چچا زاد بہائی ابوسفیان بن الحرث بن عبد المطلب اور عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ و عقبہ بن ابی معیط اور ابوسفیان بن حرب اور حکم بن ابی العاصی بن امیہ اور نضر بن الحرث (بنو عبد الدار سے) اور اسود بن المطلب بن اسد بن عبد العزے اور اسکا لڑکا زمعہ اور ابو البختری العاصی بن ہشام اور اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ (آنحضرت صلعم کے ماموں کا لڑکا) اور ابوجہل بن ہشام اور اسکا بہائی عاصی اور ولید بن المغیرہ اور قیس بن الفاکہ بن المغیرہ اور زہیر بن ابی امیہ بن المغیرہ اور عاصی بن وائل سہمی اور اس کے دونون عم زاد نبیہ و منبہ اور امیہ و ابی پسران خلف ابن جمح وغیرہم تھے ان لوگون کا یہہ کام تہا کہ یہہ لوگ آنحضرت (صلعم) اور اون لوگون سے جو ایمان لاچکے تہے مسخرہ پن کرتے اور تکلیف دیتے تہے۔

اسلام حمزہؓ ایکروز آنحضرت (صلعم) کوہ صفا کیطرف تشریف لے گئے تہے اتفاق سے ابوجہل اس طرف ہوکر گزرا اور حسب عادت بدستور آنحضرت (صلعم) کو سخت و سست کہنے لگا آپ کے دین (اسلام) کی توہین اور برائیان

بیان کرتے کرتے آپ تک بڑہ آیا آپ نہایت صبر و استقلال سے ابوجہل کے کلمات
ناملایم سُنتے جاتے تہے تاآنکہ ابوجہل آپ کے صبر وتحمل سے تنگ آکر کعبہ کیطرف چلا آیا
اور آپ بہی مسجد حرام مین آگئے - یہہ واقعہ عبداللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب
بن سعد بن تیم بن مرہ کی ایک لونڈی دیکہہ رہی ہتی اس واقعہ کے بعد ہی حمزہ رض
ابن عبدالمطلب (آنحضرت صلعم) کے چچا تیر و کمان لئے ہوئے اس طرف سے
نکلے عبداللہ بن جدعان کی لونڈی نے کل واقعہ کہہ سُنایا حمزہ رض بن عبدالمطلب
سنتے ہی آگ بگولا ہوگئے چنانچہ اسی طیش کی حالت مین لوٹ کر ابوجہل کو ڈہونڈہتے
ڈہونڈہتے مسجد مین آپہونچے ابوجہل اوسوقت قریش کی ایک جماعت مین بیٹہا ہوا تہا
حمزہ رض ابن عبدالمطلب نے پہونچکر ابوجہل کا بال پکڑ کر گہسیٹا اور نہایت سختی سے پیش
آئے سخت وسُست و ناملایم کلمات کہنے لگے اور یہہ فرمایا کہ کمبخت تو محمد (صلعم) کو
سخت وسُست کلمات سُنایا کرتا ہے حالانکہ مین اونکا چچا ہوان اور اونکے مذہب پر
ہون بعض حاضرین جلسہ نے چاہا کہ اوٹہکر ابوجہل کی مدد کرین ابوجہل نے اونکو
منع کیا اور یہہ کہا کہ تملوگ اس سے پریشان خاطر نہو مین نے انکے بہتیجے محمد (صلعم) کو
آج ہی سخت وسُست کلمات سُنائے ہین حمزہ رض کو اپنی حالت پر چہوڑ دو وہ
اپنے دل کو ٹہنڈا کرلین - اسکے بعد حمزہ رض بن عبدالمطلب آنحضرت (صلعم) کے
پاس آئے اور کہا اے میرے برادر زادہ کیا تم خوش اس سے نہین ہوئے کہ
مین نے تمہارے دشمن ابوجہل کو ابہی نہایت ذلیل کیا ہے آنحضرت (صلعم) نے
فرمایا کہ "اے چچا مین توخوش اوسوقت ہونگا کہ جب آپ دین اسلام مین آجائینگے"
حمزہ رض ابن عبدالمطلب نے عرض کیا کہ مین نے دین اسلام قبول کرلیا اور اس
مذہب پر تاحیات رہونگا انشاءاللہ تعالیٰ - قریش کو حمزہ رض ابن عبدالمطلب کے
ایمان لانے سے ایک تشویش پیدا ہوگئی اور انہون یہہ سمجہہ لیا کہ اب مسلمانونکو

تکلیف دینا آسان نہین ہے بعد اس کے ان لوگون نے عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ کو نجاشی والی حبشہ کے پاس اس غرض سے روانہ کیا کہ نجاشی سے وہ اون مسلمانون کو مانگ لائین جو مکہ سے ہجرت کرکے گئے ہین لیکن نجاشی نے ان دونون کو بے نیل مرام نہایت ذلت سے واپس کردیا۔

اسلام عمرؓ حمزہؓ ابن عبد المطلب کے بعد عمرؓ ابن الخطاب[1] ایمان لائے

[1] عمر ابن الخطاب اونتالیس مردون اور تیئیس عورتون کے بعد ہجرت حبشہ اسلام لائے مسلمان اسوقت نہایت کمزور تھے کعبہ مین نماز نہ پڑہنے پاتے تھے مشرکین مکہ بیحد ایذا و تکلیف دیتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آنحضرت (صلعم) سے کعبہ مین نماز پڑہنے کی درخواست کی آنحضرت (صلعم) نے فرمایا کہ ابہی مشرکین کا زور ہے اور مسلمان کم ہین اور کمزور ہین عمرؓ ابن الخطاب نے عرض کیا کہ دین ہمارا (اسلام) سچ ہے یا اونکا مذہب آنحضرت (صلعم) نے فرمایا کہ ہمارا مذہب سچا ہے پہر عمرؓ ابن الخطاب نے دریافت کیا کہ خدا ہماری مدد کریگا یا اونکی آنحضرت (صلعم) نے جواب دیا کہ ہماری مدد کریگا تب عمرؓ ابن الخطاب نے عرض کیا کہ رسول اللہ (صلعم) وہ تو اپنے بتون کی پرستش علانیہ کرین اور ہم خدا پرستی چہپکر کرین اور پہر خدا ہماری مدد کریگا چلیے کعبہ مین نماز ادا کیجیے جب تک عمرؓ کے تن مین جان ہے کوئی شخص آپ کو کعبہ مین نماز پڑہنے سے روک نہ سکیگا چنانچہ عمرؓ ابن الخطاب اور آنحضرت (صلعم) معہ صحابہؓ کے کعبہ مین تشریف لائے اور نماز پڑہی پہلے تو مشرکین مکہ مین سے کسی نے دم نہ مارا اور پہر جس نے سر اوٹہایا اُس سے عمرؓ ابن الخطاب برسر جنگ آئے لڑے مارا تا آنکہ کعبہ مین بے خدشہ نماز ہونے لگی۔ آپ کے ایمان لانے کی یہہ روایت (جسکو مورخ ابن خلدون نے اختصار کے ساتہہ ذکر کیا ہے) نہایت معروف و مشہور ہے۔ لیکن ابن اسحاق کا یہہ بیان ہے کہ مجہہ سے عبد اللہ بن ابی نجیح نے (بروایت عطاء و مجاہد باسانید اون لوگون کے جنہون نے اسلام عمرؓ کی روایت عمرؓ سے کی ہے) بیان کیا ہے کہ عمر ابن الخطاب کہا کرتے تھے (باقی صفحہ آیندہ)

ان کے ایمان لانے کا یہہ سبب ہوا کہ ان کے کانون تک یہہ خبر پہونچی کہ انکی
بہن فاطمہ بنت الخطاب معہ اپنے شوہر سعید ابن زید کے مسلمان ہوگئی ہین
اور خباب بن الارت اون دونون کو قرآن کی تعلیم دیتے ہین عمر ابن الخطاب
یہہ سنتے ہی اپنی بہن کے پاس آئے اور اونکو اسقدر مارا کہ خون بہنے لگا اسوقت
فاطمہ بنت الخطاب نے کہا قد اسلمنا و تابعنا محمد افافعل مابدالك
(بے شک ہم اسلام لائے اور محمد کے تابع ہوگئے پس تو کر جو تجھے سوجھ پڑے)
اس کلام کے سنتے ہی خباب بن الارت بہی گوشہ مکان سے نکل آئے اور
نصیحتانہ باتین کرنے لگے عمر ابن الخطاب نے کہا کہ کچھہ قرآن پڑھو خباب بن الارت
نے سورہ طٰہٰ پڑھ کر سنایا جس سے عمر ابن الخطاب بخوف خدا کانپ اوٹھے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۹) کہ مین ابتدا اً اسلام کا سخت مخالف تہا اور اس سے نفرت کرنے والا تہا
ایام جاہلیت مین ہمارے چند ہم سنون کا جلسہ آل عمر بن عبد بن عمران مخزومی کے مکان کے قریب
شب کو ہوا کرتا تہا آپس مین سب لوگ بیٹھکر کہاتے پیتے تھے ایکروز مین اپنے مکان سے نکلکر مکان
جلسہ پر گیا اتفاق سے اسوقت میرے رفقا مین سے وہان کوئی موجود نہ تہا مجبور ہوکر
ایک خمار کی دوکان کے طرف گیا جہان پر مجہکو اپنے دوستون سے ملاقات ہوجانیکا خیال تہا
لیکن وہان بہی کسی کو نہ پایا دوکان بند تہی۔ اسوقت میرے دل مین یہہ بات آئی کہ
چلکر کعبہ کا طواف ہی کرون چنانچہ اس خیال سے کعبہ مین داخل ہوا اسوقت جبکہ تقریباً
نصف شب گذر چکی تہی مین نے آنحضرت (صلعم) کو نماز پڑہتے ہوئے دیکہا اون دنون آنحضرت
(صلعم) بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے اکثر رکن اسود اور رکن یمانی کے درمیان مین کہڑے
ہوکر نماز پڑہتے تہے جب مین نے آپ کو دیکہا تو میرے دل مین یہہ آیا کہ مین چہپکر آنحضرت
(صلعم) کو دیکہون کہ وہ کیا کرتے ہین اور کیا پڑہتے ہین اس خیال سے مین آہستہ آہستہ اسقدر
آپکے قریب جا پہونچا کہ آپ کے روبرو جاکر کہڑا ہوگیا میرے اور آپکے (بقیہ صفحہ ۳۱ مین)

اور بتایا انہ کہا مثے کیف تصنعون اذا اردتم الاسلام (تم لوگ کیا کرتے ہو جب اسلام کا ارادہ کرتے ہو) خباب بن الارت نے طہارت ظاہری کا طریقہ دکھلایا اور بتلایا بعد ازان عمر ابن الخطاب نے آنحضرت (صلعم) کا مکان دریافت کیا اودہر تو خباب ابن الارت انکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے در دولت حاضر ہوئے اور اسطرف آنحضرت (صلعم) بالہام الہی مکان سے باہر تشریف لائے اور عمر ابن الخطابؓ سے مخاطب ہوکر فرمایا عر ... (اے ابن خطاب تجہکو یہہ کیا ہوا ہے یعنی کیسے آیا ہے) عمر ابن الخطابؓ نے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۰ ... درمیان مین صرف ... تہا جب مین نے قرآن سنا تو مجہے رقت طاری ہوئی ... مین ... قرآن سنتا رہا تا آنکہ آنحضرت (صلعم) نماز ... اپنے مکان کو ... ہوئے اور مین آپکے پیچہے پیچہے تہا جسوقت آپ ... و ابن ازہر کے مکان کے درمیان مین پہونچے اور میرے پانون کی آپ کو آہٹ معلوم ہوئی تو آپ نے مڑکر دیکہا اور شاید یہہ خیال کرکے کہ یہہ بغرض ایذا ہی آرہا ہے ارشاد کیا ماجاء بک یا ابن الخطاب هذه الساعة (اسوقت اے ابن خطاب کس غرض سے آرہا ہے) مین نے عرض کیا جئت لاومن بالله وبرسوله وبما جاء من عند الله (مین خدا و رسول پر ایمان لانے اور اس چیز پر ایمان لانے کے غرض سے آرہا ہون جو اللہ تعالی کے پاس سے لائے ہین) آنحضرت (صلعم) یہہ سنکر ٹہر گئے اور خدا کی تعریف و ستایش کی اور میرے سینہ پر آپنے مسح کیا اور ایمان پر قایم رہنے کی دعا فرمائی اس کے بعد آنحضرت (صلعم) سے مین رخصت ہوکر اپنے مکان پر چلا آیا اور آنحضرت (صلعم) بہی اپنے مکان مین تشریف لے گئے ابن ہشام کا یہہ بیان ہے کہ مجہہ سے بعض اہل علم نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے بعد اسلام (باقی صفحہ ۳۲ مین)

عرض کیا یارسول اللہ جئت عربی (اے رسول اللہ مین مسلمان ہوکر آیا ہون) اس کے بعد عمر ابن الخطاب علانیہ کلمہ شہادت پڑہ کر سچے مسلمانون مین داخل ہوگئے عمر ابن الخطاب کے کہنے سے آنحضرت (صلعم) کعبہ مین نماز پڑہنے کو تشریف لائے مسلمانون کو انکے اسلام لانے سے بہت بڑی تقویت ہوگئی یہہ وہی بزرگ ہین جنکے اسلام لانے کی آنحضرت (صلعم) اکثر ان کلمات سے دعا فرماتے تہے اللّٰھم اعز الاسلام باحد العمرین (اے خدا اسلام کو دولون عمرمین سے ایک کے اسلام لانے سے عزت دے) آنحضرت (صلعم) کی مراد دولون عمرون سے ایک تو عمر ابن الخطاب تہے اور دوسرا عمر ابن ہشام یعنی ابوجہل تہا۔

قریش کا عہد و پیمان

پہر جب قریش نے یہہ دیکہا کہ اکثر مسلمان نجاشی کے ملک مین چلے گئے ہین جنپر ہمارا کچہہ زور نہین چل سکتا اور جو معدودے چند باقی ہین اب اون کو بہی حمزہ ابن عبد المطلب و عمر ابن الخطاب (رضی اللہ عنہما) کے اسلام لانے سے ذرہ برابر بہی ایذا نہین پہونچا سکتے ہین اعز ریو مافیوا

(بقیہ لوٹ صفحہ ۳۱) عمر ابن الخطاب سے دریافت کیا تہا کہ "اے باپ جب آپ اسلام لائے تہے تو کس نے آپ کی قوم کو آپ سے متنفر کیا تہا اور کس نے انکو آپ سے لڑنے پر آمادہ کیا تہا" عمر ابن الخطاب نے کہا کہ وہ عاص ابن وایل تہا (خدا اُس سے سمجہے) اور ابن اسحاق کہتاہے کہ مجہہ سے عبدالرحمن بن الحرث نے بعض آل عمرؓ سے روایت کی ہے کہ عمر ابن الخطابؓ فرماتے تہے کہ جس شب کو مین ایمان لایا تہا اُس شب کو مجہے یہہ خیال پیدا ہوا کہ جو شخص رسول اللہ (صلعم) کا زیادہ دشمن ہو اُس سے جاکر مین اپنے اسلام لانیکا حال کہہ کر اسکو جلاؤن دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ دشمن ابوجہل ہے چنانچہ مین صبح ہوتے ہی اسکے دروازہ پر جاکر دستک دی ابوجہل نے مکان سے نکلتے ہی مرحبا و اہلاً کہکر آنیکی وجہ دریافت کی مین نے کہا کہ مین تجہکو یہہ خبر دینے آیا ہون کہ بحمد اللہ مین مسلمان ہوگیا ہون اور محمد کو رسول اللہ سمجہتا ہون ابوجہل یہہ سنتے ہی جہلاکر اندر چلا گیا اور مین بہی الٹا چلا آیا۔ واللہ اعلم

مسلمانون کی جماعت بڑہتی جاتی ہے تب اُنہون نے مجتمع ہوکر یہہ عہد وپیمان کیا
کہ "کوئی شخص ہم مین سے بنو ہاشم وبنو عبد المطلب سے خواہ مسلمان ہون خواہ
کافر ہون نہ نکاح کرے اور نہ اُن کے ساتہہ بیٹہے اوٹہے اور نہ ان کے ساتہہ خرید و فروخت
کرے اور نہ کوئی معاملہ دنیاوی کرے" اسپر سب لوگون نے قسمین کہائین
اور ایک محضر لکہہ کر دستخطین کرکے کعبہ مین رکہہ دیا اس جماعت مین
بنو ہاشم مین سے صرف ابو لہب عبد العزے ابن عبد المطلب شریک تہا اور
باقی سب ابو طالب کے ہمراہ تہے۔ تین برس تک یہی عہد وپیمان قایم رہا
بہائی سے بہائی چہوٹ گیا باپ بیٹے کے دیکہنے کا روادار نہونے لگا بیع وشرا کا
معاملہ بند ہوگیا مسلمانون کو سخت تکلیف ہونے لگی تا آنکہ اس عہد کے توڑنے پر
قریش کے چند آدمی آمادہ ہوئے از انجملہ (بنو حسل بن عامر بن لوی سے) ہشام
بن عمرو بن الحرث تہا اس نے نقض عہد مین بہت بڑی کوشش کی ایک روز
اس سے اور زہیر بن ابی امیہ بن المغیرہ سے اثناء راہ مین ملاقات ہوئی
(اسکی مان عاتکہ بنت عبد المطلب اپنے بہائیون کے کہنے سے مسلمان ہوگئی تہین)
ہشام نے زہیر سے نقض صحیفہ (عہد نامہ) کے بارے مین گفتگو کی زہیر نے ہشام
کی رائے سے اتفاق کیا بعد اس کے ہشام مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف
کے پاس گیا اور بنو ہاشم وبنو مطلب کی مجبوری کا حال کہہ کر اُسکو بہی نقض پر آمادہ
آمادہ کیا بعد ازان ابو البختری بن ہشام اور زمعہ بن الاسود کے یہان گیا
اُن لوگون نے بہی ہشام کی رائے سے اتفاق کیا اور نقض پیمان پر تُل گئے
انہین معاملات کے اثناء مین آنحضرت (صلعم) نے ان لوگون کو یہہ خبر دی
کہ اوس عہد نامہ کو باستثناء اسماء الہی کیڑون نے کہا لیا ہے قریش کو یہہ سنکر
تعجب ہوا لیکن جب انہون نے کعبہ کو کہولکر دیکہا تو عہد نامہ کو کیڑون نے

باستثناء اسماء الہی کہا لیا تہا ان چارون آدمیون نے تو پہلے ہی عہد شکنی پر قسم کہالی تہی عہد نامہ کے ضایع ہو جانے سے اور لوگون نے بہی عہد نامہ کی پابندی چہوڑ دی۔

اس واقعہ کے بعد ابوبکرؓ بقصد ہجرت گہر سے نکلے لیکن ابن الدغنہ ان کو واپس لایا بعدازان مہاجرین حبشہ کو یہہ غلط خبر معلوم ہوئی کہ قریش مسلمان ہوگئے ہین اسوجہ سے عثمان[۱] ابن عفان اور انکی بیوی[۲]۔ ابوحذیفہ[۳] اور اون کی بیوی[۴]۔ عبداللہ[۵] بن عتبہ بن غزوان۔ زبیر[۶] بن العوام۔ عبدالرحمن[۷] بن عوف مصعب[۸] بن عمیر اور ان کے بہائی[۹]۔ مقداد[۱۰] بن عمرو۔ عبداللہ[۱۱] بن مسعود۔ ابوسلمہ[۱۲] بن عبدالاسد۔ اور انکی بیوی[۱۳]۔ سلمہ[۱۴] بن ہشام بن المغیرہ۔ عمار[۱۵] بن یاسر عبداللہ[۱۶] و قدامہ[۱۷] و عثمان[۱۸] پسران مظعون اور ان کے لڑکے سائب[۱۹] خنیس[۲۰] بن حذافہ۔ ہشام[۲۱] بن العاصی۔ عامر[۲۲] بن ربیعہ اور انکی بیوی[۲۳]۔ عبداللہ[۲۴] بن مخرمہ (بنو عامر بن لوی سے) عبداللہ[۲۵] بن سہل بن السکران بن عمرو۔ سعد[۲۶] بن خولہ۔ ابوعبیدہ[۲۷] بن الجراح۔ سہیل[۲۸] بن بیضاء۔ عمرو[۲۹] بن ابی سرح رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین مکہ مین واپس آئے بعض چہپکر مکہ مین داخل ہوئے اور بعض کسی کے جوار مین جاکر مقیم ہوئے تاآنکہ ہجرت ثانیہ کا وقت آیا بعد اسکے کہ بعض بزرگ ان مین سے مکہ ہی مین جان بحق تسلیم کرچکے تہے لیکن جب یہہ مکہ مین آئے تو انہون نے مسلمانون کو اوسی حالت پر پایا جس صورت پر ان کو چہوڑ گئے تہے یعنی قریش ان کو ایذا و تکلیف دیتے تہے اور غریب مسلمان صبر و تحمل سے کام لیتے تہے۔

وفات خدیجہؓ و ابوطالبؓ	ہجرت سے تین برس پہلے ام المومنین خدیجہؓ بنت خویلد کا انتقال ہوا پینتیس[۳۵] یا پچپن[۵۵] ورس کے

بعد ابوطالب[1] نے وفات پائی ان دونون کے انتقال سے آنحضرت (صلعم) کو سخت صدمہ ہوا درحقیقت ابوطالب کیوجہ سے آپ کو کوئی ایذا نہ پہونچا سکتا تہا ہر کام مین وہ آپ کی اعانت کرتا تہا لوگون کو آپکی مخالفت سے روکتا تہا اور خدیجہ ام المومنین رض سے آپ کو بیحد اُنس تہا انہون نے سب سے پہلے آپکی نبوت کی تصدیق کی تہی جب مشرکین مکہ آپ کو ایذائین دیتے اور آپ مغموم و ملول ہوتے تہے تو خدیجہ رض آپ کو تسلی و تشفی دیتی تہین۔

طایف مین دعوت اسلام

الغرض بعد انتقال ام المومنین خدیجہ رض و ابوطالب سفہاء مشرکین مکہ آنحضرت (صلعم) کو زیادہ ایذا دینے اور ہر وقت استہزا اور تکلیف دہی پر آمادہ رہنے لگے ایک روز آپ بغرض دعوت اسلام طایف کی طرف تشریف لے گئے اور وہان کے سرداران عبد یالیل بن عمر بن عمیر اور اس کے دونون بہائیون مسعود و حبیب کے پاس بیٹہہ کر انکو اسلام لانے کی ہدایت کی اور اسلام و مسلمانون کی مدد کرنے اور اوس پر قایم رہنے کی استدعا کی ان تینون آدمیون نے نہایت سختی اور

[1] ابوطالب کے حالت نزع مین آنحضرت (صلعم) تشریف لے گئے تہے اور ارشاد فرمایا تہا کہ "اے چچا اگر تم اپنی زبان سے کلمہ شہادت ایکبار بہی پڑہ دو تو کل روز قیامت مین مین تمہاری خدمت شفاعت کرونگا" ابوطالب نے کچہ جواب نہ دیا بلکہ منہہ پہیر لیا جب پہر دوبارہ آپنے ارشاد فرمایا تو ابوطالب نے کہا اخترت النار علی العار (مین نے آتش دوزخ شرم کی وجہ سے اختیار کرلیا) آنحضرت (صلعم) بہت متفکر و ملول خاطر ہو کر اوٹہہ آئے بعد ازان جس روز ابوطالب کا انتقال ہوا تو اثناء راہ مین علی ابن ابی طالب رض آنحضرت (صلعم) کو ملے اور عرض کیا یا رسول اللہ مات عمک الضال (اے رسول اللہ آپ کا گمراہ چچا مرگیا) آپنے اونکو تسکین دی اور دفن کرنے کی ہدایت دی لیکن تو آپ جنازہ کے ساتہ تشریف لیگئے اور نہ اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی گئی۔

درشتی سے آپ کو جواب[۱] دیا پس جب آنحضرت (صلعم) ان کے ایمان لانے سے
نا امید ہوگئے تو انکو اس حال کے چھپانے کے لئے ارشاد فرمایا لیکن انلوگون نے
آپ کا کہنا نہ مانا اراذل اور چھوٹے چھوٹے لڑکون کو آپ کے پیچھے لگا دیا انلوگون
نے ان کے پیچھے تالیان بجانی شروع کین اور ڈھیلے مارنے لگے تا آنکہ آپ عتبہ و شیبہ
پسران ربیعہ کے دیوار باغ کے سایہ مین بیٹھہ گئے اور لڑکے و عوام الناس لوٹ گئے جب
آپ کو ایک گونہ انکے شور و غل سے اطمینان حاصل ہوگیا تو آپ نے سر مبارک آسمان
کے جانب اوٹھا کر یہہ دعا فرمائی اللھم الیک اشکو ضعف قوتی وقلة
حیلتی وھوانی علی الناس انت ارحم الراحمین انت رب المستضعفین
انت ربی الی من تکلنی الی بغیض یتجھمنی او الی عدو ملکته
امری ان لم یکن بک علی غضب فلا ابالی ولکن عافیتک
اوسع لی اعوذ بنور وجھک الذی اشرقت له الظلمات
وصلح علیه امر الدنیا والاخرة من ان ینزل بی غضبک
او یحل علی سخطک لک العتبی حتی ترضی ولا حول و
لا قوة الا بک ۔ پس جب آنحضرت (صلعم) طایف سے نا امید ہوکر واپس ہوئے
تو شب کو ایک کھجور کے باغ مین ٹھہر گئے نصف شب کین جسوقت آپ نماز پڑھنے کو کھڑے
ہوئے تو چند جن اس طرف سے ہوکر گذرے اور انہون نے اس مقام پر توقف کر کے
قرآن کو سنا بعد اس کے آنحضرت (صلعم) مکہ مین داخل ہوئے اہل مکہ بدستور آپکی

---

[۱] سیرة ابن ہشام مین لکھا ہے کہ ان مین سے ایک نے یہہ جوابدیا تہا کہ اگر تجھکو خدا اپنا رسول
کر کے بہیجا تو کیا تو یون ہی پاؤن گھسیٹتا چلتا ۔ دوسرے نے کہا کیا خدا نے کسی اور کو نہین پایا جو تجھکو
رسول بنایا ہے تیسرے نے کہا مین بخدا تجھہ سے ایکبات بہی نہ کرون گا اگر تو جیسا کہ تو کہتا ہے
رسول ہے تو نہایت خوفناک و قابل احتراز ہے واللہ اعلم ۔

عداوت اور مذہب اسلام کی بیخ کنی پر تلے ہوئے تہے رؤساء قریش مین سے کسی نے
آپ کو اپنی ہمسائیگی مین نہ لیا آخرکار مطعم ابن عدی کے جوار مین آپ ٹہرے طفیل
بن عمرو الدوسی آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے ایمان لائے اپنی قوم کو اسلام
کیطرف بلایا بعض ان مین سے ایمان لائے آنحضرت (صلعم) نے ان کے حق
مین دعا فرمائی -

ابن حزم کا یہہ بیان ہے کہ اس کے بعد واقعہ معراج ہوا پہلے آپ مکہ سے
بیت المقدس تشریف لے گئے پہر وہان سے آسمانون پر گئے اور انبیاء کرام
سے ملاقات کی جنت اور سدرۃ المنتہیٰ کو چہٹے آسمان پر دیکہا اسی شب مین
نماز فرض کی گئی - طبری کے نزدیک اسراء (واقعہ معراج) اور نماز کی فرضیت
ابتدائی وحی تہی واللہ اعلم -

موسم مین دعوت اسلام

ان واقعات کے بعد آنحضرت (صلعم) مشرکین مکہ کے ایمان
لانے سے کیقدر نا امید ہوگئے اور موسم حج مین جو لوگ اطراف و
جوانب سے آتے تہے اون کے فرودگاہ پر تشریف لیجاتے اور اُنکو دعوت
اسلام دیتے تہے قرآن پڑہ کر اُنکو سناتے اسلام اور مسلامیون کی نصرت
کے لئے اون سے کہتے تہے، اور قریش ان امور مین بہی مزاحمت کرتے اور آپکی
مذمت کرتے پہرتے تہے ابولہب کو اس کام مین ایک خاص دلچسپی تہی
وہ اپنے کل کامون کو چہوڑ کر آپ کے پیچہے پڑ گیا تہا جن لوگون کو آپ
نے موسم مین دعوت اسلام دی تہی بنو عامر بن صعصعہ (مضر سے)
اور بنو شیبان و بنو حنیفہ (ربیعہ سے) اور کندہ (قحطان سے) اور
کلب (قضاعہ سے) اور علاوہ ان کے اور قبایل عرب سے تہے بعض
ان مین سے سُنکر سہولیت سے جواب دیتے تہے اور بعض اعراض کرتے اور

ایذا و تکلیف پر آمادہ ہوجاتے تہے اور بعض[1] یہہ کہتے تہے کہ "ہم اس شرط سے
ایمان لائینگے کہ تم ہمکو ملک و حکومت دلاؤ" آنحضرت (صلعم) یہہ سُنکر ارشاد
فرماتے تہے کہ بہائی یہہ کام اللہ جلشانہ کا ہے مین اسکا وعدہ نہین کرسکتا۔
ان سب مین سے بنو حنیفہ نے نہایت درشتی سے جواب دیا تہا اور بیحد سختی سے
پیش آئے تہے اس کے بعد آنحضرت (صلعم) سوید بن الصامت برادر بنو عمرو
بن عوف بن اوس کے پاس تشریف لے گئے اور اُسکو دعوت اسلام دی سوید
بن الصامت نے نہ تو اسلام قبول کیا اور نہ سختی و درشتی سے جواب دیا جب یہہ
مدینہ مین واپس آیا تو کسی لڑائی مین مارا گیا یہہ واقعہ یوم بعاث کے پہلے کا ہے
اس کے بعد مکہ مین ابو الحیسر انس ابن رافع اپنی قوم بنو عبد الاشہل کے ایک
گروہ کو لئے ہوئے قریش سے بمقابلہ خزرج حلف لینے کو آیا آنحضرت (صلعم)
اس گروہ کے پاس بہی دعوت اسلام کو تشریف لائے اس گروہ مین سے
ایک نوجوان نے (جسکا نام ایاس بن معاذ تہا) اپنی قوم سے مخاطب ہوکر کہا
"واللہ جس کام کے لئے ہملوگ آئے ہین اوس سے یہہ اچہا ہے" ابو الحیسر نے
یہہ سُنکر ایاس بن معاذ کو ایک ڈانٹ بتلائی ایاس بن معاذ خاموش ہوگئے
اور یہہ سب بے نیل مرام مدینہ کو واپس آئے تہوڑے دنون کے بعد ایاس
بن معاذ کا انتقال ہوگیا علماء سیر کہتے ہین کہ ایاس بن معاذ نے بہ حالت

[1] علامہ ابن اثیر نے لکہا ہے کہ جسوقت آپ نے بنو عامر کو دعوت اسلام دی تہی اوسوقت انہین
سے ایک شخص نے یہہ کہا تہا کہ "اگر ہم تمہاری متابعت کرین اور اللہ تعالی تمکو تمہارے مخالفین پر
فتحیاب کرے تو کیا تم ہمکو اپنے بعد اپنا خلیفہ بناؤگے آپ نے فرمایا کہ "یہہ کام اللہ تعالی کے اختیار
مین ہے جیسا وہ مناسب سمجہیگا ویسا کریگا" اس شخص نے کہا کہ یہہ بہت درست ہے کہ اسوقت تو ہم تمہارے
لیئے [illegible] اور پہر جب تم کامیاب [illegible]

اسلام انتقال کیا۔

عقبہ اولی ان واقعات کے بعد جب موسم حج آیا تو پھر آپ ہر کہہ و مکہ پاس حسب دستور تشریف لیجاتے اور اون کو دعوت اسلام دینے لگے ایک روز جبکہ آپ عقبہ کے قریب رونق افروز تھے بنو خزرج کے چھہ آدمیون سے ملاقات ہو گئی وہ چھہ بزرگ یہہ تھے (۱) ابو امامہ اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک ابن النجار (۲) عوف بن الحرث بن رفاعہ بن سواد بن مالک بن غنم (یہی ابن عفرا ہین) (۳) رافع ابن مالک بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زید بن مالک بن عضبہ بن جشم بن الخزرج (۴) قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد ابن ساردہ بن یزید بن جشم (۵) عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ (۶) جابر بن عبد اللہ بن رئاب بن نعمان بن سلمہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ آنحضرت (صلعم) نے ان لوگون کو دعوت اسلام دی قرآن پڑھ کر سنایا چونکہ یہہ لوگ یہود کے جوار مین رہتے تھے اسوجہ سے ان کے کان اس آواز سے آشنا تھے کہ عنقریب عرب مین ایک نبی پیدا ہونیوالا ہے جو کفر و الحاد کی ظلمت مٹائیگا پس جب ان لوگون نے قرآن سُنا اور توحید کی باتین انکے کانون تک پہونچین تو آپس مین ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر کہنے لگے "واللہ یہہ وہی نبی ہین جسکا یہود تذکرہ کیا کرتے ہین آؤ ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے پہلے مومن ہو جائین" اسیقدر باتین آپسمین کیکے آنحضرت (صلعم) سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ "ہم آپ کی رسالت کی تصدیق کرتے ہین اور آپ پر ایمان لاتے ہین یہود سے اور ہم سے اکثر جھگڑا ہوا کرتا ہے اگر آپ اجازت دین تو ہم انکو آپکی دعوت دین جسکی دعوت آپ نے ہمکو دی ہے شاید اللہ جلشانہ

اس کے ذریعہ سے ہم مین اور اون مین اتفاق پیدا کر دے پس اوسوقت
مین آپ سے زیادہ کوئی عزیز نہین ہوگا" آنحضرت (صلعم) نے اونکو نہایت ملاطفت
سے جواب دیا اور وہ رخصت ہو کر مدینہ مین آئے جہان جس جلسہ مین بیٹھتے
تھے اسلام ہی کا ذکر کرتے تھے رفتہ رفتہ یہہ نوبت آگئی تھی کہ انصار کا کوئی جلسہ
اور کوئی مکان آنحضرت (صلعم) کے تذکرہ سے خالی نہ رہتا تھا تا آنکہ دوسرا
سال آیا اور انصار کے بارہ ۱۲ بزرگ مکہ مین آئے پانچ اشخاص تو انہین
چھہ مین سے تھے جو سال گذشتہ مین ایمان لائے تھے اور سات جو اون کے
سوا آئے تھے وہ یہہ تھے (۱) معاذ بن الحرث برادر عوف بن الحرث (جو سال
گذشتہ مین آئے تھے) (۲) ذکوان بن عبد قیس بن خالدہ (۳) خالد بن مخلد
بن عامر بن زریق (۴) عبادۃ ابن الصامت بن قیس بن اصرم بن فہد بن
ثعلبہ بن طرمہ بن اصرم بن عمرو ابن عبادہ بن عصیبہ (بنو حبیب سے) (۵) عباس
بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف
بن عمرو بن عوف (یہہ دس بزرگ تو قبیلہ خزرج کے تھے) اور قبیلہ اوس سے
یہہ دو بزرگ تھے (۶) ابو الہیثم مالک بن التیہان (یہہ بنو عبد الاشہل بن
جشم بن الحرث بن الخزرج بن عمر ابن مالک ابن اوس مین ہین) (۷) عویم
بن ساعدہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین (یہہ بنو عمرو بن عوف بن مالک مین ہین)
پس ان بزرگون نے قریب عقبہ آنحضرت (صلعم) کے دست مبارک پر بیعت کی
اس امر کی کہ وہ کسیکو اللہ تعالی کے ساتھہ شریک نہ کرینگے اور نہ چوری کرین گے
اور نہ زنا کرین گے اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالینگے اور نہ کسی پر افتراء کذب کرینگے
(اسی بیعت کو بیعت النسا کہتے ہین یہہ بیعت قبل فرضیت جہاد ہوئی تھی) جب
ان لوگون کے مراجعت کا وقت آیا تو آنحضرت (صلعم) نے ابن ام مکتوم رض

ومصعبؓ بن عمیر کو قرآن پڑھانے اور احکام شریعت کے سکھانے کو اون کے ہمراہ
کر دیا ابن ام مکتومؓ اور مصعب بن عمیرؓ مدینہ مین پہونچکر اسعد بن زرارہ کے مکانپر
فروکش ہوئے مصعب بن عمیرؓ مسلمانان مدینہ کے امام تھے اور ابن ام مکتوم
انکو قرآن پڑھاتے تھے سعد بن معاذ اور اسعد بن زرارہؓ دونون خالہ زاد
بہائی تھے ایک روز اتفاق سے سعد بن معاذ و اسید بن الحضیر ۱ اسعد

۱ سعد بن معاذ و اسید بن الحضیر کے اسلام کی مفصل کیفیت یہہ ہے کہ جسوقت مصعبؓ ابن عمیر اور اسعدؓ بن زرارہ بنو عبد الاشہل و بنو ظفر (کعب ابن الحرث) کو ایک کنوئین کی جگت پر بیٹھے ہوئے دعوت اسلام کر رہے تھے اور اون کے پاس وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو اسلام لاچکے تھے سعد بن معاذ نے یہہ واقعہ دیکھہ کر اسید بن الحضیر سے کہا کہ "تم ان لوگون کے پاس جاؤ اور ان کے مجمع کو منتشر کر دو یہہ لوگ ہماری قوم کے ضعفاء اور عورتون کو بیدینی (اسلام) سکہاتے ہین اگر اسعد بن زرارہ میرا خالہ زاد بہائی نہ ہوتا تو مین ان کے دفعیہ کو کافی ہوتا مین اس کے مقابلہ پر نہین جاسکتا ہون" اسید بن الحضیر یہہ سنکر اوٹھے اور اپنی تلوار لئے ہوئے اسعد بن زرارہ کے پاس آئے مصعبؓ بن عمیر نے کہا کہ بہائی تم کیون کہڑے ہو آؤ بیٹھہ جاؤ مین تم سے کچہہ گفتگو کرون گا" اسید بن الحضیر نے جواب دیا کہ تملوگ ہمارے یہان اس غرض سے آئے ہو کہ ضعیف اعتقاد والون کو بہکاؤ؟ لہذا مین تم سے کہتا ہون کہ اگر تمہاری کوئی ضرورت ہو تو بیان کرو ورنہ یہان سے فوراً چلے جاؤ مصعب نے کہا کہ "تم بیٹھہ تو جاؤ مین تم سے گفتگو کرونگا اگر تمہاری خاطر مین آئے تو قبول کر لینا ورنہ جس سے تمکو نفرت ہوگی ہم اسکو تمہارے یہان نہ بیان کرینگے" اسید بن الحضیر یہہ کہہ کر کہ ٹہیک بات تمنے انصاف کی کہی بیٹھہ گئے اور مصعبؓ اسلام کے فضایل بیان کر کے قرآن سنانے لگے اسید بن الحضیر بار بار کہتے جاتے تھے ما احسن هذا الکلام (یہہ کلام کیا اچہا ہے) جب مصعبؓ قرآن پڑہ چلے تو اسید نے پوچہا کہ بہائی (باقی صفحہ ۱۴۲)

بن زرارہ کے پاس آئے اور مسلمان ہوجانے سے اسعدؓ بن زرارہ کو نصیحت وملامت کرنے لگے اللہ جلشانہ نے خود ان دونون کو راہ اسلام کی ہدایت کی اور یہہ مسلمان ہوگئے چونکہ یہہ بنو عبد الاشہل کے سردار تہے۔ ان کے مسلمان ہوجانے سے ایک ہی دن مین کل بنو عبد الاشہل چہوٹے بڑے عورت ومرد مسلمان ہوگئے تہوڑے ہی دنون مین مدینہ کا کوئی ایسا گہر نہ تہا جس مین کوئی عورت یا مرد مسلمان نہ ہوگیا ہو الا بنو امیہ بن زید او رخطمہ اور وائل اور واقف (بطون اوس) بدستور اپنی حالت قدیم پر قایم رہے یہہ لوگ اعلی مدینہ مین رہتے تہے ان کے ایمان نہ لانے کا باعث ابو قیس صیفی بن الاسلت شاعر تہا وہ سب اس کے مطیع تہے تا آنکہ غزوہ خندق کا وقت آیا اور یہہ سب مسلمان ہوگئے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۴۱) اس دین مین داخل ہونے کا طریقہ تو بتاؤ مصعبؓ نے کہا کہ "تم اپنے جسم وکپڑے کو پاک کرو اور اسطرح سے (ترکیب بتاکر) دو رکعتین نماز پڑہو اور سچے دل سے کلمۂ شہادت پڑہو" اسید بن الحضیرؓ نے نہایت صداقت اور خوشی سے جسم وکپڑے کو پاک کرکے نماز پڑہی اور کلمۂ شہادت علی الاعلان پڑہ کر مصعب سے مخاطب ہوکر کہا کہ "میرے سوا ایک شخص اور ہے اگر وہ مسلمان ہوگیا تو پہر کوئی شخص تمہارا مخالف نظر نہ آئیگا مین جاتا ہون اور اوسکو مین تمہارے پاس بہیجتا ہون" سعد بن معاذ نے اسید کو آتے ہوئے دیکہہ کر اپنی قوم سے کہا" واللہ اسید ابن الحضیر جس حالت سے تمہارے پاس سے گیا تہا اس حالت پر نہین آتا۔ جب اسید سعد کے قریب پہونچے تو سعدؓ نے کہا **ما فعلت** (تو نے کیا کیا) اسید نے جواب دیا کہ مین نے اون دونون شخصون سے باتین کین واللہ وہ کسی سے نہین ڈرتے مین نے انکو منع بہی کیا تو اونہون نے کہا کہ جو ہمارے نزدیک بہتر ہے ہم کرتے ہین اور کرینگے" علاوہ اس کے بنو حارثہ نے یہہ سُنکر کہ (باقی صفحہ ۴۳ مین)

عقبہ ثانیہ | مصعبؓ ابن عمیر تقریباً ایک برس تک مدینہ منورہ مین رہے

اور اس اثنا مین ایک گروہ کثیر انصار کی اسلام مین داخل ہوگئی پھر جب موسم حج آیا تو مصعبؓ ابن عمیر معہ اون لوگون کے جو ایمان لاچکے تھے بغرض اداے حج مکہ کو روانہ ہوئے اس قافلہ مین ان کے ہمراہ وہ لوگ بھی تھے جو ہنوز اسلام مین داخل نہین ہوئے تھے مسلمانون کی تعداد اون لوگون کے بہ نسبت نہایت کم تھی جنکو اسوقت تک شرف اسلام حاصل نہوا تھا مسلمانان مدینہ نے مکہ مین پہونچکر آنحضرت (صلعم) کی زیارت کی اور آپ سے اوسط ایام تشریق مین قریب عقبہ ملنے کا وعدہ کیا اور اس وعدہ کے ایفا کرنے کو اپنی قوم سے چھپکر عقبہ کے قریب آئے اُن کے ہمراہ عبد اللہؓ بن عمرو بن صرام اور ابو جابرؓ اور رئیند لوگ بھی چلے آئے تھے چنانچہ اسی شب مین انہون نے آنحضرت (صلعم) کے دست مبارک پر بیعت کی اور اسلام مین داخل ہوئے اور اس امر کا اقرار کیا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۴۲) اسعد بن زرارہؓ تمہارا خالہ زاد بھائی ہے اُس کے قتل کو آرہے ہین سعد بن معاذ یہہ سُنتے ہی اپنی تلوار لیکر اوٹھہ کھڑے ہوئے اور نہایت تیزی سے اسعد بن زرارہ کے پاس آپہونچے اور نہایت غضبناک ہوکر اسعد بن زرارہ سے کہا واللہ اگر میرے اور تیرے قرابت نہوتی تو تجھکو اسی تلوار سے قتل کرڈالتا تملوگ ہمارے ہی محلات مین آکر ہماری ہی قوم کو بہکاتے ہو" اسعد بن زرارہؓ تو یہہ سُنکر خاموش ہو رہے اور مصعبؓ نے ان کو نرمی سے بٹھایا اور یہہ بھی اسید کیطرح ایمان لائے پھر لوٹ کر اپنے جلسہ مین آئے اور اپنی قوم سے مخاطب ہوکر کہا کیف تعلمون امری فیکم (تملوگ میرے حکم کو اپنے جلسہ مین کیسا جانتے ہو) سبھون نے متفق ہوکر کہا سیدنا و افضلنا رایاً و یمیناً (ہم اپنا سردار جانتے ہین اور از روے رائے وعہد کے تمکو افضل سمجھتے ہین) اس کے جواب مین سعد بن معاذؓ نے کہا واللہ تم مین سے کسی سے مین کلام نکرونگا جب تک (باقی صفحہ ۴۴ مین)

کہ آپکو اون سب چیزون سے ہم بچاینگے جن سے اپنی عورتون اور اپنے لڑکون
اور اپنی عزت کو نگاہ رکھتے ہین آپ ضرور معہ اپنے اصحاب کبار کے ہمارے شہر مین
آئے ہم آپ کے احباب و اصحاب کے مددگار اور آپ کے مخالفین کے مخالف
ہون گے اس جلسہ مین عباس ابن عبدالمطلبؓ بہی آنحضرت (صلعم) کے ہمراہ
آئے تہے اگرچہ اسوقت تک وہ اپنے قومی مذہب پر قائم تہے لیکن آنحضرت
(صلعم) کے ساتہہ دینے اور آپکی مدد کرنے کو محبوب و عزیز رکھتے تہے اس بیعت
مین سب سے پہلے براء بن معرورؓ نے سبقت کی بعد اس کے اور لوگون نے
اسلام قبول کیا اس شب مین اہل مدینہ مین سے جنہون نے اسلام قبول کیا تہا
وہ سب تہتر[۷۳] مرد تہے اور دو عورتین تہین پہر آنحضرت (صلعم) نے انمین سے بارہ[۱۲]
نقیب (حکام) منتخب فرمائے (نو[۹] آدمی قبیلہ خزرج کے تہے اور تین اوس کے)
اور ان بارہون آدمیون سے مخاطب ہو کر یہہ فرمایا کہ تملوگ اپنی قوم کی
تعلیم و تعلّم کے ذمہ دار ہو جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم کے حواری ذمہ دار تہے اور مین
تم سب لوگون کا ذمہ دار ہون۔

اسماء نقباء مدینہ جنکو آنحضرت (صلعم) نے نقیب مقرر فرمایا ان کے
اسماء گرامی یہہ ہین نو[۹] بنو خزرج کے تہے جنمین سے یہہ تین[۳] بزرگ اسعد[۱] بن زرارہ
و رافع[۲] بن مالک و عبادہ[۳] ابن الصامتؓ شریک عقبہ اولی مین تہے ان کے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۴۳) تم سب لوگ اللہ و رسول پر ایمان نہ لاؤ گے اسید بن الحضیر نے بہی اس کلام کی
تائید کی اور اسعد و مصعبؓ کے ہمراہ اسعد بن زرارہؓ کے مکان پر چلے آئے اس کلام کے سنتے ہی
کل بنو عبدالاشہل ان کے پیچہے پیچہے اسعد کے مکان پر آگئے اور جو ادہر ادہر کسی ضرورت سے
گئے تہے وہ بہی سن سنا کر آتے جاتے تہے ایک ہی دن مین ایک قوم کی قوم ایمان لائی حق تو یہہ ہے
کہ یہہ شرافت سعد و اسعد رضی اللہ عنہما کے حصہ مین تہی واللہ اعلم۔

علاوہ سعد بن الربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امری القیس ابن مالک بن ثعلبہ ابن کعب ابن الخزرج ۔ عبد اللہ بن رواحہ بن امری القیس ۔ براء بن معرور بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ابو جابر عبد اللہ بن عمرو بن حرام ۔ سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ ۔ منذر بن عمرو ابن خنیس بن لوذان بن عبدود بن یزید بن ثعلبہ بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن الخزرج اور تین قبیلہ اوس کے اسید بن حضیر بن سماک بن عتیک بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل ۔ سعد بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن اوس ۔ رفاعہ بن المنذر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس (رضی اللہ تعالی عنہم) تھے لیکن اہل علم بجائے رفاعہ بن المنذر کے ابو الہیثم بن التیہان کو شمار کرتے ہین واللہ اعلم ۔

جب یہہ بیعت تمام ہو گئی اور یہہ لوگ آنحضرت (صلعم) سے رخصت ہو کر اپنے اپنے فرودگاہ کو واپس ہوئے ۔ اُسوقت قریش کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی بعض نے اس واقعہ کی تصدیق کی اور بعض نے اِسکو جُھٹلایا صبح ہوتے ہی قریش کا ایک گروہ انصار کے فرودگاہ مین آیا اور اون کو اسلام لانے اور بیعت کرنے پر سخت و سُست کہنے لگا انصار نے بہی اونکو ترکی بہ ترکی جواب دیا تب قریش وہان سے اوٹھ کر آئے اور آپسمین دوبارہ مسلمانون کی تکلیف دہی پر قسمین کہائین عبد اللہ بن ابی سلول نے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ ہماری قوم اس طرح اتفاق نہین کرتی اس کے بعد لوگ مقام منیٰ سے متفرق ہو گئے اور اس بیعت کی خبر کی قریش کو تصدیق ہو گئی چند لوگ قریش کے انصار کے گرفتار کرنے کو روانہ ہوئے اور رلو

اونہون نے کسی کو نہ پایا البتہ سعد بن عبادہ کو اثناء راہ سے گرفتار کر لائے
اور طرح طرح کی ایذائین دینے لگے تا آنکہ جبیر ابن مطعم وحرث بن امیہ نے سعد
بن عبادہ کو اون کے جور وستم کے ہاتہون سے چہوڑایا یہہ دونون مدینہ
مین سعد بن عبادہ کے جوار مین رہتے تہے۔

ہجرت مدینہ اس بیعت کے بعد مدینہ مین اسلام کا زیادہ زور
ہوگیا اور اہل مدینہ کے مسلمان ہو جانے سے مسلمانون کو ایک گونہ قوت ہو گئی
مشرکین مکہ اس واقعہ سے بہت برہم ہو گئے اور اونہون نے مسلمانون کے
ستانے پر عہد وپیمان استواری کے ساتہہ کر لیا جس سے مسلمانون کی تکلیف
بڑہ گئی اوسوقت جو سب سے پہلے جہاد کی آیت اللہ جلشانہ نے نازل فرمائی
یہہ تہی وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله۔
(اور لڑائی کرو تم اون سے تاکہ نہو کوئی فتنہ اور ہو جائے کل دین اللہ کا) اسکے
بعد آنحضرت (صلعم) نے بحکم الہی اپنے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کو مکہ سے مدینہ
کیطرف ہجرت کر جانے کو ارشاد فرمایا سب سے پہلے ابو سلمہ بن عبد الاسد مکہ سے
ہجرت کر کے قبا مین جاکر ٹہرے بعد ازان عامر بن ربیعہ (حلیف بنو عدی) معہ
اپنی بی بی لیلیٰ بنت ابی خیثمہ بن غانم کے پہر کل بنو جحش (بنو اسد بن خزیمہ
سے) ہجرت کر کے قبا مین جاکر مقیم ہوئے ان کے بعد عکاشہ بن محصن اور ایک
گروہ بنو اسد (حلفاء بنو امیہ) جنمین زینب بنت جحش ام المومنین بہی تہین
اور انکی دونون بہنین حمنہ وام حبیبہ نے ہجرت کی بعدہ عمر ابن الخطاب
وعیاش بن ابی ربیعہ بیس سوارون کے ساتہہ مدینہ کو ہجرت کر گئے یہہ لوگ
عوالی مدینہ بنو امیہ بن زید مین جاکر مقیم ہوئے لیکن ابو جہل ابن ہشام عیاش بن ربیعہ کو دہوکا دیکر[1]

[1] ابو جہل نے عیاش بن ربیعہ سے مدینہ پہونچکر یہہ کہا تہا کہ تیری مان نے (باقی صفحہ ۴۷ مین)

مکہ کو لوٹا لایا اور ایک مدت تک قید کر رکہا پہر زیدؓ و سعیدؓ و خنیسؓ بن حذافہ
سہمی اور ایک گروہ حلفاء بنو عدی ہجرت کرکے مدینہ مین چلا آیا یہہ سب قبا
مین رفاعہ بن عبد المنذر (بنو عوف بن عمرو) کے مکان پر مقیم ہوئے ان کے
بعد طلحہ بن عبید اللہ اور صہیب بن سنان نے ہجرت کی اور بنو حرث بن
خزرج بن حبیب بن اساف کے پاس قیام پذیر ہوئے بعضے کہتے ہین کہ طلحہ
اسعد بن زرارہ کے مکان پر مقیم ہوئے تہے پہر حمزہؓ بن عبد المطلب معہ زیدؓ
بن حارثہ (آنحضرت صلعم کے آزاد غلام) اور ان کے حلیف ابو مرثد کناز
بن حصن غنوی نے ہجرت کی اور قبا مین بنو عمرو بن عوف مین کلثوم بن الہدم
کے یہان مقیم ہوئے پہر ان کے بعد مکہ سے بنو مطلب بن عبد مناف کی ایک
جماعت جنمین مسطحؓ بن اثاثہ و خباب بن الارت (مولی عتبہ بن غزوان) مین تہے
قبا مین بنو سحلان کے پاس اور عبد الرحمن بن عوف ایک گروہ مہاجرین کا
لئے ہوئے بنو حرث بن الخزرج مین سعد بن الربیع کے مکان پر اور زبیرؓ بن العوام
و ابو سبرہ بن ابی رہم بن عبد العزے۔ منذر بن محمد بن عتبہ بن احیحہ کے مکان
مین اور مصعب ابن عمیر بنو عبد الاشہل مین سعد بن معاذ کے پاس اور ابو حذیفہ
بن عتبہ اور ان کے دونون مولی سالم و عتبہ ابن غزوان مازنی بنو عبد الاشہل
مین عباد بن بشر کے پاس آکر مقیم ہوگئے۔ سالم۔ ابو حذیفہ کے آزاد کئے ہوئے
نہ تہے بلکہ ان کو قبیلہ اوس کی ایک عورت نے آزاد کیا تہا جو ابو حذیفہ کے
ساتہہ بیاہی ہوئی تہی عثمان بن عفان بنو نجار مین اوس برادر حسان بن
ثابت کے مکان پر اوترے ہوئے تہے الغرض رفتہ رفتہ مکہ سے کل صحابیؓ مدینہ مین

(بقیہ نوٹ صفحہ ۴۶) قسم کہا لیا ہے کہ بغیر تیرے نہ وہ کہانا کہائیگی اور نہ آرام سے سوئیگی چل تجہکو
تیری ماں نے بلایا ہے اوسنے مجہکو اسی غرض کے لئے بہیجا ہے عیاش بن ربیعہ اسکے فریب مین آگئے اور اسکے ہمراہ مکہ کو پہر واپس چلے آئے

چلے آئے تہے آنحضرت (صلعم) کے پاس مکہ مین سوائے ابوبکر صدیق و علیؑ ابن ابیطالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے اور کوئی باقی نہ رہ گیا تہا یہہ دونون بزرگ آنحضرت (صلعم) کے حکم سے مکہ مین رہ گئے تہے ورنہ یہہ بہی کب کے مدینہ میں ہجرت کر آئے ہوتے اور آنحضرت (صلعم) جناب باری عز اسمہ کے حکم کا انتظار فرما رہے تہے۔

قریش کا مشورہ جب قریش نے ان بزرگون کے ہجرت کر جانے اور اہل مدینہ کے اسلام لانے سے یہہ سمجہہ لیا اور دیکہہ لیا کہ یہہ لوگ رفتہ رفتہ کل مدینہ مین چلے گئے اور حسب خواہش انکے عنقریب محمد (صلعم) بہی چلے جائینگے تب قریش آپ کے بارے مین مشورہ کرنے کے غرض سے دار الندوہ مین جمع ہوئے قریش کے مشائخین جو اسوقت شریک مشورہ تہے یہہ تہے بنو امیہ سے عتبہ و شیبہ و ابوسفیان اور بنو نوفل سے طعیمہ بن عدی و جبیر بن مطعم و حارث بن عامر اور بنو عبد الدار سے نضر بن الحارث اور بنو مخزوم سے ابوجہل اور بنو سہیم سے نبیہ و منبہ پسران حجاج اور بنو جمح سے امیہ بن خلف اور اس جلسہ مین علاوہ قریش کے اور قبایل کے لوگ بہی موجود تہے بعضے یہہ کہتے تہے کہ آنحضرت (صلعم) کو ایک تنگ و تاریک مکان مین قید کر دو اور بعضون کی یہہ رائے ہوئی کہ جلا وطن کر دو لیکن اون مین سے ابوجہل کی یہہ رائی ہوئی کہ نہ تو ان کو قید کرو اور نہ شہر بدر کرو بلکہ ہر قبیلہ سے ایک ایک جوان منتخب کیا جائے اور وہ ملکر دفعتہً آنحضرت (صلعم) کو مار ڈالین (عیاذًا باللہ) اس صورت مین کسی خاص پر جرم قتل نہ عاید ہوگا اور نہ بنو عبد مناف ان سبہون سے لڑ سکینگے زیادہ بر این نیست خونبہا دیدیا جائیگا حاضرین جلسہ نے اس رائے کو پسند کیا اور رات ہی سے اس امر کے انجام دہی کو مستعد ہوگئے آنحضرت (صلعم) کا